HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD

HISTORICAL TEXT BOOKS SERIES

NO 1

NIZAM-UT-TAWARIKH

(A GENERAL HISTORY OF IRAN)

OF

QADI NASIR-UD-DIN ABU SA'ID

ABD-ULLAH AL-BYDAWI

COMPOSED A. H. 674. A. D. 1275

With Introduction and Indices

by

Hakim Sayyid Shams-ullah Qadri,

PRINTED AT TARIKH PRESS
HYDERABAB-DECCAN.
1930.

DAR-UL-MUARRIKHIN

HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD.

PATRONS

NAWWAB LUTF-UD-DAWLAH BAHADUR, AMIR-I-PAIGAH.

" SIR NIZAMAT JANG BDR., M.A., LL. D., BAR-AT-LAW.

" SIR HAIDAR NAWAZ JANG BAHADUR., B.A., LL. D.

AIMS AND OBJECTS

Its aims and objects shall be :—

(*a*) To publish rare historical works of note which are dying out through neglect.

(*b*) To publish, in particular, histories covering the Islamic periods of the Deccan and India.

(*c*) To produce such literature in the Urdu language as may facilitate the study of the historical works of the past.

PUBLICATIONS

The following points shall be observed in connection with all the publications.

(*a*) Correction of the Text.

(*b*) Historical and critical Research on works and their authors.

(*c*) Historical and critical annotation of text, whenever necessary.

HISTORICAL TEXT BOOKS SERIES

1. NIZAM-UL-TAWARIKH of Qadi Nasir-ud-Din Abu Sa'id Abd-ullah al-Bydawi : A General History of Iran.

2. A TREATISE BY SHAIKH ABD UL-HAQ DEHLAWI, containing the review of memoirs of the elegant Writers and poets of Dehli from the reign of Sultan Shams-ud-Din Iltamash to the time of the author, and a short sketch of his life and works.

3. TADHKIRAT-UL-MULUK by Rafi'-ud-Din Ibrahim bin Nur-ud-Din Taufiq Shirazi : A history of the Adilshahi dynasty of Bijapur from its origin to A. H. 1020, and of contemparary dynasties in the Deccan, Hindustan and Iran.

4. TAPIKH-I-SULTAN MUHAMMAD QUTUB SHAH : A history of the Qutub Shahi dynasty of Golkundah from its origin to A. H. 1025.

5. BURHAN-AL-MA'THIR by Ali bin Aziz-ullah Tabataba : A history of the Bahamani and Nizamshahi dynasties, from A. H. 742 to 1004.

6. TUZUK-I-WALAJAHI : A history of Carnatic, especially of the reigns of Nawwab Anwar Khan and his son and successer Nawwab Muhammad Ali Khan Walajah.

7. TARIKH-UL-HUKMA, A Persian paraphrase of Shams-ud-Din Shiharzuri's biographies of anciant Philosophers by Maqsud Ali Tabrizi.

SKETCHES SERIES.

1 SAYYID SHAMS ULLAH QADRI,
Historians of Islamic India.

2 SAYYID AHMAD-ULLAH QADRI,
Memoires of Chand Bibi, The Princess of Ahmadnagar.

3 NAWAB JIWAN YAR JANG BAHADUR, B.A., BAR-AT-LAW,
Comparative Sketches of the Lifes of Taimor and Napolecn.

4 HAKIM SAYYID SHAMS-ULLAH QADRI,
Isma'ilis in India, The early history.

5. TUZAK-I-WALAJAHI, A history of Carnatic, especially of the reigns of Nawwab Anwar Khan and his son and successer Nawwab Muhammad Ali Khan Walajah. Abridged Translation in Urdu.

DAR-UL-MUARRIKHIN

HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD.

کتاب

تألیف

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علی البیضاوی

در سنہ ۶۷۴ ہجری

مشتمل بر تاریخ و انساب ملوک عجم از تخلیق عالم و آدم تا عہد تالیف کتاب

بسعی و اہتمام اقل العباد

حکیم سید شمس اللہ قادری

بانضمام مقدمہ انتقادی و اطراف ثلاثہ

در مطبع تاریخ در بلدہ حیدر آباد دکن بطبع رسید

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبداللہ بن قاضی القضات الامام الشیخ امام الدین عمر بن قاضی القضات الامام فخر الدین محمد بن الامام صدر الدین علی الشافعی البیضاوی

قاضی صاحب قرن ہفتم کے مشہور مفسر اور متکلم ہیں۔ خاندان مغولیہ کے مشہور فرمانروا اباقاخاں (سنہ ۶۶۳ تا ۶۸۰ھ) احمد تکودار (سنہ ۶۸۰ تا ۶۸۳ھ) اور ارغون خاں (سنہ ۶۸۳ تا ۶۹۰ھ) کے معاصر تھے۔ ان کے والد شیخ امام الدین عمر کو اتابک اعظم مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی (سنہ ۶۲۳ تا ۶۵۸ھ) نے بلاد فارس کا قاضی القضات مقرر کیا تھا۔

قاضی صاحب کی ولادت بیضا میں ہوی تھی یہ مقام علاقہ اصطخر میں شیراز سے قریباً آٹھ فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسے گشتاسب نے آباد کیا تھا اس کی تعمیر میں چونکہ حجر ابیض لگائے گئے تھے اس لئے بیضا نام سے اسے شہرت ہو گئی تھی یہ بڑا ہی مردم خیز مقام ہے اور یہاں اکثر مشاہیر فضل و کمال پیدا ہوے ہیں۔ مشہور صوفی حسین بن منصور حلاج بھی جنھیں سنہ ۳۰۹ھ میں بعہد خلیفہ المقتدر (سنہ ۲۹۵ تا ۳۲۰ھ) قتل کر کے جلا دیا گیا تھا۔ اسی جگہ پیدا ہوے تھے۔[1]

---

[1] تاریخ گزیدہ ـ ص ۷۶۶

قاضی صاحب نے جملہ علوم وفنون اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے تھے ان کے والد علامہ مجیر الدین محمود بن ابی مبارک البغدادی کے شاگرد تھے مجیر الدین کو امام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی سے تلمذ تھا۔ امام معین الدین حجۃ الاسلام زین الدین ابی حامد محمد بن محمد الغزالی کے ارشد تلامذہ سے تھے [1]

قاضی صاحب تحصیل علم کے بعد شیراز کے قاضی مقرر ہوئے۔ عرصہ دراز تک یہ خدمت انجام دی۔ اس کے بعد آذربائیجان میں آکر تبریز میں سکونت پذیر ہوئے۔

قاضی صاحب تبریز میں آنے کے بعد ایک روز علمائے تبریز کی مجلس درس میں پہنچے اور علماء سے دور پائین میں بیٹھ گئے۔ درس شروع ہوا۔ مدرس نے علمی نکات بیان کرنے شروع کئے۔ اور یہ گمان کیا کہ حاضرین میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ان مسایل کو سمجھا ہوگا۔ اس کے بعد خود ہی ان مسایل کی توضیح وتشریح کرنا شروع کیا۔ جب درس ختم ہوگیا تو قاضی صاحب نے اصل مسائل اور اُن کے توضیحات پر چند اعتراض کئے پھر صحیح طور پر ان مسایل اور ان کے حل کو بیان کیا۔ اس کیفیت نے حاضرین پر قاضی صاحب کی قابلیت اور تبحر علمی کا سکہ بٹھا دیا۔ وزیر بھی اس مجلس میں موجود تھا اس نے قاضی صاحب کو تبریز کی قضایت پر مامور کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قاضی صاحب کو ترقی منصب کی خواہش ہوئی شیخ محمد بن محمد کحتانی سے جو اس عہد کے مشاہیر صوفیہ سے تھے۔ سفارش چاہی شیخ محمد ایک روز حسب عادت وزیر کے یہاں تشریف لے گئے اور اس سے قاضی صاحب کی نسبت کہا کہ یہ مرد عالم وفاضل ہیں اور امیر کے ساتھ سعیر میں اشتراک چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے منصب میں ترقی دیکر بقدر سجادہ نار میں انھیں حصہ دیا جائے۔ قاضی صاحب پر اس گفتگو کا بے حد اثر ہوا اور منصب قضا سے مستعفی ہوکر گوشہ نشین ہوگئے اور عمر کا آخری حصہ شیخ محمد کی خدمت فیض درجت میں گزرا [2] یہاں تک کہ تبریز میں انتقال فرمایا

---

[1] مراۃ الجنان جلد سوم ص ۲۱۹ [2] طبقات الکبریٰ جلد پنجم ص ۵۹ مفتاح السعادۃ جلد اول ص ۴۳۶

چرنداب کے قبرستان میں خواجہ ضیاء الدین یحییٰ کی تربیت سے جانب شرق مدفون ہوئے[1]
قاضی صاحب کے سنہ وفات کو مورخین نے اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے

سنہ ۶۴۱ھ	مفتاح السعادة جلد اول صد ۴۳۶
سنہ ۶۸۰ھ	ہفت اقلیم صد ۲۰۷
سنہ ۶۸۱ھ	کشف الظنون جلد دوم صد ۴۳۸
سنہ ۶۸۲ھ	کشف الظنون جلد اول صد ۱۶۲
سنہ ۶۸۵ھ	مفتاح السعادة جلد اول صد ۴۳۶ بحوالہ صلاح الدین الصفدی المتوفی ۷۶۴ھ بغیة الوعاة للسیوطی صد ۲۸۶ حبیب السیر جلد سوم جزاول صد ۷۷ کشف الظنون جلد اول صد ۱۶۲ جلد دوم صد ۱۴۸ تاریخ گزیدہ صد ۸۱۱
سنہ ۶۹۱ھ	بغیة الوعاة صد ۲۸۶ تاج العروس جلد پنجم صد ۱۱
سنہ ۶۹۲ھ	مراة الجنان یافعی جلد چہارم صد ۲۱۹ حبیب السیر جلد سوم جزاول صد ۷۷ بحوالہ امام یافعی ۔ ہفت اقلیم صد ۲۰۷

پہلی تاریخ یعنی سنہ ۶۴۱ھ یقیناً غلط ہے کیونکہ قاضی صاحب کا اس کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہنا ثابت ہے اور انھوں نے اپنی کتاب نظام التواریخ سنہ ۶۷۴ھ میں تصنیف کی ہے ۔ سنہ ۶۹۲ھ کو صرف امام یافعی نے بیان کیا ہے اور ان کی تاریخ مراة الجنان سے خوندمیر نے حبیب السیر میں اور حبیب السیر سے امین رازی نے ہفت اقلیم تاریخ میں یہ تاریخ نقل کی ہے سنہ ۶۹۱ھ کو بیان کرنے والے بھی صرف ایک ہی مصنف یعنی امام سیوطی ہیں اور تاج العروس میں یہ تاریخ انھیں کی کتاب بغیة الوعاة سے اخذ کی گئی ہے ۔ سنہ ۶۸۰ھ و سنہ ۶۸۱ھ اور سنہ ۶۸۲ھ کو اختلافی روایات کی حیثیت سے بیان کیا ہے لیکن اُن کی نسبت لکھنے والوں نے توثیق کے لئے کوئی سند نہیں بیان کی ہے ۔ سنہ ۶۸۵ھ پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے اور یہ سن سب سے

---

[1] روضات الجنات صد ۳۵۷

قدیم کتاب حمد اللہ مستوفی کی تاریخ گزیدہ میں ملتا ہے جو قاضی صاحب کی وفات کے (۴۵)
سال بعد تصنیف ہوئی ہے سلسلہ یادگار گب میں اس کتاب میں جو مخطوط ذریعہ عکس شایع
ہوا ہے اس میں خمس و ستمائۃ درج ہے۔ (صفحہ ۱۱۸) لیکن حقیقت میں یہ کتابت کی غلطی ہے
اور کاتب سے سہوًا لفظ ثمانین چھوٹ گیا ہے۔ چنانچہ پروفیسر نکلسن نے اپنے انگریزی
اقتباس میں اس کی تصحیح کر دی ہے (دیکھو جلد دوم صفحہ ۲۲۲) اور نیز ہم نے گزیدہ کے دو مخطوطے
دیکھے ہیں ان میں صاف طور پر یہ تاریخ خمس و ثمانین و ستمائۃ یعنی سنہ ۶۸۵ھ لکھی ہوئی ہے۔
اس کے بعد اس تاریخ کے بیان کرنے والوں میں شیخ صلاح الدین الصفدی ہیں جن کا سنہ ۷۶۴ھ
میں انتقال ہوا ہے[1] اور انھوں نے یہ تاریخ شیخ نجم الدین الدبلی سے سنی ہے[2] جو قاضی صاحب
کے معاصر اور دوست ہیں۔ اس بنا پر یہ تاریخ دوسری تاریخوں کے مقابلہ میں زیادہ صحیح اور
قابل وثوق معلوم ہوتی ہے۔

قاضی صاحب نے مختلف علوم و فنون میں متعدد متون تصنیف کئے ہیں مثلاً

(۱) الغایۃ القصوی فی فروع الشافعیہ۔ یہ فقہ شافعی میں معتبر کتاب ہے۔ شیخ عبد اللہ بن
محمد الفرغانی اور غیاث الدین محمد بن محمد الاقسرائی نے اس کی مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔

(۲) منہاج الوصول الی علم الاصول تقریبًا بیس علما نے اس پر شروح و حواشی لکھے ہیں
منجملہ ان کے شیخ فخر الدین ابو المکارم احمد بن حسن الجاربردی المتوفی سنہ ۷۴۶ھ کی شرح جو
سراج الوہاج کے نام سے موسوم ہے نہایت مشہور ہے۔

(۳) طوالع الانوار فی اصول الدین۔ تقریبًا بائیس علما نے اس پر بھی شروح و حواشی
لکھے ہیں منجملہ ان کے شیخ شمس الدین محمود بن عبد الرحمن الاصفہانی المتوفی سنہ ۷۴۹ھ کی شرح
مطالع الانظار جو ملک الناصر محمد بن قلاوون المصری کے لئے لکھی گئی ہے۔ نہایت مشہور اور
مقبول عام ہے۔ اس کے نسخے برٹش میوزیم نمبر ۱۸۶ انڈیا آفس نمبر ۱۰۰۸ و در کتب خانہ

---

[1] ابجد العلوم صفحہ ۸۸۵ [2] مفتاح السعادہ جلد اول صفحہ ۴۳۶

ملی پیرس ۱۲۵۵ میں محفوظ ہیں۔

(۴) مصباح الارواح فی الکلام۔ شیخ سعد الدین تفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ اور قاضی عبید اللہ العبیدی نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ علامہ تفتازانی کی شرح کا ایک نفیس نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے

(۵) لب الالباب فی علم الاعراب۔ علامہ جمال الدین حاجب المتوفی ۶۴۶ھ کی کتاب کافیہ فی النحو کا اختصار ہے۔ اس کا نسخہ کتب خانہ ملی میں محفوظ ہے عدد ۱۲۰۱ ملا محمد بیرکلی المتوفی ۹۸۱ھ اور بایزید بن عبد الغفار القونوی نے اس پر شروح لکھے ہیں۔ کشف الظنون جلد ۲ ص ۳۵۳

(۶) رسالہ فی موضوعات العلوم۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب نے ان کے علاوہ متعدد متون پر مفید و نافع شروح و حواشی لکھے ہیں

(۱) امام حسین بن مسعود الفرا البغوی المتوفی ۵۱۶ھ نے المصابیح السنۃ کے نام سے ایک ضخیم کتاب حدیث میں لکھی ہے۔ اس میں کتب صحاح ستہ کے مکررات کو حذف کر کے چار ہزار سات سو انیس حدیثیں جمع کی ہیں منجملہ ان کے گیارہ سو اکاون حدیثیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ ہیں ان کے سوا تین سو پچیس صحیح بخاری سے اور آٹھ سو پچھتر صحیح مسلم سے اور باقی دوسری کتابوں سے منقول ہیں۔ قاضی صاحب نے اس کتاب کی مبسوط شرح لکھی ہے اور اس کے نسخے ایاصوفیہ اور جامع سلطان احمد کے کتب خانوں میں محفوظ ہے

(۲) ابن حاجب نے اصول فقہ میں ایک متن لکھا ہے جس کا نام منتہی السوال والامل فی علم الاصول والجدل ہے۔ قاضی صاحب نے اس کی شرح لکھی ہے اور اسے مرصاد الافہام الی مبادی الاحکام کے نام سے موسوم کیا ہے کشف الظنون جلد دوم ص ۵۳۸

(۳) امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ نے اصول فقہ محصول کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر اس کا ایک خلاصہ مرتب کیا جو منتخب من المحصول کے نام سے مشہور ہے۔ قاضی صاحب نے اس منتخب کی شرح لکھی ہے اور اس کا نسخہ کتب خانہ ملی عدد ۹۳ میں محفوظ ہے

(۴) شیخ ابو اسحق ابراہیم بن علی الفقیہ الشیرازی المتوفی ۴۷۶ھ نے فروع شافعیہ میں ایک کتاب تنبیہ کے نام سے لکھی ہے۔ جو فقہ شافعیہ کی کتب خمسہ میں بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے قاضی صاحب نے اس پر چار ضخیم جلدوں میں شرح لکھی ہے اور اس کا ایک نسخہ کتب خانۂ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب کی تصنیفات میں اُن کی تفسیر "انوار التنزیل فی اسرار التاویل" نہایت مشہور اور مقبول بین الجمہور ہے۔ اس میں اعراب اور معانی و بیان کے مباحث امام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری المتوفی ۵۳۸ھ کی تفسیر کشاف عن حقایق التنزیل سے تلخیص کئے ہیں۔ حکمت و کلام کے مسایل کو امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی المتوفی ۶۰۶ھ کی تفسیر مفاتیح الغیب سے لیا ہے۔ اشتقاق اور ادب کے لطائف و معارف امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل المعروف با الراغب الاصفہانی کی تفسیر سے اخذ کئے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ اپنے نتائج افکار کو بھی درج کرکے کلام الٰہی کے اسرار و غوامض کو حل کیا ہے۔

یہ تفسیر بلاد یورپ میں بھی نہایت مشہور ہے۔ ایک جرمن مستشرق فلیشر نے اسے نہایت اہتمام کے ساتھ دو جلدوں میں بہ مقام لیپزگ ۱۸۴۸ء میں چھپوایا ہے۔ ایک اور مستشرق فل نے اس کی انڈکس بنائی ہے جو ۱۸۶۱ء میں طبع ہوی ہے۔ اس کے جو نسخے بلاد مشرق میں طبع ہوے ہیں اُن میں سے بعض ممتاز اشاعتوں کی تاریخیں یہ ہیں۔ دہلی ۱۲۷۱ھ دو جلدوں میں طہران ۱۲۷۲ھ ایک جلد میں بمبئی ۱۲۷۹ھ دو جلدوں میں۔ لکھنو ۱۲۸۲ھ دو جلدوں میں عرب و عجم کے اکثر مشاہیر علما نے اس تفسیر پر حواشی اور تعلیقات لکھے ہیں جنکی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ اور ان کی تفصیل کا بیان کرنا اس مختصر میں دشوار ہے۔ منجملہ اُن کے بعض مشہور اور ممتاز حواشی یہ ہیں۔

(۱) وہ حواشی جو طبع ہو چکے ہیں اور عام طور پر دستیاب ہوتے ہیں۔

(۱) حاشیہ محی الدین محمد بن مصلح الدین مصطفےٰ قوجوی المتوفی ۹۵۱ھ۔ آٹھ جلدوں میں

بمقام مصر ۱۲۹۲ھ میں چھپا ہے۔

(۲) حاشیہ شیخ اسمٰعیل القونوی المتوفی ۱۱۹۵ھ۔ سات جلدوں میں بہ مقام قسطنطنیہ ۱۲۸۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۳) حاشیہ مصلح الدین مصطفٰے بن ابراہیم مشہور بابن التمجید معلم سلطان محمد فاتح۔ حاشیہ قونوی ۲ کے حاشیہ پر چھپا ہے۔

(۴) حاشیہ قاضی شہاب الدین خفاجی المتوفی ۱۰۶۹ھ اس کا نام عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی ہے اور آٹھ جلدوں میں بہ مقام بولاق ۱۲۸۳ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۵) حاشیہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ میں قسطنطنیہ میں چھپا ہے۔

(۲) وہ حواشی جن کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

(۶) حاشیہ شیخ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ الموسوم بنواہد الابکار و شواہد الافکار کتب خانہ آصفیہ (فن تفسیر ۵۰) میں محفوظ ہے۔

(۷) حاشیہ ابو الفضل قریشی مشہور بہ خطیب کازرونی المتوفی ۹۴۰ھ۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ (جلد اول صہ ۱۶۹) میں محفوظ ہے

(۸) حاشیہ محمد بن جمال الدین شیروانی اس کے نسخے کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۴ تا ۵۶) کتب خانہ خدیویہ (جلد اول صہ ۱۶۶) اور کتب خانہ بانکے پور (تفسیر ۲۶۱) میں محفوظ ہیں۔

(۹) حاشیہ ملا خسرو محمد بن فرامرز المتوفی ۸۸۵ھ۔ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔ جلد اول صہ ۱

(۱۰) حاشیہ عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ اسفرائنی المتوفی ۹۴۳ھ کتب خانہ آصفیہ فن تفسیر ۵۲ اور کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ۱۶۷) میں اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

(۱۱) حاشیہ سنان الدین بن حسام الدین رومی المتوفی سنہ ۹۸۶ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صہ ۱۶۵

(۱۲) حاشیہ بستان افندی مصطفےٰ بن محمد الرومی المتوفی سنہ ۹۷۷ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صہ ۱۶۱

(۱۳) حاشیہ ملا حسین خلخالی المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ (کتب خانہ خدیویہ جلد اول ص ۱۶۵)

(۱۴) حاشیہ ابن کمال بادشاہ احمد بن سلیمان المتوفی سنہ ۹۴۰ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صہ ۱۶۳

(۱۵) حاشیہ شیخ بہاء الدین محمد بن حسین آملی المتوفی سنہ ۱۰۳۰ھ۔ کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۱) اور کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۶)

(۱۶) حاشیہ شیخ صدر الدین شیرازی — کتب خانہ خدیویہ (مجموعہ صہ ۱)

(۱۷) حاشیہ قاضی نور اللہ شوستری — کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۸)

کتابیات

قاضی صاحب کے حالات کتب ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

کتب عربی

۱ **مراۃ الجنان** — امام عفیف الدین ابو عبد اللہ اسعد الیافعی المتوفی سنہ ۷۶۸ ہجری طبع حیدر آباد جلد چہارم صہ ۴۱۹

۲ **طبقات الکبریٰ** — امام تاج الدین عبد الوہاب السبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ھ طبع مصر جلد پنجم صہ ۵۹

۳ **بغیۃ الوعاۃ** — امام جلال الدین السیوطی المتوفی — طبع مصر صہ ۲۸۶

۴ **مفتاح السعادۃ** — علامہ حسام الدین طاشکبری زادہ المتوفی سنہ ۹۶۲ھ حیدر آباد سنہ ۱۳۲۹ھ جلد اول صہ ۴۳۶

۵ **کشف الظنون** — حاجی خلیفہ علامہ مصطفےٰ رومی

۶۔ تاج العروس — علامہ مرتضیٰ بلگرامی۔ طبع مصر، جلد پنجم صـ ۱۱
۷۔ نزہتہ الجلیس — عباس بن علی المکی طبع مصر ۱۲۹۳ھ جلد دوم صـ ۸۹، ۸۸
۸۔ روضات الجنات — محمد باقر خنساری طبع ایران ــــ صـ ۳۵۴
۹۔ اکتفاء القنوع — ایڈورڈ فانڈیک طبع مصر صـ ۱۱۴
۱۰۔ آداب اللغۃ العربیہ — جرجی زیدان طبع مصر جلد سوم صـ ۲۴۶

فارسی اردو

۱۱۔ تاریخ گزیدہ — حمد اللہ مستوفی لیڈن ۱۳۲۹ھ صـ ۸۱۱
۱۲۔ حبیب السیر — غیاث الدین خوندمیر طبع بمبئی۔ جلد سوم صـ ۶۶
۱۳۔ ہفت اقلیم — امین احمد رازی طبع کلکتہ صـ ۲۰۲
۱۴۔ محبوب الالباب — فہرست کتب خانہ مولوی خدا بخش خان طبع حیدر آباد ۱۳۳۰ھ صـ
۱۵۔ فضلاء الادب۔ مولوی ذوالفقار احمد طبع آگرہ صـ ۳۳۷

جرمنی انگریزی

۱۶۔ تاریخ ادبیات عرب — استاد بروکلمان جلد اول صـ ۴۱۶
۱۷۔ تاریخ ہندوستان — سرجان الیٹ جلد دوم صـ ۲۵۳
۱۸۔ انسائکلوپیڈیا آف اسلام — جلد اول صـ ۵۹۱
۱۹۔ مخطوطات فارسی برٹش میوزیم — ڈاکٹر چارلس ریو جلد دوم صـ ۸۲۳
۲۰۔ مخطوطات فارسی انڈیا آفس — ڈاکٹر ہرمن ایتھے نمبر ۱۹
۲۱۔ مخطوطات فارسی بوڈلین لائبریری — ڈاکٹر ہرمن ایتھے نمبر ۱۸-۲۲
۲۲۔ مخطوطات مشرقیہ کتب خانہ وائنا — ڈاکٹر گسٹاو فلوگل جلد دوم صـ ۹۰

(۲) نظام التواریخ

چنگیز خاں کی تاخت و تاز کے بعد مورخین عجم نے فارسی زبان میں جس قدر عمومی تاریخیں لکھی ہیں ان میں قدامت کے اعتبار سے نظام التواریخ کو خاص اہمیت حاصل ہے یہ کتاب سنہ ۶۷۴ھ میں تالیف ہوی ہے[۱] اس کے ترتالیس سال بعد سنہ ۷۱۰ھ میں وزیر رشید الدین فضل اللہ ہمدانی نے جامع التواریخ لکھی[۲]۔ اس کے سات سال بعد سنہ ۷۱۷ھ میں فخر الدین ابو سلیمان داود بن محمد البناکتی نے روضۃ اولی الالباب فی تواریخ الاکابر و الانساب مدون کی[۳] اس کے تیرہ سال بعد سنہ ۷۳۰ھ میں حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کو تصنیف کیا[۴]۔ ان تینوں مصنفوں نے اپنی کتابوں کی ترتیب و تدوین میں نظام التواریخ کی تقلید کی ہے۔ اور اسے اپنے لئے دلیل راہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان چاروں کی ترتیب و تبویب کو باہم مقابلہ کرنے سے یہ امر بخوبی نمایاں ہوتا ہے۔

۱؎ ریو۔ مخطوطات فارسی ص۸۲۴ ۲؎ ریو مخطوطات فارسی ص۷۴

۳؎ ریو۔ مخطوطات فارسی ص۷۹ ۴؎ ریو مخطوطات فارسی ص۸۰

نظام التواریخ

قسم اول در احوال انبیا و اوصیا

قسم دوم ۔ در ذکر ملوک فارس

طبقہ اول ۔ پیشدادیان

طبقہ دوم ۔ کیانیان

طبقہ سوم ۔ اشکانیان

طبقہ چہارم ۔ ساسانیان

قسم سوم ۔ احوال محمد مصطفےٰ و خلفا

شرح احوال پیغمبر

طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین

طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس

قسم چہارم ۔ سلاطین عظام و ملوک کرام

جامع التواریخ

مقدمہ در آفرینش آدم

قسم اول ۔ بادشاہان پیش از اسلام

طبقہ اول ۔ پیشدادیان

طبقہ دوم ۔ کیانیان

طبقہ سوم ۔ ملوک الطوائف

طبقہ چہارم ۔ ساسانیان

قسم دوم ۔ در ذکر محمد مصطفےٰ و خلفا

شرح احوال پیمبر

طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین

طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس

تاریخ بناکتی

قسم اول در ذکر انبیا و اوصیا

قسم دوم ۔ در ذکر ملوک فارس

طبقہ اول ۔ پیشدادیان

طبقہ دوم ۔ کیانیان

طبقہ سوم ۔ اشکانیان

طبقہ چہارم ۔ ساسانیان

قسم سوم ۔ در ذکر محمد مصطفےٰ و خلفا

شرح نسب و احوال پیغمبر

طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین و ائمہ اطہار

طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس

قسم چہارم ۔ سلاطین عظام و ملوک کرام

تاریخ گزیدہ

فاتحہ در ذکر آفرینش کائنات

باب اول ۔ در ذکر انبیا و حکماء

باب دوم ۔ بادشاہان پیش از اسلام

طبقہ اول ۔ پیشدادیان

طبقہ دوم ۔ کیانیان

طبقہ سوم ۔ ملوک الطوائف

طبقہ چہارم ۔ ساسانیاں

باب سوم ۔ در ذکر محمد مصطفےٰ و خلفا

شرح نسب و احوال پیغمبر

طبقہ اول ۔ خلفائے راشدین و ائمہ اطہار

طبقہ دوم ۔ خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم ۔ خلفائے بنی عباس

باب چہارم ۔ بادشاہان بعد از اسلام

نظام التواریخ

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - دیلمیان
طبقہ پنجم - سلجوقیان
طبقہ ششم - سلغریان
طبقہ ہفتم - خوارزمیان
طبقہ ہشتم - مغول

جامع التواریخ

تاریخ غزنویان
تاریخ سلجوقیان
تاریخ خوارزمیان
تاریخ سلغریان
تاریخ اسمعیلیان

تاریخ بناکتی

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم دیلمیان
طبقہ پنجم - سلجوقیان
طبقہ ششم خوارزمیان
طبقہ ہفتم اسمعیلیان

تاریخ گزیدہ

طبقہ اول - صفاریان
طبقہ دوم - سامانیان
طبقہ سوم - غزنویان
طبقہ چہارم - غوریان
طبقہ پنجم - دیلمیان
طبقہ ششم - سلجوقیان
طبقہ ہفتم - خوارزمیان
طبقہ ہشتم اتابکان شام و فارس
طبقہ نہم - اسمعیلیان
طبقہ دہم - قراختائیان
طبقہ یازدہم - اتابکان لرستان
طبقہ دوازدہم مغول

مذکورۂ بالا تاریخوں سے صرف تاریخ گزیدہ پروفیسر براؤن کی سعی و کوشش سے طبع ہوئی ہے۔ جامع التواریخ کے بعض اجزا جو تاریخ مغولیہ سے تعلق رکھتے ہیں مختلف اوقات میں شائع ہوئے ہیں لیکن وہ حصہ جس میں تاریخ عمومی مذکور ہے اور تاریخ بناکتی دونوں نہایت نایاب و کمیاب ہیں۔ ان کے مخطوطے صرف بڑے بڑے کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور ان سے فایدہ اٹھانا عوام کی دسترس سے بالاتر ہے[۱]

نظام التواریخ کی تالیف کے بعد مشرق میں جس قدر مورخ گزرے ہیں ان سب نے نظام التواریخ کو اپنا ماخذ قرار دیا ہے اور بہایت وثوق کے ساتھ ملوک عجم کے انساب وسنین اپنی کتابوں میں اس تاریخ سے نقل کئے ہیں۔ حمداللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کے دیباچہ میں اپنے ماخذات کی جو تفصیل بیان کی ہے اس میں نظام التواریخ کا نام بھی شامل ہے[۲]۔ فخر الدین بناکتی نے اپنی تالیف میں ماخذات کی تفصیل نہیں بیان کی ہے لیکن تاریخ بناکتی اور نظام التواریخ دونوں کا مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ بناکتی نے اغلب مطالب نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں بلکہ اکثر مقامات پر نظام التواریخ کی عبارتیں

[۱] تاریخ گزیدہ کا مکمل نسخہ ۸۵۰ھ کا لکھا ہوا معتمد الدولہ حاجی فرہاد مرزا کے یہاں محفوظ تھا۔ پروفیسر براؤن نے اسے ایران سے حاصل کرکے اوقاف گب کی طرف سے ۱۳۲۸ھ میں عکس کے ذریعہ چھپوا کر شائع کیا ہے اس سے پہلے موسیو جولیس گانٹن نے صرف باب چہارم کو جس میں ملوک عجم بعد از اسلام کے حالات ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ ۱۹۰۳ء میں پیرس میں چھپوایا تھا۔

جامع التواریخ دو جلدوں میں منقسم ہے۔ جلد اول میں مغلوں کے حالات ہیں جلد دوم میں تاریخ عام تحریر ہے ان دونوں جلدوں سے صرف جلد اول کے بعض اجزا شائع ہوئے ہیں چنگیز خاں کے فتوحات اور آبا و اجداد کے حالات موسیو برزین نے ۱۸۸۸ء میں پیٹرزبرگ میں چھپوائے۔ آل چنگیز کی تاریخ موسیو بلوشے نے سلسلہ اوقاف گب کے ذریعہ ۱۹۱۱ء میں شائع کی۔ ہلاکو خاں کا تذکرہ موسیو کاترمر کے اہتمام سے ۱۸۳۶ء میں پیرس میں طبع ہوا۔ تاریخ عام تا حال طبع نہیں ہوئی ہے

[۲] تاریخ گزیدہ ص۵

بھی لفظ بہ لفظ نقل کرلی ہیں۔ چنانچہ تاریخ بناکتی سے اس نوعیت کے دو مقام بطور نمونہ
ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) در تذکرہ کیومرث اول بادشاہ فرس۔ ص ۲۴

باتفاق ارباب تواریخ اول کسی کہ بادشاہی کرد و نام بادشاہی آنجہان
آورد کیومرث بود۔ و مغان گویند کہ او آدم ست و غزالی در کتاب
نصائح الملوک آوردہ است کہ او برادر شیث است

مقابلہ کرو نسخہ حاضرہ سے ص۸ سطر ۹ تا سطر (۱۱)

(۲) در تذکرہ سلطان مسعود بن محمود غزنوی۔ ص ۱۹۵

سلطان محمود وصیت کردہ بود تا سلطنت خراسان و عراق مسعود را باشد
و ملک ہند و غزنہ محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبہ شہید گرداند
محمد اجابت نکرد مسعود آہنگ غزنہ کرد و پیش از وصول او یوسف
بن سبکتگین محمد را اسیر کرد و بہ قلعہ تکینآباد فرستاد مسعود برسید و یوسف
را نیز محبوس کرد و تمامت ممالک پدر در حکم خود آورد و بانفراد دران
تصرف نمود و در ایام او آل سلجوق از جیحون بگذشتند و بہ خراسان آمدند
مسعود را با ایشان محاربات بسیار شد و آخر الامر در سنہ اثنین و ثلثین
و اربع مائۃ از ایشان منہزم گشت و روی بغزنہ نہاد و محمد در ایام انتقال
اشتغال او باخلاص استقلالی یافتہ بود چون مسعود برسید محمد او را
بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد نزد او رفت و او را ہلاک کرد در سنہ
ثلث و ثلثین و اربع مائۃ مدت بادشاہی او ہیزدہ سال بود سلطان
محمد بن محمود بعد از برادر بادشاہ شد مودود بن مسعود آہنگ او کرد
و غالب آمد و بہ قصاص پدر او را با تمامت اولاد بہ قتل آورد و در سنہ

اربع وثلثین واربعمائۃ[۱]

عزالدین فضل اللہ شیرازی نے امیر نصرت الدین احمد بن رکن الدین یوسف شاہ ہزار اسپی اتابک لرستان (۶۹۵ھ تا ۷۳۳ھ) کے عہد میں المعجم فی آثار ملوک العجم کے نام سے ایران قدیم کی تاریخ لکھی ہے۔ اس مصنف نے کہیں بھی اپنے ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ لیکن نظام التواریخ کو اس کے ساتھ پہلو بہ پہلو مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بیشتر مطالب نظام التواریخ سے منقول ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر تاریخ معجم سے مقامات ذیل پیش کئے جاتے ہیں[۲]۔

(۱) جاویدان خرد اور اس کی عربی تلخیص و تضمین کا تذکرہ صفحہ ۹۶ سطر ۴ تا ۱۵

(۲) جمشید کے عہد میں عمارت اصطخر کی تجدید۔ آبادی کی وسعت۔ آثار باقیہ اور قیام جشن نوروز کی کیفیت صفحہ ۱۳۲ سطر ۹ تا ۱۸

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کا آہنگ کیخسرو کے خلاف صفحہ ۱۳۴ سطر ۷

نویں صدی کے اخیر ایام میں جبکہ آل تیمور کو انحطاط شروع ہو گیا تھا وسط ایشیا میں دو جامع تاریخیں لکھی گئی ہیں جنکے نام روضۃ الصفا فی سیر الانبیا والملوک والخلفاء اور حبیب السیر فی اخبار افراد البشر ہیں۔ روضۃ الصفا کو امیر برہان الدین میر خوند بن خاوند شاہ بلخی المتوفی ۹۰۳ھ نے وزیر معظم نظام الدین علی شیر کی فرمائش سے لکھا ہے۔

دوسری کتاب حبیب السیر میر غیاث الدین خوند میر المتوفی ۹۴۱ھ کی تصنیف ہے جو وزیر سترگ خواجہ کریم الدین حبیب اللہ کے لئے لکھی گئی ہے۔ ان دونوں کتابوں کے ماخذ میں نظام التواریخ بھی شامل ہے اور ان مصنفوں نے ملوک عجم کی نسبت اختلافی روایات کو بیان کرنے کے بعد قاضی بیضاوی کے اقوال کو راجح قرار دیا ہے۔ روضۃ الصفا جلد اول صفحہ ۱۵

---

[۱] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صفحہ (۱۰۴) سطر ۹ سے صفحہ (۱۱۶) سطر ۲۱ تک مقابلہ کیجئے۔

[۲] ان بیانات کو علی الترتیب نسخۂ حاضرہ کے صفحات ذیل سے مقابلہ کیجئے۔

(۱) صفحہ ۸ سطر (۱۱) تا (۱۳) (۲) صفحہ ۱ سطر ۱۶ تا ۲۱ (۳) صفحہ ۱۵ سطر ۱۱ تا ۱۴

صہ۱۲ سہ۷ صہ۲۱۹ سہ۱ حبیب السیر جلد اول جزو دوم صہ۲ سہ۲۶ صہ۳۱ سہ۶ صہ۱
سہ۲۶ سہ۲۹ ۔

سنہ۶۹۴ھ کے حدود میں امین احمد رازی نے ہفت اقلیم کے نام سے جغرافیہ اور
تاریخ و تراجم کا ایک مبسوط انسائکلوپیڈیا مرتب کیا ہے۔ اور اس میں اغلب مقامات پر
نظام التواریخ سے مطالب اخذ کئے ہیں۔ اقلیم خامس کے تحت میں خاقانی شیروانی کا
تذکرہ کرتے ہوئے اس کے ممدوح شروان شاہ ملک فخر الدین منوچہر کا نسب قاضی بیضاوی
کی سند سے نقل کیا ہے۔

قاضی ابوسعید عبد اللہ البیضاوی در نظام التواریخ آوردہ کہ ملوک شیروان
از نسل بہرام چوبین اند و نسب او چند پشت باردشیر بابکان می رسد[۱]

اس کے دو سال بعد سنہ۱۰۰۴ھ میں ملا عبد القادر بدایونی نے سلاطین دہلی کی تاریخ
لکھی ہے جس کا نام منتخب التواریخ ہے۔ اس میں مصنف نے ملوک غزنویہ کی نسبت اختلافی
واقعات نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں اور محمد بن محمود اور اس کے بھائی مسعود بن محمود کے
ایام حکومت کا تذکرہ الفاظ ذیل میں نظام التواریخ سے نقل کیا ہے صہ۳ سہ۲

اما قاضی بیضاوی نوشتہ کہ در سنہ۴۳۲ھ اثنی و ثلثین و اربعمائۃ مسعود از
پیش سلاجقہ منہزم شدہ بغزنہ رفت۔ امیر محمد کہ در ایام انتقال استقلال
یافتہ بود اورا بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد بن محمود بر پے او نقابہ
رفتہ اورا ہلاک کرد۔ حکومت سلطان مسعود یازدہ سال بود۔ مخفی نماند کہ
وفات مسعود بن محمود را قاضی بیضاوی در سنہ۴۳۳ھ ثلث و ثلثین و اربعمائۃ
آوردہ و نوشتہ کہ محمد بن محمود چہاردہ سال در ولایت غزنہ بادشاہی کرد

---

[۱] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صہ۱۲۳ سہ۱۴ سے مقابلہ کرو۔

یکسال بعد از وفات پدر و نہ سال در زمان برادر و چہار سال بعد از برادر[1]

ملا صاحب نے ملوک غزنویہ کی مدت حکومت قاضی بیضاوی کی روایت کے بموجب اس طرح بیان کی ہے۔

قاضی بیضاوی مدت ملک غزنویہ را از سلطان محمود تا خسرو شاہ صد و شصت و یک سال داشتہ بدست دوازدہ نفر[2]

نظام التواریخ اگرچہ مختصر سی کتاب ہے لیکن اس میں تاریخ عجم کے متعلق تمام ضروری سوانحات جمع ہیں۔ خاندانوں کا عزل و نصب۔ ہر عہد کے سیاسی انقلاب۔ اہم واقعات۔ بیرونی حملے۔ بلاد و بقاع کی آبادانی۔ عمارات و ابنیہ کی تعمیر و تجدید اسی نوعیت کی اور بہت سی باتیں جو ہر ملک کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں۔ قاضی صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ بالاختصار بیان کی ہیں۔ ان کے علاوہ واقعات کے ذکر کرنے میں تاریخی تسلسل کو احتیاط کے ساتھ قائم رکھا ہے۔ ملوک و امرا کے انساب اور ان کے ایام حکومت بالالتزام بیان کئے ہیں۔

اس کتاب میں بظاہر ایک کمی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اکثر مقامات پر بادشاہوں کے سنین جلوس اور تواریخ وفات ترک ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ کوئی اہم فرو گزاشت نہیں ہے کیونکہ ایام حکومت کی رو سے حساب لگایا جائے تو یہ سنین بہ آسانی برآمد ہو جاتے ہیں چنانچہ فخر بناکتی۔ قاضی غفاری اور ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی تاریخوں میں قاضی صاحب کے حوالہ سے اسی طرح سنین و تواریخ کا استخراج کیا ہے۔

(۳) متن مطبوعہ

نظام التواریخ کا متن مطبوعہ دو مخطوطوں پر مبنی ہے۔ ان کے علاوہ تاریخ کی بعض مطبوعہ اور خطی کتابوں سے بھی اس کا مقابلہ کیا گیا ہے جن کی فہرست اس مقدمہ کے آخر میں لگا دی گئی ہے۔

پہلا مخطوط جس پر اس متن کی بنیاد قائم ہے کتب خانہ آصفیہ میں محفوظ ہے دوسرا مخطوط ہماری ذاتی ملک ہے اور اس سے ہم نے جا بجا مشکوک عبارتوں کی اصلاح کی ہے۔

پہلا مخطوطہ چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۶۹ ورق ہیں خط نسخ ہے ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۷ھ میں کتابت ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے اسے کسی ایسے نسخہ سے نقل کیا ہے جو آٹھویں صدی میں یا اس کے بعد نویں صدی کے اوائل میں مکتوب ہوا ہوگا اور بلاد ماوراء النہر میں اس کی کتابت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی خصوصیات موجود ہیں جو آٹھویں صدی کے ترکستانی مخطوطات میں بالعموم پائی جاتی ہیں۔

اولاً فارسی حروف کو عربی حروف کے مانند لکھا ہے۔ پ ـ چ ـ ژ ـ گ اور ب ج ـ ز ـ ک میں کوئی فرق نہیں کیا ہے مثلاً پیش ـ قراچہ ـ کھنڈ اور گشتاسب کو بیش ـ قراجہ ـ کھنذ ـ کشتاسب لکھا ہے یا کہیں کہیں پ کو ف سے اور گ کو ج سے تبدیل کر دیا ہے جیسے ارجاسپ کو ارجاسف اور گودرز کو جودرز

ثانیاً حرف اضافت ہر جگہ غیر منفصل لکھا ہے۔ مثلاً ببغداد ـ برستم ـ بدست ـ

ثالثاً بحالت اضافت الف کے بعد ہمزہ مکسور کے عوض یائے مجہول لکھی ہے جیسے بنائے اوست - بالائے در وغیرہ

رابعاً - کلمات آنکہ - بلکہ - چنانچہ - آنچہ کو آنک - بلک - چنانچ آنچ لکھا ہے اور آخر کی ہائے مختفی حذف کردی ہے -

خامساً باستثنا چند مقامات کے بالعموم حروف روابط ساقط کردئے ہیں -

دوسرا مخطوطہ یہ بھی چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۵۲ ورق ہیں خط نستعلیق ہے اوراق ۴ سے ۲۰ تک تلف ہوگئے ہیں - کرم خوردہ اور فرسودہ ہونے کی وجہ سے اکثر اوراق کا زیرین حصہ ناقص ہوگیا کہیں کہیں سوراخ بھی پڑ گئے ہیں اور ان نقائص کے باعث عبارت کا مسلسل پڑھا جانا غیر ممکن ہے - یہ نسخہ سنہ ۱۲۶۱ھ میں مکتوب ہوا ہے محمد علی جبل رودی[1] نے اس کی کتابت کی ہے اس میں کوئی خصوصیت قابل ذکر نہیں ہے

دونوں مخطوطوں میں کاتبوں نے صحت اسماء کا بہت کم لحاظ رکھا ہے بعض جگہ سلسلہ انساب میں اضافت ابنیہ ترک کردی ہے ولد و والد دونوں کے نام بلا فصل لکھدے ہیں مثلاً عمر بن لیث - محمد بن تکش اور سعد بن زنگی کو عمر لیث - محمد تکش سعد زنگی لکھا ہے ان اغلاط کی تا امکان تصحیح کردی اور حسب موقع اضافت ابنیہ زیادہ کرکے اس ابہام کو بھی رفع کردیا ہے پہلے مخطوطے میں ایک ورق (۱۱ و ۱۲) گم ہوگیا ہے - دوسرے مخطوطے میں جو حصہ گم ہے

---

(۱) محمد علی جبل رودی سلطان عبداللہ قطب شاہ (سنہ ۱۰۳۵ھ تا سنہ ۱۰۸۳ھ) کے زمانہ کا ممتاز مصنف ہے سنہ ۱۰۵۴ھ میں ولایت سے گولکنڈہ آیا - پیشوائے سلطنت امیر شمس الدین محمد بن خاتون کی فرمائش سے فارسی امثال مدون کئے - اور ان کے تلمیحات کی توضیح و تشریح لکھ کر ایک ضخیم کتاب مرتب کی اور اس کا نام جامع التمثیل رکھا - یہ کتاب سنہ ۱۲۹۱ھ میں بمبئی میں خیرالحاج احمد بن ابراہیم کاشی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے -

اس میں یہ ورق شامل ہے۔ ہمارے مکرم پروفیسر محمد شفیع ایم اے پرنسپل اورنٹیل کالج لاہور نے اسے پنجاب یونیورسٹی کے مخطوطے سے نقل کرا کے ارسال فرمایا جس کے باعث یہ نقص رفع ہو گیا ہم ان کی اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دونوں مخطوطوں میں دیباچہ کی عبارت ابتدا سے فہرست ابواب تک کسی قدر مختلف ہے خصوصاً حمد و نعت میں صریحاً اختلاف ہے۔ لیکن نظام التواریخ کے جو مخطوطے انڈیا آفس اور دو انڈیا کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان کے ساتھ دوسرے مخطوطے کی عبارت مطابق ہو جاتی ہے اس لئے ہم نے دیباچہ کے نقل کرنے میں آخر الذکر مخطوطہ کو ترجیح دی ہے۔

فہرست کتب

جن سے متن مطبوعہ کی تصحیح میں مدد لی گئی ہے

۱۔ تاریخ سنی ملوک الارض	حمزہ بن حسن الاصفہانی	طبع کلکتہ ۱۸۶۶ء
۲۔ الکامل	ابن اثیر الجزری	طبع مصر ۱۳۰۱ھ
۳۔ معجم البلدان	یاقوت الحموی	طبع مصر ۱۳۲۵ھ
۴۔ المختصر	ابو الفدا الحموی	طبع مصر ۱۳۰۶ھ
۵۔ زین الاخبار	عبد الحی گردیزی	طبع برلن ۱۹۲۸ء
۶۔ طبقات ناصری	منہاج الدین جوزجانی	طبع کلکتہ ۱۸۶۴ء
۷۔ تاریخ جہانکشاے	علاء الدین جوینی	طبع لندن ۱۹۱۱ء
۸ المعجم فی آثار ملوک العجم	فضل اللہ شیرازی	طبع لاہور ۱۸۹۲ء
۹ تاریخ بناکتی	فخر الدین بناکتی	نسخہ خطی
۱۰ تاریخ گزیدہ	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن ۱۹۱۰ء
۱۱ نزہۃ القلوب	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن ۱۳۳۱ھ

۱۲	فارسنامہ	ابن بلخی	طبع لندن ۱۳۳۹ھ
۱۳	روضۃ الصفا	میرخوند بلخی	طبع بمبئی ۱۲۷۰ھ
۱۴	حبیب السیر	غیاث الدین خوندمیر	طبع بمبئی ۱۲۷۱ھ
۱۵	نگارستان	احمد غفاری	طبع بمبئی ۱۲۷۵ھ
۱۶	ہفت اقلیم	امین احمد رازی	طبع کلکتہ ۱۹۱۶ء
۱۷	طبقات اکبری	نظام الدین احمد ہروی	طبع لکھنؤ ۱۲۹۲ھ
۱۸	منتخب التواریخ	عبدالقادر بدایونی	طبع لکھنؤ ۱۲۸۴ھ
۱۹	تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ	طبع لکھنؤ ۱۲۸۱ھ

(۴) متون مورخین عرب و عجم در احوال مصنف

من کتاب مرآۃ الجنان للامام عفیف الدین ابو عبداللہ اسعد الیافعی المتوفی ۷۶۸ھ

سنۃ ۶۹۲ - توفی الامام العلم علم العلماء الاعلام ذو التصانیف المفیدۃ المحققۃ والمباحث الحمیدۃ المدققۃ قاضی القضات ناصر الدین عبداللہ ابن الشیخ الامام قاضی القضات امام الدین عمر ابن العلامۃ القاضی القضات فخر الدین محمد ابن الامام صدر الدین علی القدوۃ الشافعی البیضاوی - تفقہ بابیہ وتفقہ والدہ بالعلامۃ مجیر الدین محمود بن ابی المبارک البغدادی الشافعی وتفقہ مجیر الدین بالامام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی وتفقہ ہو بالامام زین الدین حجۃ الاسلام ابی حامد الغزالی رحمہم اللہ تعالیٰ - قلت

ونسبة الغزالی فی الفقه الی الشافعی معروفة وکذالک نسبة
ونسبة اخیه الشیخ الامام احمد الغزالی فی التصوف معروفتان
وقد ذکرت شیوخ الخرقة فی کتاب نشر الریحان فی فضل المتحابین
فی الله الاخوان وللقاضی ناصر الدین المذکور مصنفات عدیدة
ومولفات مفیدة منها الغایة القصوی فی الفقه علی مذهب
الشافعی وله شرح المصابیح وتفسیر القران ومنهاج الوصول
الی علم الاصول فی اصول الفقه والطوالع فی اصول الدین وکذالک
المصباح وله المطالع فی المنطق وغیر ذلک مما شاع فی البلدان
وسارت به الرکبان وتخرج به ائمة کبار رحمهم الله تعالی رحمة الابرار

من کتاب طبقات الکبری للامام تاج الدین عبد الوهاب سبکی المتوفی ۷۷۱ھ

عبد الله بن عمر بن محمد بن ابو الخیر القاضی ناصر الدین البیضاوی
صاحب الطوالع والمصباح فی اصول الدین والغایة القصوی
فی الفقه والمنهاج فی اصول الفقه ومختصر الکشاف فی التفسیر
وشرح المصابیح فی الحدیث کان اماماً مبرزاً نظاراً صالحاً متعبداً
زاهداً ولی قضاء القضاة بشیراز ودخل تبریز وناظر بها و
صادف دخوله الیها مجلس درس قد عقد بها لبعض الفضلاء
فجلس القاضی ناصر الدین فی اخریات القوم بحیث لم یعلم به احد
فذکر المدرس نکتة زعم ان احداً من الحاضرین لا یقدر علی
جوابها وطلب من القوم حلها والجواب عنها فان لم یقدروا فالحل
فقط فان لم یقدروا فاعادتها فلما انتهی من ذکرها شرع القاضی

ناصر الدین فی الجواب فقال له لا اسمع حتی اعلم انک فهمتها بین
اعادتها بلفظها او معناها فبهت المدرس وقال اعدها بلفظها
فاعادها ثم حلها وبین ان فی ترکیبه ایاها خللا ثم اجاب عنها وقابلها
فی الحال بمثلها ودعا المدرس الی حلها فتعذر علیه ذالک
فاقامه الوزیر من مجلسه وادناه الی جانبه وساله من انت
فاخبره بانه البیضاوی وانه جاء فی طلب القضا بشیراز فاکرمه
وخلع علیه فی یومه ورده وقد قضی حاجته

من کتاب مفتاح السعادة للمولی طاش کبری زاده خیر الدین احمد الرومی المتوفی ۹۶۲ھ

الامام القاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد الله بن عمر بن محمد بن علی
الشیرازی البیضاوی من قریة یقال لها البیضا من عمل شیراز
قال الاسنوی فی طبقات الشافعیة کان عالما بعلوم کثیرة
صالحا خیرا صنف التصانیف المشهورة فی انواع العلوم منها
مختصر الکشاف ومختصر الوسیط فی الفقه المسمی بالغایة والمنهاج
فی اصول الفقه والطوالع فی علم الکلام وتولی قضاء القضاة
باقلیمه وتوفی سنة احدی واربعین وستمائة وقال الصلاح
الصفدی مات بتبریز سنة خمس وثمانین وقال القاضی تاج الدین
السبکی فی طبقات الکبری کان اماما مبرزا نظارا صالحا الخ
وقال الصلاح الصفدی فی تاریخه قال بی الحافظ نجم الدین

سعید الدهلی توفی القاضی ناصر الدین البیضاوی سنة خمس
وثمانین وستمائة بتبریز ودفن بها وهو صاحب التصانیف
المشهورة البدیعة منها المنهاج فی الاصول وشرحه ایضاً
وشرح مختصر ابن حاجب فی الاصول وشرح الکافیة فی النحو
لابن الحاجب وشرح المنتخب فی الاصول للامام فخر الدین وشرح
المطالع فی المنطق۔

از کتاب تاریخ گزیدہ تصنیف حمد اللہ متوفی در ۷۵۰ھ

القاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن علی البیضاوی تبریز در سنہ خمس و
ثمانین وست مائة درگذشت۔ تفسیر قاضی وشرح مصابیح و غایة القصوی ومنهاج
وطوالع ومصباح در کلام ومرصاد در اصول فقه از مصنفات اوست۔

از کتاب حبیب السیر تصنیف امیر غیاث الدین خوندمیر المتوفی ۹۴۱ھ

ودیگری از جملہ اعیان علما و اعلام و اشراف فضلا و لازم الاحترام قاضی القضاة
ابو سعید ناصر الدین عبد اللہ البیضاوی با ارغون خان معاصر بود و همواره بدرس علوم
معقول ومنقول بتحقیق مسائل فروع واصول مشغولی می فرمود و پدر قاضی بیضاوی
امام الدین عمر بن فخر الدین محمد بن صدر الدین علی الشافعی است و آنجناب نزد والد خود
امام الدین تحصیل علوم دین فرموده بود وسند امام الدین بدو واسطه بحجة الاسلام ابی حامد الغزالی
می رسد و قاضی ناصر الدین بیضاوی را مولفات مفیده و مصنفات پسندیده بسیار است
تفسیر قرآن وغایة القصوی وشرح مصابیح ومنهاج وطوالع ومطالع ومصباح ومرصاد
ونظام التواریخ از آنجملہ است انتقال قاضی ناصر الدین بیضاوی بمتنزهات عالم آخروی

بروایت شیخ جزری درسنہ خمس وثمانین وستمائہ اتفاق افتادہ بقول امام یافعی آنحضرت درسنہ اثنی وتسعین وستمائہ دست داد

از کتاب ہفت اقلیم تصنیف امین احمد رازی در ۱۰۰۲ھ

ایضاً قاضی ناصرالدین است کہ ہموارہ بدرس علوم معقول ومنقول وتحقیق مسائل فروع واصول مشغولی داشتہ۔ والد وی قاضی امام الدین عمر بن فخرالدین علی است کہ بدہ واسطہ بحجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی می پیوندد۔ وقاضی ناصرالدین مولفات پسندیدہ بسیار دارد مثل تفسیر وغایۃ القصوری وشرح مصابیح ومنہاج ومتن طوالع ومطالع ومصباح درکلام مرصاد دراصول فقہ وشرح تنبیہ درچہار مجلد وشرح منتخب وشرح محصول۔ فوتش درشش صد وہشتاد یا نود ودو بودہ۔

(۵) تصحیحات وتنبیہات

جس وقت نظام التواریخ کی کتابت وطباعت کا کام شروع ہوا تو راقم الحروف تاریخ سلطان محمد قطب شاہی کی تصحیح وتبیض میں مصروف تھا جس کی وجہ سے اسکی کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور یہ کام میں نے اپنے ایک کارکن کے تفویض کردیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متن کی قابل اطمینان تصحیح نہ ہوسکی اور اکثر جگہہ غلطیاں باقی رہ گئیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے آخر میں ایک غلط نامہ لگادیا گیا ہے سوا اس کے انساب وسنین کی فہرستوں میں اسماء کی صحت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے ان کی جانب رجوع کرنے سے بھی متن کی اکثر غلطیاں بآسانی درست ہوجاتی ہیں۔

قاضی صاحب نے سلاطین غزنویہ کے بارہ نام شمار کئے ہیں۔ لیکن دیگر تاریخوں سے ان کی تعداد چودہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے انساب کے تحت میں چودہ نام درج کئے ہیں۔

ملوک دیالمہ سے اکثر بادشاہ یکے بعد دیگرے برسر حکومت نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاصر ہیں۔ اور وقت واحد میں ملک کے مختلف قطعات میں ان کی حکومت رہی ہے۔ اس کی توضیح کے لئے انساب و سنین کی فہرست ملاحظہ فرمائیے

قاضی صاحب نے ملوک سلاجقہ کے چودہ نام شمار کئے ہیں لیکن ان کی تفریق نہیں بیان کی ہے۔ ان میں سے پہلے چھ فرماں روا سلاجقہ اعظم کہلاتے ہیں۔ آخر کے آٹھ فرمانروا سلاجقہ کی اس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں جس کی حکومت عراق میں قائم تھی۔

حکیم سید شمس اللہ قادری

انساب وسنین

ملوک عجم

آل فریدون

(۱) فریدون

سلم — تور — ایرج — دختر

تور: زادشم — پشنگ — افراسیاب

ایرج: دختر

دختر: منوچہر یار

(۲) منوچہر

نودر — طہماسپ

نودر: ناب — (۱) کیقباد

طہماسپ: زو — گرشاسب

شاہان کیانیہ

ملوک اخمینیہ

(۱) کیقباد

(۲) کیکاؤس — کیمش

کیکاؤس: سیاوش — فریبرز — طوس

سیاوش: (۳) کیخسرو

کیمش: ارونذ

(۴) لہراسپ

(۵) گشتاسپ

اسفندیار

(۶) بہمن اردشیر

(۷) ہمائی — (۸) داراب

(۹) دارا اصغر

اشک مورث اشکانیان

ملوک اشکانیہ

دارا اصغر
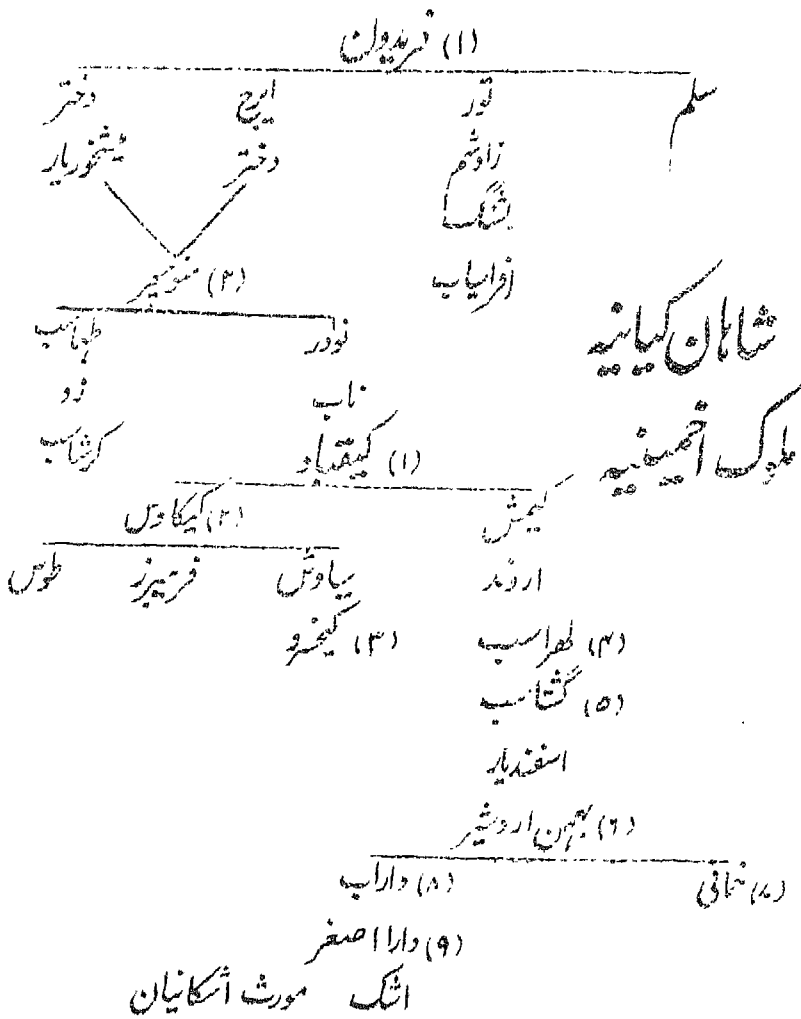
(۱) اشکان

(۲) اشک

۳ شاپور بزرگ

۴ بہرام گودرز

۵ بلاس

نرسی — ۶ ہرمز

بلاس — ۷ بہروز یا فیروز

۹ خسرو — ۸ بلاس

۱۰ خسرو — بلاسان

۱۱ اردوان اول

اشغ

۱ اردوان دوم — ۲ خسرو — ۳ بلاس

۴ گودرز اول

۵ جیرات

۶ نرسی

۷ گودرز دوم

۸ اردوان سوم

ملوک ساسانیہ

سنہ ۲۳۱ء — سنہ ۶۵۱ء

نام	از	تا
۱ - اردشیر بابکان	سنہ ۲۳۱ء	سنہ ۲۴۵ء
۲ - شاپور اول بن اردشیر بزرگ	سنہ ۲۴۵ء	سنہ ۲۷۶ء
۳ - ہرمز اول بن شاپور اول	سنہ ۲۷۶ء	سنہ ۲۷۸ء
۴ - بہرام اول بن ہرمز	سنہ ۲۷۸ء	سنہ ۲۸۱ء
۵ - بہرام دوم بن بہرام اول	سنہ ۲۸۱ء	سنہ ۲۹۸ء
۶ بہرام سوم بن بہرام دوم	سنہ ۲۹۸ء	سنہ ۳۱۲ء
۷ - نرسی بن شاپور بزرگ	سنہ ۳۱۲ء	سنہ ۳۲۰ء
۸ - ہرمز دوم بن نرسی	سنہ ۳۲۰ء	سنہ ۳۲۸ء
۹ - شاپور دوم بن ہرمز دوم	سنہ ۳۲۸ء	سنہ ۴۰۰ء
۱۰ - اردشیر دوم بن ہرمز دوم	سنہ ۴۰۰ء	سنہ ۴۰۴ء
۱۱ - شاپور سوم بن شاپور دوم	سنہ ۴۰۴ء	سنہ ۴۰۹ء
۱۲ - بہرام چہارم بن ہرمز دوم	سنہ ۴۰۹ء	سنہ ۴۲۰ء
۱۳ - یزدجرد اول بن بہرام چہارم	سنہ ۴۲۰ء	سنہ ۴۴۲ء
۱۴ - بہرام گور پنجم بن یزدجرد اول	سنہ ۴۴۲ء	سنہ ۴۶۵ء
۱۵ - یزدجرد دوم بن بہرام گور	سنہ ۴۶۵ء	سنہ ۴۸۳ء
۱۶ - فیروز بن یزدجرد دوم	سنہ ۴۵۳ء	سنہ ۴۸۴ء
۱۷ بلاس بن فیروز	سنہ ۴۸۴ء	سنہ ۴۹۱ء
۱۸ قباد بن فیروز	سنہ ۴۹۱ء	سنہ ۵۳۴ء
۱۹ جاماسب بن فیروز	سنہ ۵۳۴ء	سنہ ۵۳۷ء
۲۰ خسرو نوشیروان بن قباد	سنہ ۵۳۷ء	سنہ ۵۷۷ء
۲۱ ہرمز سوم بن نوشیروان	سنہ ۵۷۷ء	سنہ ۵۸۹ء
۲۲ خسرو پرویز دوم بن ہرمز سوم	سنہ ۵۹۸ء	سنہ ۶۲۲ء
۲۳ شیرویہ بن خسرو پرویز	سنہ ۶۲۶ء	سنہ
۲۴ اردشیر سوم بن پرویز	سنہ ۶۲۶ء	سنہ ۶۲۷ء
۲۵ خسرو بن ارسلان	سنہ ۶۲۷ء	
۲۶ خسرو سوم بن قباد بن ہرمز سوم	سنہ ۶۲۷ء	سنہ ۶۲۹ء
۲۷ پوران دخت بنت پرویز	سنہ ۶۲۹ء	سنہ ۶۳۰ء
۲۸ پرویز خشنوشنید	سنہ ۶۳۰ء	سنہ ۶۳۱ء
۲۹ آزرمی دخت بنت پرویز	سنہ ۶۳۱ء	
۳۰ فرخ زاد بن پرویز	سنہ ۶۳۱ء	
۳۱ - یزدجرد سوم بن شہریار بن پرویز	سنہ ۶۳۱ء	سنہ ۶۵۱ء

ملوک ساسانیہ

۱- اردشیر بابکان

۲- شاپور اول
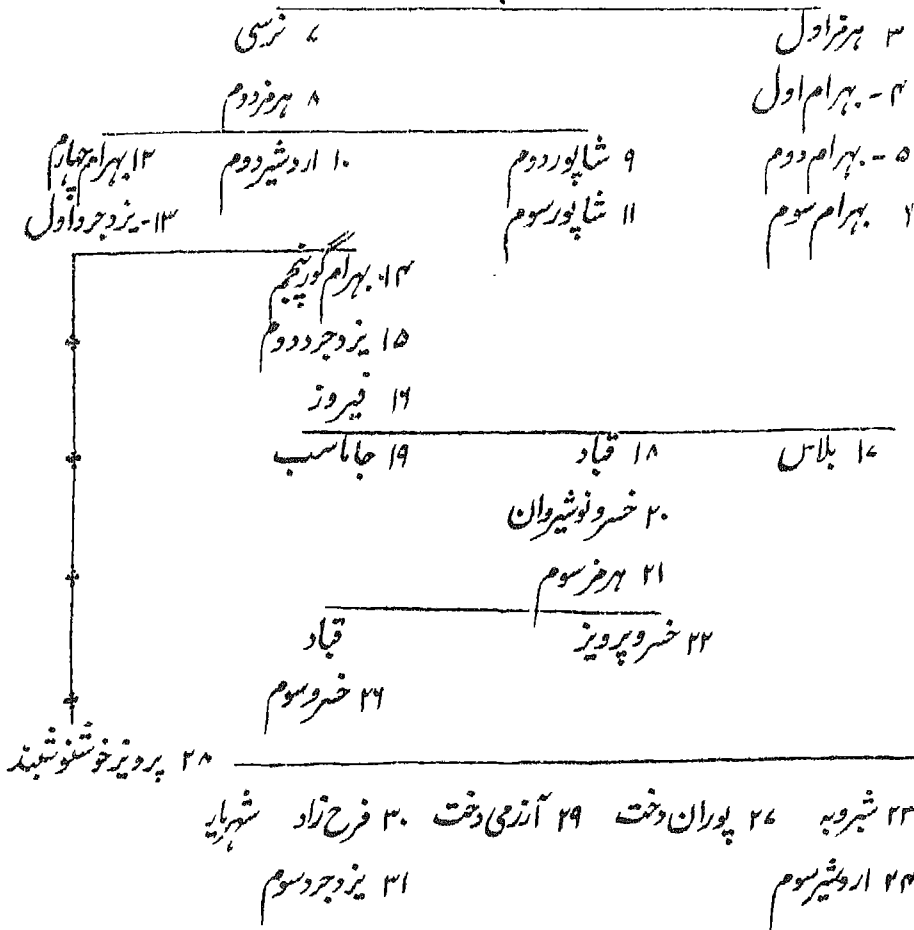
- ۳ ہرمز اول
  - ۴- بہرام اول
  - ۵- بہرام دوم
  - ۶ بہرام سوم
- ۷ نرسی
  - ۸ ہرمز دوم
    - ۹ شاپور دوم
    - ۱۱ شاپور سوم
    - ۱۰ اردشیر دوم
    - ۱۲ بہرام چہارم
    - ۱۳- یزدجرد اول
      - ۱۴ بہرام گور پنجم
      - ۱۵ یزدجرد دوم
      - ۱۶ فیروز
        - ۱۷ بلاس
        - ۱۸ قباد
          - ۲۰ خسرو نوشیروان
          - ۲۱ ہرمز سوم
            - ۲۲ خسرو پرویز
            - قباد
              - ۲۶ خسرو سوم
        - ۱۹ جاماسب

۲۸ پرویز خوشنوشنبد

- ۲۳ شیرویہ
  - ۲۴ اردشیر سوم
- ۲۷ پوران دخت
- ۲۹ آزرمی دخت
- ۳۰ فرخ زاد
- شہریار
  - ۳۱ یزدجرد سوم

خلفائے اربعہ

۱- امیر المومنین ابوبکر الصدیق رض	سنہ ۱۱ھ	سنہ ۱۳ھ
۲- امیر المومنین عمر الفاروق رض	سنہ ۱۳ھ	سنہ ۲۳ھ
۳- امیر المومنین عثمان ذوالنورین رض	سنہ ۲۳ھ	سنہ ۳۵ھ
۴- امیر المومنین علی المرتضیٰ رض امام اول	سنہ ۳۵ھ	سنہ ۴۰ھ

ائمہ اثنیٰ عشر

		ولادت	وفات
۱- حسن بن علی المرتضیٰ	امام دوم	سنہ ۳ھ	سنہ ۴۹ھ
۲- حسین بن علی المرتضیٰ	امام سوم	سنہ ۴ھ	سنہ ۶۱ھ
۳- السجاد زین العابدین علی بن حسین	امام چہارم	سنہ ۳۸ھ	سنہ ۹۴ھ
۴- الباقر محمد بن علی بن حسین	امام پنجم	سنہ ۵۷ھ	سنہ ۱۱۷ھ
۵- الصادق جعفر بن محمد بن علی بن حسین	امام ششم	سنہ ۸۳ھ	سنہ ۱۴۸ھ
۶- الکاظم موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین	امام ہفتم	سنہ ۱۲۸ھ	سنہ ۱۸۳ھ
۷- الرضا علی بن موسیٰ بن جعفر الصادق	امام ہشتم	سنہ ۱۵۱ھ	سنہ ۲۰۳ھ
۸- التقی محمد بن علی الرضا	امام نہم	سنہ ۱۹۵ھ	سنہ ۲۲۰ھ
۹- النقی علی بن محمد التقی	امام دہم	سنہ ۲۲۴ھ	سنہ ۲۵۴ھ
۱۰- العسکری حسن بن علی النقی	امام یازدہم	سنہ ۲۳۲ھ	سنہ ۲۶۰ھ
۱۱- المہدی محمد بن حسن العسکری	امام دوازدہم	سنہ ۲۵۵ھ	سنہ ۲۶۴ھ

مقام سامرا غائب ہو گئے

خلفائے اربعہؓ

شجرۂ قریش

غالب

لوی

کعب

- مرہ
  - کلاب
    - قصی
    - عبدالمناف
      - عبدالشمس
        - امیہ
          - ابی العاص
            - عفان
            - عثمان ذوالنورین
            - امیرالمومنین
            - خلیفہ سوم
          - حرب
            - ابوسفیان
            - معاویہ
            - مورث خلفائے بنی امیہ
      - ہاشم
        - عبدالمطلب
        - ابوطالب
        - علی المرتضیٰ
        - امیرالمومنین
        - خلیفہ چہارم
  - تیم
    - سعد
    - کعب
    - عامرہ
    - عثمان
    - ابوبکر الصدیق
    - امیرالمومنین
    - خلیفہ اول
- عدی
  - زراح
  - قرط
  - عبداللہ
  - ریاح
  - عبدالعزی
  - نفیل
  - خطاب
  - عمر الفاروق
  - امیرالمومنین
  - خلیفہ دوم

ائمہ اثنا عشرؑ

ہاشم

عبدالمطلب

عبداللہ — ابوطالب — عباس

محمد رسول اللہؐ — علی المرتضیٰ — عبداللہ

فاطمۃ الزہراؑ — امام اول — علی

خلیفہ چہارم — محمد

سفاح — منصور

ابوالعباس عبداللہ — ابوجعفر عبداللہ

خلفاے بنی عباس

۲ حسنؑ — ۳ حسینؑ

۴ علی زین العابدینؑ

۵ محمد باقرؑ

۶ جعفر صادقؑ

اسمٰعیل — ۷ موسیٰ کاظمؑ

محمد — ۸ علی رضاؑ

۹ محمد تقیؑ

۱۰ علی نقیؑ

۱۱ حسن عسکریؑ

۱۲ محمد مہدیؑ

خلفائے بنی امیہ

سنہ ۴۱ھ — سنہ ۱۳۲ھ

۱- معاویہ بن ابی سفیان	سنہ ۴۱ھ	سنہ ۶۰ھ
۲- یزید اول بن معاویہ	سنہ ۶۰ھ	سنہ ۶۴ھ
۳- مروان اول بن الحکیم	سنہ ۶۴ھ	سنہ ۶۵ھ
۴- عبدالملک بن مروان	سنہ ۶۵ھ	سنہ ۸۶ھ
۵- ولید اول بن عبدالملک	سنہ ۸۶ھ	سنہ ۹۶ھ
۶ سلیمان بن عبدالملک	سنہ ۹۶ھ	سنہ ۹۹ھ
۷- عمر بن عبدالعزیز بن مروان	سنہ ۹۹ھ	سنہ ۱۰۱ھ
۸- یزید دوم بن عبدالملک	سنہ ۱۰۱ھ	سنہ ۱۰۵ھ
۹- ہشام بن عبدالملک	سنہ ۱۰۵ھ	سنہ ۱۲۵ھ
۱۰ ولید دوم بن یزید دوم	سنہ ۱۲۵ھ	سنہ ۱۲۶ھ
۱۱ یزید سوم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ	
۱۲ ابراہیم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ	سنہ ۱۲۷ھ
۱۳- مروان دوم بن محمد بن مروان	سنہ ۱۲۷ھ	سنہ ۱۳۲ھ

خلفائے بنی امیہ

امیہ

حرب — ابوالعاص

ابوسفیان — حکم

۱- معاویہ اول — ۳ مروان

۲ یزید اول

عبدالعزیز — ۴ عبدالملک — محمد

۷ عمر

۵ ولید اول — ۶ سلیمان — ۸ یزید — ۹ ہشام

۱۱ یزید سوم — ۱۲ ابراہیم — ۱۰ ولید دوم

۱۳ مروان

خلفائے بنی عباس
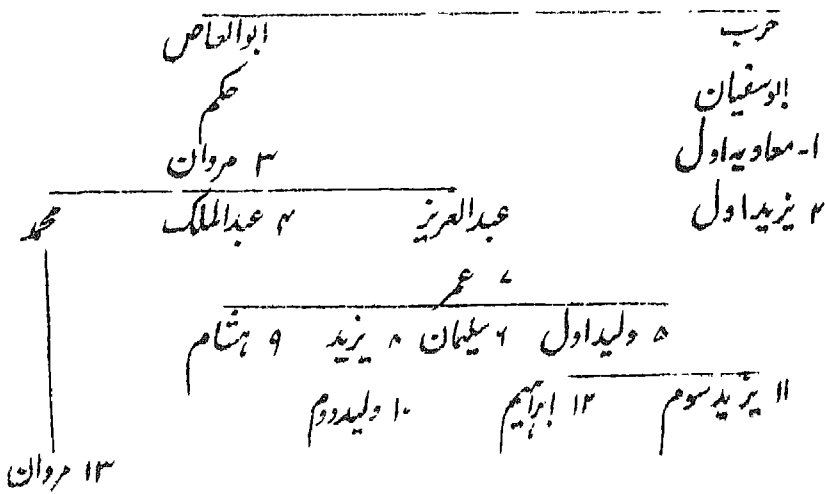
۱۔ السفاح ابوالعباس عبداللہ سنہ ۱۳۲ھ سنہ ۱۳۶ھ
۲۔ المنصور ابوجعفر عبداللہ سنہ ۱۳۶ھ سنہ ۱۵۸ھ
۳۔ المہدی ابوعبداللہ محمد بن المنصور سنہ ۱۵۸ھ سنہ ۱۶۹ھ
۴۔ الہادی ابومحمد موسیٰ بن المہدی سنہ ۱۶۹ھ سنہ ۱۷۰ھ
۵۔ الرشید ابوجعفر ہارون بن الہادی سنہ ۱۷۰ھ سنہ ۱۹۳ھ
۶۔ الامین محمد بن الہارون سنہ ۱۹۳ھ سنہ ۱۹۸ھ
۷۔ المامون ابوالعباس عبداللہ بن الہارون سنہ ۱۹۸ھ سنہ ۲۱۸ھ
۸۔ المعتصم ابوالحسن محمد بن الہارون سنہ ۲۱۸ھ سنہ ۲۲۷ھ
۹۔ الواثق ابوجعفر ہارون بن المعتصم سنہ ۲۲۷ھ سنہ ۲۳۲ھ
۱۰۔ المتوکل ابوالفضل جعفر بن المعتصم سنہ ۲۳۲ھ سنہ ۲۴۷ھ
۱۱۔ المستنصر ابوجعفر محمد بن المتوکل سنہ ۲۴۷ھ سنہ ۲۴۸ھ
۱۲۔ المستعین ابوالعباس احمد بن محمد بن المعتصم سنہ ۲۴۸ھ سنہ ۲۵۱ھ
۱۳۔ المعتز ابوعبداللہ زبیر بن المتوکل سنہ ۲۵۱ھ سنہ ۲۵۵ھ
۱۴۔ المہتدی ابواسحٰق محمد بن الواثق سنہ ۲۵۵ھ سنہ ۲۵۶ھ
۱۵۔ المعتمد ابوالعباس احمد بن المتوکل سنہ ۲۵۶ھ سنہ ۲۷۹ھ
۱۶۔ المعتضد ابوالعباس احمد بن طلحہ بن المتوکل سنہ ۲۷۹ھ سنہ ۲۸۹ھ
۱۷۔ المکتفی ابوعلی محمد بن المعتضد سنہ ۲۸۹ھ سنہ ۲۹۵ھ
۱۸۔ المقتدر ابوالفضل جعفر بن المعتضد سنہ ۲۹۵ھ سنہ ۳۲۰ھ

۱۹۔ القاہر ابومنصور محمد بن المعتضد سنہ ۳۲۰ھ سنہ ۳۲۲ھ
۲۰۔ الراضی ابوالعباس محمد بن المقتدر سنہ ۳۲۲ھ سنہ ۳۲۹ھ
۲۱۔ المتقی ابواسحٰق ابراہیم بن المقتدر سنہ ۳۲۹ھ سنہ ۳۳۳ھ
۲۲۔ المستکفی ابوالقاسم عبداللہ بن المکتفی سنہ ۳۳۳ھ سنہ ۳۳۴ھ
۲۳۔ المطیع ابوالقاسم فضل بن المقتدر سنہ ۳۳۴ھ سنہ ۳۶۳ھ
۲۴۔ الطائع ابوبکر عبدالکریم بن المطیع سنہ ۳۶۳ھ سنہ ۳۸۱ھ
۲۵۔ القادر ابوالعباس احمد بن اسحٰق بن المقتدر سنہ ۳۸۱ھ سنہ ۴۲۲ھ
۲۶۔ القائم ابوجعفر عبداللہ بن القادر سنہ ۴۲۲ھ سنہ ۴۶۷ھ
۲۷۔ المقتدی ابوالقاسم عبداللہ بن القائم سنہ ۴۶۷ھ سنہ [illegible]
۲۸۔ المستظہر ابوالعباس احمد بن المقتدی سنہ ۴۸۷ھ سنہ ۵۱۲ھ
۲۹۔ المسترشد ابومنصور فضل بن المستظہر سنہ ۵۱۲ھ سنہ ۵۲۹ھ
۳۰۔ الراشد ابومنصور جعفر بن المسترشد سنہ ۵۲۹ھ سنہ ۵۳۰ھ
۳۱۔ المقتفی ابوعبداللہ محمد بن المستظہر سنہ ۵۳۰ھ سنہ ۵۵۵ھ
۳۲۔ المستنجد ابوالمظفر یوسف بن المقتفی سنہ ۵۵۵ھ سنہ ۵۵۶ھ
۳۳۔ المستضی ابومحمد حسن بن المستنجد سنہ ۵۶۶ھ سنہ ۵۷۵ھ
۳۴۔ الناصر ابوالعباس احمد بن المستضی سنہ ۵۷۵ھ سنہ ۶۲۲ھ
۳۵۔ الظاہر ابونصر محمد بن الناصر سنہ ۶۲۲ھ سنہ ۶۲۳ھ
۳۶۔ المستنصر ابوجعفر منصور بن الظاہر سنہ ۶۲۳ھ سنہ ۶۴۰ھ

۳۷۔ المستعصم ابومحمد عبداللہ بن المستنصر سنہ ۶۴۰ھ سنہ ۶۵۶ھ

خلفائے بنی عباس

عباس

عبداللہ

علی

محمد

ابراہیم　　۱- السفاح　　۲- المنصور

۳- المہدی

۴- الہادی

۵- الرشید

۸- المعتصم　　۷- المامون　　۶- الامین

۹- الواثق　　۱۰- المتوکل　　محمد

۱۴- المہتدی　　۱۲- المستعین

۱۱- المستنصر　　۱۳- المعتز　　۱۵- المعتمد　　ابواحمد طلحہ

۱۶- المعتضد

۱۷- المکتفی　　۱۸- المقتدر　　۱۹- القاہر

۲۲- المستکفی

اسحق　　۲۰- الراضی　　۲۱- المتقی　　۲۳- المطیع

۲۵- القادر　　۲۴- الطائع

۲۶- القائم

۲۷- المقتدی

۲۸- المستظہر

۲۹- المسترشد　　۳۰- الراشد　　۳۱- المقتفی　　۳۲- المستنجد　　۳۳- المستضی　　۳۴- الناصر　　۳۵- الظاہر　　۳۶- المستنصر　　۳۷- المستعصم

ملوک صفاریہ

۱۔ یعقوب بن لیث سنہ ۲۵۴ سنہ ۲۶۵ | ۲ عمرو بن لیث سنہ ۲۶۵ سنہ ۲۸۷

۳ طاہر بن محمد بن عمرو سنہ ۲۸۷ سنہ ۲۹۰

ملوک سامانیہ

۱۔ اسمعیل بن احمد	سنہ ۲۷۹	سنہ ۲۹۵	۶ منصور اول بن نوح اول	سنہ ۳۵۰	سنہ ۳۶۶
۲ احمد بن اسمعیل	سنہ ۲۹۵	سنہ ۳۰۱	۷ نوح دوم بن منصور	سنہ ۳۶۶	سنہ ۳۸۷
۳ نصر بن احمد	سنہ ۳۰۱	سنہ ۳۳۱	۸ منصور دوم بن نوح دوم	سنہ ۳۸۷	سنہ ۳۸۹
۴ نوح بن نصر	سنہ ۳۳۱	سنہ ۳۴۳	۹ عبدالملک بن نوح دوم	سنہ ۳۸۹	سنہ ۳۹۰
۵ عبدالملک بن نوح	سنہ ۳۴۳	سنہ ۳۵۰	۱۰ اسمعیل بن نوح دوم	سنہ ۳۹۰	سنہ ۳۹۳

ملوک سامانیہ

احمد
۱ اسمعیل
۲ احمد
۳ نصر
۴ نوح اول

۵ عبدالملک اول ۶ منصور اول
۷ نوح دوم

۸ منصور دوم ۹ عبدالملک دوم المنتصر اسمعیل

ملوک غزنویہ

۱	محمود بن سبکتگین	سنہ ۳۸۷ھ - سنہ ۴۲۱ھ
۲	محمد بن محمود	سنہ ۴۲۱ھ
۳	مسعود اول نصر الدولہ بن محمود	سنہ ۴۲۱ھ - سنہ ۴۳۳ھ
۴	محمد بن محمود مکرر	سنہ ۴۳۳ھ - سنہ ۴۳۴ھ
۵	مودود بن مسعود	سنہ ۴۳۴ھ - سنہ ۴۴۱ھ
۶	مسعود ثانی بن مودود	سنہ ۴۴۱ھ
۷	علی بن بہاء الدولہ مسعود اول	سنہ ۴۴۱ھ
۸	عبد الرشید بن محمود	سنہ ۴۴۱ھ - سنہ ۴۴۴ھ
۹	فرخ زاد بن جمال الدولہ	سنہ ۴۴۴ھ - سنہ ۴۵۰ھ
۱۰	ابراہیم ظہیر الدولہ بن مسعود	سنہ ۴۵۰ھ - سنہ ۴۹۲ھ
۱۱	مسعود سوم بن ابراہیم	سنہ ۴۹۲ھ - سنہ ۵۰۸ھ
۱۲	شیر زاد بن مسعود	سنہ ۵۰۸ھ
۱۳	ارسلان شاہ بن سلطان الدولہ مسعود	سنہ ۵۰۹ھ - سنہ ۵۱۲ھ
۱۴	بہرام شاہ	سنہ ۵۱۲ھ - سنہ ۵۴۷ھ
۱۵	خسرو شاہ معز الدولہ	سنہ ۵۴۷ھ - سنہ ۵۵۵ھ

ملوک غزنویہ

سبکتگین

نصر — محمود — یوسف

محمد عماد الدولہ — مسعود اول — عبد الرشید

احمد

مودود — علی — فرخ زاد — ابراہیم

مسعود دوم — مسعود سوم

شیر زاد — ارسلان — بہرام شاہ

خسرو شاہ

ملوک دیالمہ

نمبر	نام	سنہ	نمبر	نام	سنہ
۱	عماد الدولہ علی	۳۲۲ھ – ۳۳۸ھ	۱۰	شرف الدولہ ابوالفوارس	۳۷۲ھ – ۳۷۹ھ
۲	رکن الدولہ حسن	۳۲۳ھ – ۳۶۶ھ	۱۱	صمصام الدولہ ابوکالنجار مرزبان	۳۷۲ھ – ۳۸۸ھ
۳	معز الدولہ احمد	۳۲۳ھ – ۳۵۶ھ	۱۲	بہاء الدولہ ابونصر خسرو	۳۷۹ھ – ۴۰۳ھ
۴	عضد الدولہ ابوشجاع فناخسرو	۳۳۸ھ – ۳۷۲ھ	۱۳	سلطان الدولہ	۴۰۳ھ – ۴۱۵ھ
۵	عز الدولہ علی	۳۶۶ھ	۱۴	مشرف الدولہ	۴۱۱ھ – ۴۱۶ھ
۶	موید الدولہ	۳۶۶ھ – ۳۷۳ھ	۱۵	عز الملوک ابوکالنجار مرزبان	۴۱۵ھ – ۴۴۰ھ
۷	عز الدولہ بختیار	۳۵۶ھ – ۳۶۷ھ	۱۶	الملک الرحیم ابونصر خسرو فیروز	۴۴۰ھ – ۴۴۷ھ
۸	فخر الدولہ ابوالحسن علی	۳۷۳ھ – ۳۸۷ھ	۱۷	ابومنصور فولاد ستون	۴۴۰ھ – ۴۴۸ھ
۹	مجد الدولہ ابوطالب رستم	۳۸۷ھ – ۴۲۰ھ	۱۸	ابوعلی کیخسرو	۴۴۸ھ – ۴۸۷ھ

ملوک دیالمہ

بویہ

۱۔ عماد الدولہ علی ۔ ۲ رکن الدولہ حسن ۔ ۳ معز الدولہ احمد

۷ عز الدولہ بختیار

۴ عضد الدولہ خسرو ۔ ۵ عز الدولہ علی ۔ ۶ موید الدولہ ۔ ۸ فخر الدولہ علی

مجد الدولہ رستم ۔ شمس الدولہ محمد ۔ عز الدولہ

شرف الدولہ ۔ صمصام الدولہ ۔ بہاء الدولہ

جلال الدولہ ۔ مشرف الدولہ ۔ سلطان الدولہ

عز الملوک ابوکالنجار مرزبان

ابونصر خسرو ۔ فولاد ستون ۔ ابوعلی کیخسرو

ملوک سلجوقیہ

۱- رکن الدین ابو طالب طغرل بک ۴۲۹ھ - ۴۵۵ھ	۸- رکن الدین طغرل ۵۲۵ھ - ۵۲۹ھ
۲- عز الدین ابو شجاع الپ ارسلان ۴۵۵ھ - ۴۶۵ھ	۹- غیاث الدین ابو الفتح مسعود ۵۲۹ھ - ۵۴۷ھ
۳- معز الدین ابو الفتح ملک شاہ ۴۶۵ھ - ۴۸۴ھ	۱۰- مغیث الدین ابو الفتح ملک شاہ ۵۴۷ھ
۴- رکن الدین ابو المظفر برکیارق ۴۸۵ھ - ۴۹۸ھ	۱۱- غیاث الدین ابو شجاع محمد ۵۴۸ھ - ۵۵۵ھ
۵- غیاث الدین محمد ۴۹۸ھ - ۵۱۱ھ	۱۲- معز الدین ابو الحارث سلیمان شاہ ۵۵۵ھ
۶- معز الدین ابو الحرث سنجر ۵۱۱ھ - ۵۵۲ھ	۱۳- رکن الدین ارسلان بن محمد ۵۵۶ھ - ۵۷۳ھ
۷- مغیث الدین ابو القاسم محمود ۵۱۱ھ - ۵۲۵ھ	۱۴- مغیث الدین طغرل ۵۷۳ھ - ۵۹۰ھ

ملوک سلجوقیہ

سلجوق

میکائیل

طغرل — چغر

الپ ارسلان

ملک شاہ

برکیارق — سنجر

محمود — طغرل — مسعود

ملک شاہ — مسعود — محمد

سلیمان شاہ

ارسلان

طغرل

آتابکان سلغریہ

۱۔ مظفر الدین سنقر	سنہ ۵۴۳ھ سنہ ۵۵۶ھ	۶۔ مظفر الدین ابوبکر	سنہ ۶۲۳ھ سنہ ۶۵۸ھ
۲۔ مظفر الدین زنگی	سنہ ۵۵۶ھ سنہ ۵۷۱ھ	۷ مظفر الدین سعد	سنہ ۶۵۸ھ
۳۔ مظفر الدین تکلہ	سنہ ۵۷۱ھ سنہ ۵۹۱ھ	۸ مظفر الدین محمد	سنہ ۶۵۸ھ سنہ ۶۶۰ھ
۴۔ مظفر الدین طغرل	سنہ ۵۹۱ھ	۹ مظفر الدین	سنہ ۶۶۰ھ
۵۔ مظفر الدین سعد	سنہ ۵۹۱ھ سنہ ۶۲۳ھ	۱۰ مظفر الدین سلجوق شاہ	سنہ ۶۶۰ سنہ ۶۶۲ھ
		۱۱۔ مظفر الدین آبش	سنہ ۶۶۲ھ سنہ ۶۸۶ھ

آتابکان سلغریہ

مودود

۱۔ سنقر ——— ۲۔ زنگی

۴۔ طغرل ——— ۳۔ تکلہ ——— ۵۔ سعد

۶۔ ابوبکر ——— ۸ محمد ——— سلغر

۷۔ سعد ——— ۱۱۔ ابش خاتون ——— ۱۰ سلجوق ——— ۹ محمد

شاہان خوارزم شاہیہ

۱۔ خوارزم شاہ محمد	سنہ ۴۹۰ھ سنہ ۵۲۱ھ	۴ سلطان شاہ بن ارسلان	سنہ ۵۶۸ھ
۲۔ خوارزم شاہ اتسز	سنہ ۵۲۱ھ سنہ ۵۵۱ھ	۵ سلطان علاء الدین تکش	سنہ ۵۶۸ھ سنہ ۵۹۶ھ
۳ ارسلان بن اتسز	سنہ ۵۵۱ھ سنہ ۵۶۸ھ	۶ سلطان محمد بن تکش	سنہ ۵۹۶ھ سنہ ۶۱۷ھ

۷۔ سلطان جلال الدین بن محمد سنہ ۶۱۷ھ سنہ ۶۲۸ھ

شاہان خوارزم شاہیہ

نوشتگین

۱ محمد

۲ اتسز

۳ ارسلان ——— تکش

۴ سلطان شاہ

محمد

جلال الدین ——— غیاث الدین

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد و ثنا و آفرین بی منتها آفریدگاری را که بیک امر کن عالم ارواح و اشباح پیدا کرد و اجرام فلکی و اجسام عنصری از عدم بفضای وجود آورد. صانعی که طباق افلاک برافراشت و بساط خاک را با زهار و انوار بیاراست. قادری که از صخرهٔ صما گل رعنا برویانید و در تضاعیف سحاب آتش و آب تعبیه گردانید. و بر صفحات لعاب صورت جانوران بنگاشت. و آدمی زاد را بزیور عقل و زینت نطق اختصاص داد. تا بدان تاج کرامت و خلعت خلافت یافت. و او را از نتایج الوان و موالید ارکان برگزید. و زمین و زمان را او را البته تسخیر ایشان کشید. و درود بی شمار بر پیغمبر محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم که جهانیان را از زاویهٔ بطالت و ضلالت برهانید. و بر آنانی که وی را پی کردند و ما را راه نمودند.

اما بعد چنین گوید امام معظم عالم و فاضل ناصر الحق والدین ابو سعید عبد الله بن قاضی القضات المغفور امام الدین ابو القاسم عمر بن امام السعید فخر الدین ابی الحسن علی البیضاوی که این مختصریست مشتمل بر ذکر مشاهیر انبیا و سلاطین عظام و ملوک کرام و شطری از احوال ایشان بر وجه ایجاز چنانک خواننده ملول نباشد و انچه این علم را لابد است تمامت ایراد کرده آمد و این را از تاریخهای معتبر فراهم آوردم و نظام التواریخ نام کردم و دران سلسلهٔ حکام و ملوک ایران زمین که طول آن از فرات ست تا بجیحون بلک از دیار عرب تا حدود خجند چنانک یاد کرده اند من الآن آدم علیه السلام الی یومنا هذا و هو الحادی والعشرون فی شهر الله الحرام المحرم سنه اربع

وسبعین وستمائۃ من الہجرۃ النبویہ بر سبیل اتصال آوردم و آن را بر چہار قسم نہادم۔ و بزبان فارسی ساختم تا فوائد آن عام تر باشد۔ واللہ سبحانہ ہو الموفق والہادی۔

و ہذا فہرست الکتاب

قسم اوّل

دربیان احوال وشرح آثار انبیاء واصفیاء واوصیاء وحکامی که از اوّل دور آدم تا آخر ایام نوح بوده اند

عدد ایشان ده تن ومدت ایشان قریب دو هزار و پانصد سال

آدم صفی اللہ علیه السّلام — شیث بن آدم

انوش بن شیث — قینان بن انوش

مهلائیل بن قینان — یرد بن مهلائیل

اخنوخ بن یرد وهو ادریس علیه السّلام — متوشلخ بن اخنوخ

لمک بن متوشلخ — نوح بن لمک علیه السّلام

آدم صفی اللہ علیه السّلام

علماء تواریخ آورده اند که آدم و حوا علیهما السّلام چون از عالم علوی بعالم سفلی نقل کردند و از بهشت باقی بدین جهان فانی پیوستند، و بزمین هند فرود آمدند و آنجا تنگ مقام ساختند و نهصد و چند سال زیستند و خواهی نوبت که آبستن شدی پسری و دختری آوردی و ماده هر بطنی با نر بطن دیگر دادی پس خواست که توام قابیل در ربقهٔ نکاح هابیل آرد، و قابیل با وی میل داشت و مانع گشت و او را هلاک کرد، و هابیل بیست ساله بود، و قابیل بیست و پنج ساله و سنت قتل در بنی آدم نهاد،

وآدم علیہ السّلام بداغ فراق سوختہ شد ومتحیر ومبتلا درجہان می گردید وبزبان سُریانی شعری میخواند کہ ترجمہ آن اینست شعر

تغیرّت البلاد و من علیہا　　و وجہ الارض مُغبر قبیح
تغیرّ کل ذی لون وطعم　　وقل بشاشتہ الوجہ الملیح

تا باری تعالیٰ شیث بوی وا دبدان تسلّی گشت۔

چون سال وی از نہصد بگذشت یازدہ روز مریض شد پس بجوار حق پیوست وحوا بعد از وی سالی دیگر بزیست وہر دو را درزمین ہند دفن کردند، وگویند بکوہ ابوقبیس وطائف گویند کہ نوح علیہ السّلام بوقت طوفان اجزا ایشان برداشت باخود وبعد از زوال آن بزمین بیت المقدس دفن کرد وقصہ آفرینش وی وسجدہ ملائکہ ووسوسہ ابلیس واخراج ایشان از بہشت مشہور است ودر قرآن مجید مذکور، وآن از شرح مستغنی وہی خلیفۃ اللہ۔

شیث بن آدم

آدم چون اجلش دررسید، وخطاب ارجعی بگوش ہوش شنید، شیث را وصی کرد، وگیان را بطاعت ومتابعت او فرمود، وباری تعالیٰ او را خلعت رسالت داد، وتاج نبوت بر تارک میمونش نہاد، ومدت چہل دو سال عالم را با نوار شرع وآثار عدل منور ومزین گردانید، وسالش بہ نہصد ودوازدہ سال کشید، عمرش بفرجام رسید، ودرجوار آنوینس دفن کردند۔

انوش بن شیث

چون شیث آثار ضعف وانکسار درخود بدید، انوش را وصی گردانید، وریاست اولاد آدم با وداد، وزمام امور سیاست درقبضہ تصرف وی نہاد، وبرعایت رعیت وصیت فرمود پس قریب ششصد سال بدان قیام نمود آنگاہ عمرش بسری شد وگویند عمرش ہم نہصد بود۔

قینان بن انوش

بحکم وصیت برجای پدر بایستاد، و بمراسم پیشوائی و سرداری قیام نمود، و هیچ قدر از متابعت و اقتفار آثار آبار بزرگوار تجاوز و انحراف نکرد، و قریب نود و پنج سال در ان بسر برد، و در وقت وفات پسر بزرگ ترین را عقد وصایت و عهد ولایت استوار کرد، و در گذشت و گویند عمر او نهصد و ده سال بوده است.

مهلائیل بن قینان

در زمان او بنی آدم بسیار شده ند، و از انبوهی در زحمت بودند، بس مهلائیل ایشان را در اقطار زمین متفرق گردانید، و خود با ولاد شیث علیه السلام بزمین بابل آمد و شهر سوس ساخت و بابل نیز گویند که وی آباد کرده است، و پیش از وی شهر نساخته بودند، و ماوای بنی آدم در مغارها و بیشه ها بودند نهصد و بست و شش سال بزیست، و یرد را وصی کرد، و در گذشت و در بعضی تواریخ آورده اند که عمر او هشتصد و نود و پنج سال بود.

یرد بن مهلائیل

بعد از پدر خلافت وی قیام نمود، او را فرزند بسیار بودند، و از ایشان یکی اخنوخ بود و مدت عمر او نهصد و شصت و دو سال بود و در آخر عمر اخنوخ را وصی کرد.

اخنوخ بن یرد

چنین گویند که در ایام یرد بتها ساختند، و به عبادت آن مشغول شدند، بس باری تعالی با خنوخ که او را ادریس گویند، وحی فرستاد، تا مردمان را دعوت کند و از بت پرستی باز دارد،

وچنین گویند کہ سنت جہاد وحی وی نہاد کہ با اولاد قابیل مقابلہ کرد و زنان وکودکان ایشان را بردہ آورد و استنباط خیاطت او کردہ است، وچون سیصد وشصت پنج سال از عمر او بگذشت باری تعالیٰ او را بآسمان برد، وآنجاست۔

متوشلخ بن اخنوخ

مرد موحد بود وبسیاری بواسطہ ارشاد او از بت پرستی تبرّا نمودند۔

نوح بن لمک

چنین گویند ابن عباسؓ کہ چون عمر نوح بہ چہارصد وہشتاد سال رسید، او را وحی آمد ومدت صد وبیست سال دعوت خلق کرد، و درین مدت ہشتاد تن بوی ایمان آوردند، پس باری تعالیٰ طوفان فرستاد، او باین ہشتاد تن در کشتی نشستند وخلاص یافتند، وبعد از طوفان سیصد سال دیگر بزیست، واز ین ہشتاد تن سہ تن پسر نوح بودند، سام وحام ویافث سام پدر ایرانیان واہل عجم حام پدر ہندیان وزنگیان وحبشیان وبربریان۔ ویافث پدر ترکان وباقی اولاد شیث علیہ السلام بودند، او را پسر دیگر بود یام نام او کافر بود، در طوفان ہلاک شد، وچنین گویند کہ این جمیع کہ با نوح بودند ایشان نیز بعد از طوفان وفات یافتند ونوح باین سہ پسر بماند و انتشار بنی آدم بعد از طوفان باین سہ تن است واللہ اعلم عند اللہ۔

قسم دوم

در ذکر ملوک فارس و مشاہیر انبیاء و اکابر علماء کہ در ایام ایشان بودہ اند

اتفاق ست کہ جملہ ملوک فرس چہار طبقہ اند، ہمہ از یک اصل، وعدد ایشان با ضحاک علوانی و افراسیاب تورانی، ہفتاد و یک تن و مدت ملک ایشان تا روزگار اطیخس رومی چہار ہزار و صد و ہشتاد و یک سال و چند ماہ بود و طبقات ایشان این ست۔

طبقہ اول ۔ پیشدادیان با ضحاک و افراسیاب یازدہ تن مدت ملک ایشان دو ہزار و پانصد و شصت و ہشت سال۔

طبقہ دوم ۔ کیانیان عدد ایشان نہ تن مدت ملک ایشان ہفصد و سی و ہشت سال

طبقہ سیوم ۔ اشغانیان عدد ایشان بیست تن مدت ملک ایشان چہار صد و بیست و سہ سال۔

طبقہ چہارم ۔ ساسانیان عدد ایشان سی و یک بادشاہ مدت ملک ایشان چہار صد و بیست و نہ سال۔

طبقه اوّل - در ذکر پیشدادیان

(۱) کیومرث	چهل سال	(۲) هوشنگ	چهل سال
(۳) طهمورث	سی سال	(۴) جمشید	هفصد و شانزده سال
(۵) ضحاک	هزار سال	(۶) افریدون	پانصد سال
(۷) منوچهر	صد و بیست سال	(۸) نوذر پسر منوچهر	شصت سال
(۹) افراسیاب	دوازده سال	(۱۰) زو بن طهماسب	سی سال
(۱۱) گرشاسب	بیست سال		

کیومرث

بادشاه اول ست، باتفاق ارباب تواریخ اول کسی که بادشاهی کرد و این بادشاهی بجهان آورد کیومرث بود و مغان گویند که او آدم است و دیگر مورخان ایشان را از اولاد شمارند، و امام جهان ابو حامد محمد الغزالی قدس الله روحه در کتاب نصایح الملوک آورده است که وی برادر شیث علیه السّلام است و جمعی دیگر گویند که اولاد نوح است علیه السّلام و این ظاهرتر ست ازبرای آنکه اتفاق است که ابراهیم خلیل علیه السّلام در زبان ضحاک علوانی بوده است، واز ایام ضحاک تا عهد کیومرث قریب هزار سال ست، واز دور ابراهیم خلیل تا زمان طوفان قریب هزار و چهارصد سال، و همچنین اتفاق کردند که موسیٰ علیه السّلام در ایام دولت منوچهر بوده است و از دور او تا زمان کیومرث بقول عجم قریب دو هزار و دویست سال است، و بقول علمای بنی اسرائیل از ایام موسیٰ تا وقت طوفان قریب این مقدار باشد دوم آنکه نسابهٔ عجم ضحاک را نسبت به عاد برند که پدر عرب بوده است

وهوشنگ از نبیرگان کیومرث که اصل عجم بوده است، و نسابه عرب نسبت او به ارم برند از اولاد سام بن نوح که پدر عرب بود، برادر ارفخشد که پدر فرس بوده است، و توافق میان این هردو نقل آنست که هوشنگ ارفخشد، و کیومرث حام بن یافث است، و این قول ضعیف است که یافث پدر ترک است والعلم عند الله فی الجمله باجماع کیومرث اول پادشاهانست و گویند که ابتداء بنیاد کردن شهر او کرد، و در جهان دو شهر بنیاد نهاد یکی اصطخر و بیشتر اوقات آنجا مقام ساختی، دوم شهر دماوند و گاه گاه آنجا نیز بودی و او را پسری بود سیامک نام بر دست دیوان کشته شد، پس کیومرث لشکر کرد و پسرزاده را هوشنگ با خود ببرد و دیوان را هلاک کرد و مدت هزار سال بزیست اما قریب چهل سال پادشاهی کرد، و بعد از خود نبیره را هوشنگ بن سیامک ولی عهد کرد۔

هوشنگ

پادشاهی بود با علم و داد و کتابی در حکمت عملی دارد و آن را جاویدان خرد گویند و شطری ازان خواجه حسن بن سهیل وزیر مامون یافته و بزبان عربی آورده و شیخ ابوعلی مسکویه در کتاب اداب العرب والفرس تضمین کرده و مطالع آن دلیلی ظاهر است بر حصانت نفس و کمال فضل او، و عجم دعوی کنند که پیغامبر بوده و از غایت معدلتش "پیش داد" لقب کردند و مدت چهل سال پادشاهی کرد و تاج بر سر نهاد و از سنگ آهن بیرون آورد، و ازان سلاح ساخت و در عمارت اصطخر که دار الملک بود بیفزود، و دو شهر دیگر بنا کرد سوس و بابل و جمعی گویند که بابل ضحاک ساخته است و در بعضی از تواریخ آورده اند که او طریق تجرد سپردی و همواره در کوهها بعبادت مشغول بودی جمعی از دیوان در حالت سجود سنگی بر سر وی زدند و برا هلاک کردند پس طهمورث مدتها تفحص میکرد و نمی شکیبد، تا شبی در خواب از حال وی آگاهی یافت و روزگار آهنگ آن جمع کرد و از ایشان کینه باز خواست و ایشان را هلاک کرد، و در مقام شهری بنا کرد و آن شهر بلخ است۔

طهمورث بن انوجهان

چون هوشنگ در گذشت نبیرهٔ وی طهمورث که ولی عهد وی بود بر جای وی بنشست و برعایت خلایق و حمایت ولایت قیام نمود و طریق عدل و نصفت در پیش گرفت و مدت سی سال پادشاهی کرد، و شهر نشاپور از فارس و کهندژ از مرو و در خطهٔ اصفهان شهر جی و سناروبه بنا کرد و اندر زمان وی قحطی پیدا گشت و منعمان را فرمود که بطعام شبانگاه قناعت کنند و خورش بامداد بدرویشان دهند و سنت روزه بنهاد و چنین گویند که وبائی عظیم ظاهر گشت و هر کرا عزیزی می رفت صورتی می ساخت و بدعت بت پرستی از آن برخاست، و گویند نوشتن و خواندن او پنیاد کرد، و در تاریخی چنان یافته شد که بعد از هوشنگ ششصد سال جهان را پادشاهی و کدخدا نبود، تا او جمعی را تبع خود گردانید و پادشاهی بدست آورد۔

جمشید بن انوجهان

طهمورث را فرزند نبود جمشید برادر وی بود و بروایت برادرزاده، و بغایت جمال و فر و بها بود، و در علم و عقل مشار الیه عقلای فرس بر وی جمع شدند، و او را بپیشوائی و ملکی گزیدند و کمر مطاوعت او بستند پس او بتدبیر امور و ترتیب ادوات و آلات حرب و استنباط صنایع مشغول شد و شهر اصطخر را که دار الملک بود بزرگتر گردانید، چنانکه طول آن از صحرای حد خضر کیما بود تا آخر رامجرد بقدر دوازده فرسنگ در طول ده فرسنگ در عرض و بنائی عظیم در آن بساخت و امروز طاق و ستونهائے آن مانده و آن را چهل منارہ خوانند و کس در جهان مثل آن عمارت نشان نداده است و چون این عمارت تمام گشت جمله ملوک و اکابر اطراف بخواند و در آن ساعت که آفتاب بنقطهٔ اعتدال ربیعی رسید در آن خانه بر تخت نشست، و همگنان را بعدل و شفقت وعده داد، و آن روز را "نوروز" نام کردند و مدت پادشاهی وی قریب به هفتصد سال

رسید در طلب نعمت گرفت و سودائی حماقت و تجبر بر وی غلبه کرد، و جهانیان را بعبادت خویش فرمود، و بتان بصورت خویش بساخت، و باقالیم فرستاد تا آن را می پرستند، پس باری تعالی شداد عاد را غلبه داد تا برادرزاده خود ضحاک بن علوان را بفرستاد، تا جمشید را قمع کرد، و پاره پاره کرد۔

حکایت عادیان، بدانکه ارم برادر ارفخشد را هفت پسر بود عاد و ثمود و صحار و طسم و جدیس و جاسم و بار عاد بیمن شد و ثمود بمیان حجاز و شام مقام ساخت و طسم بعمان و بحرین فرود آمد و جدیس بزمین یمامه و صحار باراضی طی و جاسم بمیان حرم و بار بزمینی که بروی واخوانند و اولاد عاد بسیار شدند و مستولی گشتند و مهتر ایشان عملیق بن عاد بود چون وی درگذشت از پسران وی شداد و شدید پادشاه گشتند و بر جهانیان غلبه کردند و ضحاک را بزمین فارس و بابل فرستادند تا جمشید را قهر کند و آنجا که فرو گرفت و آغاز ستم و جور کردند پس باری تعالی هود بن خالد بن الخلود بن عوض بن عملیق پیغامبری فرستاد و عادیان را دعوت کرد و شداد بوی التفات نکرد تا بلائی آسمانی بوی رسید و با دیگر معاندان به ریح العقیم هلاک شدند و مرثد بن شداد بنشست و هود علیه السّلام بگرویده و بادی در حضرت موت می بود و از انجا درگذشتند۔

فریدون بن اثفیان

از اسباط جمشید بود و پدران او از ضحاک گریخته بودند و در سیانه شبانان می بودند چنین گویند که چون قرب هزار سال ضحاک پادشاه ایران زمین بود و بهوان بر رعیت ستم میکرد و نیز در آخر الامر دو سلعه بشکل دو مار از دوشهاروی بر آمد و وجع آن بمغز سر آدمی ساکن میشد، و آن برای طلا آن خلقی بسیار بقتل آوردند، کاوه آهنگر از اصفهان بجهت آنکه دو پسر وی کشته بود خروج کرد، و پوست آهنگران بر سر چوب کرد، و ضحاک را دشنام داد، و خلقی بسیار

بروی جمع شدند، و روی بضحاک کردند، و ضحاک از ایشان بگریخت، پس ایشان فریدون را طلب کردند و به پادشاهی نشاندند، و ضحاک را باز دست آوردند، و قتل کردند، و آن چوب را بفال داشتند، و درفش کاویان لقب کردند و فریدون آهنگر کاویان را امیر کرد و ایشان را متفرق گردانید، و بر مملکت ایشان مستولی گشتند، و عزم دیگر مواضع کرد و بیشتر معمورهٔ عالم بگشود و تمامت رعیت در ظل رافت و معدلت خویش بداشت، جملهٔ ممالک به پسران سه‌گانه قسمت کرد، روم و مغرب تا حدود یمن بسلم داد و ترکستان و چین بتور، و پارس و عراق و قهستان و خراسان با یرج داد سبب آنکه او را دوست‌تر می‌داشت پس ایشان هر دو متفق شدند و ایرج را بکشتند، بعد از مدتی منوچهر که از نژاد ایرج بود با شارت فریدون برفت، و چون جدا از ایشان باز خواست، پس عمر فریدون سپری شد و مدت ملکش پانصد سال بود۔

منوچهر

جمعی گویند که دخترزادهٔ ایرج بوده است، و جمعی گویند پسرزاده۔ چون پسر فریدون درگذشت منوچهر بحکم ولی‌عهدی بپادشاهی بنشست۔ و به هر اقلیمی پادشاهی و به هر دهی دهقانی فرستاد۔ و نهر فرات را حفر کرد۔ و آب بعراق آورد۔ و بستانها ساخته و انواع اشجار و ریاحین از بیشه‌ها و کوهها بدان نقل کرد۔ و بعمارت مشغول بود و ایام دولتش بشصت سال رسید۔ و در آن ایام افراسیاب از نسل تور بود آهنگ وی کرد با لشکر عظیم۔ منوچهر از وی بگریخت بطبرستان شد۔ و افراسیاب از پی نتوانست رفت پس صلح کردند۔ بر آنکه ماوراء جیحون افراسیاب را باشد و ترکستان و ختن منوچهر را بازگشت۔

دهم در زمان وی باری تعالی شعیب را علیه السلام با ولاد مدین بن اسمعیل بن ابراهیم فرستاد و موسی و هرون علیهما السلام بفرعون، و نام این فرعون ولید بن مصعب

و از اولاد عادیان بود که شداد او را بجا کمی مصر فرستاده بود۔ و قصه ایشان مشهور است۔
افراسیاب بعد از وفات منوچہر بفارس آمد و مدت دوازده سال بقتل و خرابی
مشغول شد۔

زاب بن طہماسب

از اسباط منوچہر بود۔ چون خروج کرد افراسیاب از و بگریخت و باز و رحدود خود رفت
و اصلاح فساد و خرابی افراسیاب مشغول شد۔ و رود آب بعراق آورد که آن را زابین
گویند و سی سال بعدل و رای بسر برد پس مملکت برادر زاده را داد۔

کرشاسف

برادر زاده زاب بیست سال بادشاہی کرد۔ رستم دستان از نسل او بود۔ مادرش
از نسل بنیامین بن یعقوبؑ بود۔

طبقہ اول۔ در ذکر کیانیان

مدت ملک ایشان ہفت صد و سی و ہشت سال بود۔ و عدد ایشان نہ بادشاہ
و اسکندر رومی در آخر ایام ایشان بوده است و مدت ملک او سیزده سال بوده است۔

(۱) کیقباد	صد و بیست سال	(۲) کیکاؤس	صد و پنجاه سال
(۳) کیخسرو	شصت سال	(۴) لهراسف	صد و بیست سال
(۵) گشتاسف	صد و بیست سال	(۶) بہمن	صد و دوازده سال
(۷) ہمای بنت بہمن	سی و نہ سال	(۸) دارا بن بہمن	دوازده سال

(۹) دارا بن دارا   چهارده سال

کیقباد

او اول کیانیان ست۔ واز اسباط نوذر بن منوچهر بوده است و مدت صد و بیست سال بادشاهی کرد و همواره برکنارهٔ جیحون بودی و با ترک محاربت کردی واز پیغمبرانی که در زمان او بوده اند حزقیل والیاس والیسع وسموئیل علیهم السلام بوده اند۔

کیکاوس

پسر زادهٔ کیقباد۔ در بلخ مقام داشت۔ مدت صد و پنجاه سال بادشاهی کرد۔ در کمال شجاعت یگانه بود۔ گویند پسر کیکاوس ولی عهد او بود۔ و نام او سیاوش واز رستم دستان تربیت یافته بود۔ و زن کیکاوس بروی عاشق شد۔ و پدر بروی متغیر شد۔ پس سیاوش پیش افراسیاب رفت و دختری را زن کرد و برادر افراسیاب سعایت وی کرد۔ تا او را بقتل آوردند و زنش بعد از دو سه ماه پسری آورد و نامش کیخسرو کرد۔ او در ترکستان پرورش یافت۔ تا بحد بلوغ رسید۔ آنگاه گیو در از اصفهان برفت و او را با مادرش بفارس آورد۔ و چنین گویند که موی فروگذاشتن و جامه کبود پوشیدن مردان و زنان به تعزیت سیاوش در میان خلق باقی مانده است واز پیغمبران و حکیمان که در زمان وی بوده اند داود و سلیمان و لقمان علیهم السلام بوده اند' واز آثار وی آنست در صد در بابل بساخت و این ساعت آن را تل عقرقون گویند۔

کیخسرو

بن سیاوش۔ چون کیخسرو بدین جانب آمد کیکاوس بغایت پیر بود و بادشاهی بومی

باز گذاشت۔ و او بر تخت بنشست و خطبه کرد۔ کیخسرو چون بپادشاهی بنشست همگنان را بعدل و عاطفت وعده داد۔ و عم خویش فریبرز و طوس را که از ابنا ملوک بود با لشکر تمام بجنگ افراسیاب فرستاد و یک نوبت دیگر خود برفت۔ و ایشان از مقاومت عاجز آمدند پس رستم دستان را با جمعی دیگر بمعاونت ایشان فرستاد۔ و نیز گویند که کیخسرو و میان ایشان محاربات عظیم رفت و باخرالامر شیده پسر افراسیاب با لشکری تمامتر پیش خوارزم آمد و کیخسرو را بمبارزت خواند کیخسرو با و محاربت کرد۔ و باول ضربت شیده را هلاک کرد۔ و آن حرب را خوارزم خوانند و آن زمین را بدان نام کردند۔ پس افراسیاب بگریخت و بآذربایجان رفت و آنجا که گرفتار شد۔ و کیخسرو او را بقتل آورد۔ و دل از کینه صافی کرد۔ پس چون ایام دولتش شصت سال رسید لهراسب را وصی و ولی عهد کرد۔ و خود کرانه گرفت و ناپیدا گشت۔ بوجه که کس ندانست او متابع سلیمان علیه السّلام بود۔ و بدین وی بود۔ و از غایت خداپرستی بکوه بعبادت رفت و در رمه بمرد۔ و جمعی گویند که سلیمان علیه السّلام آهنگ وی کرد۔ و او از اصطخر بگریخت و به بلخ رفت و آنجا هلاک شد و از مشاهیر حکما که در عصر وی بوده اند فیثاغورث بوده است تلمیذ داؤد نبی و لقمان حکیم بوده است۔

لهراسب

نبیرهٔ برادر کیکاؤس است، و مقام او بیشتر ببلخ بودی، و همواره بتسخیر ملوک و ممالک مشغول بودی، تا بیشتر ممالک بگشود و ایام پادشاهی وی بصد و بیست سال رسید، و ضعف پیری بر وی اثر کرد پس پسر خویش را قائم مقام خویش گردانید، و از مشاهیر انبیا که در عهد وی بوده اند عزیز و ارمیا و دانیال علیهم السّلام و رحبعیم بن سلیمان بن داؤد و بخت نصر بن کیولی که بمحاربت رحبعیم بن سلیمان رفت و بیت المقدس را و نوبت با زمین راست کرد، کاشته وی بود بر زمین بابل گویند بخت النصر و دانیال نبی را اسیر کرد و بعد ازان او را رها کرد، و بنی اسرائیل باز به بیت المقدس

فرستاد، ایشان بیت المقدس را باز عمارت کردند، ولشکر کشیدند بحرب بخت نصر بطرف خراسان گریخت و بقلعه سوس متحصن شد، و دانیال عقب او رفت و در انجا دانیال را اجل فرا رسیده مدفن او اکنون آنجاست والعلم عندالله۔

گشتاسب بن لهراسب

در زمان وی زردشت بدین مجوسی دعوت کرد، و مردمان را از دین صابیان باز داشت، و در کوه نخشب از اصطخر مقام ساخت، و درین کوه و حوالی آن صورتها و خمها باشد، و مدفن ملوک عجم بیشتر آنجا یگاه هست، وگورهای ملوک عجم که پیش از اسلام بوده اند برگونه باشد، بعضی در غارها و خمها که در کوهها ساخته اند و چند در ما بین کوه نهاده اند، و سنگ بسیار بر سر آن ریخته اند، چنانکه یکی گشته، و بعضی دیگر در خمها نهاده و خم در زیر زمین تعبیه کرده اند، پس گشتاسب بدو بگروید و با اصطخر آمد، و بر آن کوه نشست، و بزند خواندن مشغول گشت و آتشکدها ساختن فرمود، لهراسب پدرش سخت پیر بود و در بلخ بود که ارجاسب ملک ترک خراسان را خالی یافت آهنگ بلخ کرد و لهراسب را بکشت و دختران گشتاسب ببرد، گشتاسب ازین حال خبردار شد، پسر خویش اسفندیار را بفرستاد و با ارجاسب ملک ترک جنگ کرد، و او را بکشت و بسی از ترکستان خراب کرد و خواهران را باز ستد، و بادشاهی باولاد غریزت بن پشنگ برادر افراسیاب داد که از پیغمبرانش شمرده اند و خیر وی در ترک پیغمبر نبرده، و در دست ایشان بماند تا زمان اسکندر، و گشتاسب چون اسفندیار، بجنگ سیفرستاد و از قلعه اصطخر فرستاد و با او گفت البته ای پسر می باید که چون پدرم لهراسب باز خواهی و باز نگردی تا درس کادیان که آنرا عزیز بیدا نشتند با زستانی اسفندیار رهچنان کرد و خواست و غارت بسیار آورد و چون باز گشت از پدر بادشاهی خواست و پدرش اجابت نکرد و او را بجنگها سیفرستاد و مظفر و منصور باز می آمد و در آخر کار که وعده، بادشاهی از حد گذشت گفت یک حرب

دیگر مانده است اگر از اتمام کنی بادشاهی بتو سپارم، او را جنگ رستم دستان فرستاد و اسفندیار
از وی بسی مردانه تر بود، اما بحیل او را بکشت گشتاسپ از فرستادن پشیمان گشت و ولی عهد
به پسر اسفندیار بهمن داد، و از آثار گشتاسب بیضا است و از حکما که در روزگار وی بوده اند سقراط
عابد تلمیذ فیثاغورث و جاماسب که در علم نجوم بی نظیر بوده و مدفن وی در شهر خضر است از فارس
و از حوادث زمان وی آن بود که تبع ملک یمن کنعان بدست فرو گرفت و مستولی گشت۔

بهمن بن اسفندیار

چون بتخت نشست بکینه پدر لشکر فرستاد و زادلستان خراب کرد، و برادر رستم
را بکشت، رستم نمانده بود، بیلشصر بن بخت النصر از بابل معزول کرد و کیرش که از اسباط لهراسب
بود و مادرش دختر یکی از انبیای بنی اسرائیل بود بعوض وی فرستاد و بفرمود تا بنی اسرائیل
جمله را به بیت المقدس فرستد و کسی که ایشان خواهند بر سر ایشان گمارد کیرش ایشان را
جمع کرد و دانیال پیغامبر علیه السلام را باتفاق ایشان ریاست بنی اسرائیل کرد، و ملک شام
بوی داد، و ایشان را با مقام خویش گسیل کرد، و بیت المقدس را عمارت فرمود، و مادر بهمن از اولاد
طالوت بود، و زنش از نژاد رحبعم بن سلیمان علیه السلام و او را دو پسر بود ساسان و دارا و سه
دختر خمانی و فرنگیس و بهمن دخت، ساسان زهد و عبادت اختیار کرد، و از خلق کرانه شد، و دارا
خورد بود بهمن خمانی را ولی عهد کرد، و بعضی گویند که بهمن رنجور شد، و خمانی که او را چهارزاد نام بود
از پدرش آبستن بود و از دارا بدین مجوس، تاج بر شکم وی نهاد، ساسان از آن کوفته شد
و زهد بیش گرفت، و ملوک و اکابر چون تاج بر شکم زن دیدند بیعت کردند، و از آثار بهمن در
فارس بند گوار است که برود سیگان بسته و منبع این رود از دهنیت از کوهستان گنجوسه، و
امیر سعید مقرب الدین بر آن رباطی ساخته بر راه بغداد ست و بصحرای زربان وقف کرده
و شهر فسا و جهرم و پرشکان و مدت ملک از صد و دوازده سال بود و از اکابر علما و سلاطین و حکما

که در عصر وی بوده اند دیمقراطیس حکیم و بقراط طبیب وارسطاطالیس۔

خمانی بنت بهمن

زنی باخود بوده است و سیرتی ورائی پسندیده داشته شده است و مدت سی سال پادشاهی کرد و باخر الامر ملک بدارا تفویض کرد، و بعضی گویند چهل منارا و خانه عظیم، که در وسط اصطخر بوده است، و مسلمانان آنرا این ساعت مسجد ساخته اند، و این مسجد خراب شده است والله اعلم۔

دارا بن بهمن

پادشاهی بود باعدل ورائی، و بیشتر ملوک آفاق ویرا مطاع و منقاد بوده اند، و وزیری باعقل ورای داشت رستین نام، و بیشتر مقام دارا پارس بوده شهر دارا جرد و کوره که بدان منسوب است وی ساخته و مدت ملک او دوازده سال بود و از حکما عصر وی افلاطون تلمیذ سقراط عابد بوده است

دارا بن دارا

و جمعی اورا آردشیر میگویند چون پدرش درگذشت و ملک بروی مقرر گشت، رستین وزیر متغیر شد، چون رستین آگاه شد، وکس فرستاد نزد اسکندر رومی تا بروی عاصی شد، و خراجی که پدر را اسکندر می فرستاد، بازگرفت و هر سال چون خراج می فرستاد درمیان تحف بیضه زرین می نهاد چون یک سال نفرستاد دارا کس فرستاد که پدر تو باجی فرستادند چرا تو نمی فرستی، او جواب فرستاد که آن مرغ که خاید زرین می نهاد بمرد یعنی پدرش و اکنون میان ما جراست، و حرب ساخت، و دو مرد همدانی، از لشکر دارا فریب قبول کردند، ایشان دارا را زخم زدند و در لشکر اسکندر رگریختند اسکندر دران حال بیامد، و سروی بر زانو نهاد، و سوگند خورد که من نفرمودم

وقصد تونکردم دارا از وی التماس کرد تا کشتگان وی بکشند ودختر او زن کند و بر اولاد ملوک فرس بیگانه نگمارد اسکندر از وی پذیرفت و بدان وفا کرد و ازین جهت ملوک طوایف بگماشت که فحواست که مخالفت عهد کرد از اقارب دارا کسی قائم مقام او داشتن مبادا مستولی شود و از وی یا از اولاد وی کینه خواهد و نیز گویند که ارسطاطالیس تلمیذ افلاطون او را بدین امر اشارت کرد۔

اسکندر الملقب بذی القرنین

ابن اسکندر پسر فیلقوس الیونانی بوده نبیرهٔ عیص بن اسحاق النبی علیه السّلام و جمعی گویند که دارا بن بهمن دختر فیلقوس خواست چون بوی رسید از بوی وی نفور گشت و او را باز پیش پدر فرستاد و با سکندر از وی آبستن بود سی و شش سال بزیست و سیزده سال در جمله جهان بگردید و تمامت معمورهٔ زمین در تحت امور خود آورد و چند شهر بنا کرد و از آن جمله آن شهرستان مرو و هراة و اصفهان و اسکندریه و سد یاجوج و ماجوج گویند این اسکندر غیر از ذو القرنین بوده است و بوقت مراجعت در شهر روز و جمعی گویند که در بابل از دنیا رحلت کرد و بجوار حق رسید و ملک بر پسرش عرض کردند و قبول نکرد و بعلم و عبادت مشغول گشت پس بطلمیوس بجای اسکندر داشتند والعلم عند اللہ۔

طبقهٔ سیوم اشکانیان و ملوک طوائف

اسکندر چون فارس بگشود ابنا ملوک جمع کرد و محبوس گردانید و نامه بارسطاطالیس نوشت که این فتح که مرا افتاد از تائید آسمانی و توفیق ربانی بود و آن ملوک زادگان مردمانی بافرو بها اند و از گذاشتن ایشان همی اندیشم ارسطاطالیس جواب کرد که بجرد استشعار ایشان را نشاید کشتن و بی جنایتی خون نشاید ریختن شرعاً و عقلاً و اگر تو ایشان را هلاک کنی باری تعالی کسانی دیگر بگمارد تا تلافی از خاندان تو کنند بس صواب آنست که هر یکی را بر صوبی گماری تا پیوسته با یکدیگر

مشغول باشند، اسکندر همچنین کرد و ممالک ایران بر ایشان قسمت کرد و فارس که دار الملک اصلی بوده است وزمین عراق و جزیره که متاخر ممالک رومیان بوده است با نیطقن رومی داد، و قریب چهار سال باوی بماند پس اشک بن دارا خروج کرد و انطیخن را ہلاک کرد و متصرفات وی بدست فرو گرفت و با دیگر ملوک طوایف بساخت و باتفاق ایشان ممالک ایران از رومیان خالی کرد، و ایشان او را با خویشاوندان و خاندان او را پیوسته موجب و معظم داشتند و جمعی گویند اشک دختر دارا خروج کرد، و چون وی درگذشت اشک خال وی بود، و از نسل برادر کیخسرو او قائم مقام وی گشت، و مدت ملک اشغانیان و دیگر ملوک طوایف قریب دویست و پنجاه سال بود و جمعی گویند چهار صد و سی سال و پیشتر مورخان ذکر ایشان بتفصیل بدین طریق نیاورده اند اما اشغانیان چون تختگاه داشته اند و ممالک ایشان فسیح تر بوده است و بر دیگران مقدم بوده اند اسمار ایشان مفصل باز کشم و از انبیا بزرگ که در زمان وی بوده جرجیس بوده است در جزیره، ذکریا علیه السلام و عیسی و یحیی در شام، و از حوادث واقعه اصحاب الکہف و ویس در این از ملوک طوایف بوده اند بجانب خراسان، وعدد ایشان و زمان ملکت ایشان بدین موجب بوده۔

(۱) **اشکان بن دارا**۔ اول اشغانیان بوده و جمله ایشان بوی نسبت کنند و مدت ملک او ده سال۔

(۲) **اشک بن اشکان**۔ شصت سال بادشاہی کرد و عیسی علیه السلام در زمان وی مبعوث گشت۔

(۳) **بہرام بن شاپور**۔ یازدہ سال بادشاہی کرد۔

(۴) **بلاس بن بہرام**۔ او ہم یازدہ سال بادشاہی کرد۔

(۵) **ہرمز بن بلاس**۔ چہل سال بادشاہی کرد۔

(۶) **بہروز بن ہرمز**۔ ہفدہ سال۔

(۷) بلاس بن فیروز۔ دوازده سال۔

(۸) خسرو بن بلاس۔ پسر عم فیروز چهل سال بادشاهی کرد۔

(۹) خسرو بن بلاس بن فیروز۔ بیست و چهار سال۔

(۱۰) اردوان بن بلاسان۔ سیزده سال۔

(۱۱) اردوان بن اشغان۔ ابن عم اشک بیست و سه سال۔

(۱۲) خسرو بن اشغان۔ یازده سال۔

(۱۳) بلاس بن اشغان۔ دوازده سال۔

(۱۴) گودرز بن اشغان۔ سی سال بادشاهی کرد و این جودرز بود که بشام رفت بسبب کشتن یحیی بن ذکریا جهود و جهودان را جمع کرد، و ذلیل گردانید و ایشان را برده کرد۔

(۱۵) بیژن بن جودرز۔ بیست سال بادشاهی کرد۔

(۱۶) جودرز بن بیژن۔ یازده سال۔

(۱۷) اردوان۔ سی و یک سال بادشاهی کرد و این اردوان آخر اشغانیان است که اردشیر بابکان بر وی خروج کرد و ویرا هلاک کرد۔

طبقه چهارم۔ ساسانیان

مدت ملک ایشان چهار صد و سی سال عدد ایشان سی و یک نفر۔

(۱) اردشیر بابک	چهارده سال و دو ماه	(۲) شاپور اردشیر	سی و یکسال و نیم
(۳) هرمز بن شاپور	دو سال	(۴) بهرام بن هرمز	سه سال و سه ماه
(۵) بهرام بن بهرام	هفده سال	(۶) بهرام بن بهرام بن بهرام	سیزده سال
(۷) نرسی بن بهرام بن هرمز	هفت سال و نیم	(۸) هرمز بن نرسی بن بهرام	هشت سال و نیم

(۹) شابور بن هرمز هفتاد و دو سال (۱۰) اردشیر بن هرمز چهار سال
(۱۱) شابور بن شابور بن هرمز پنج سال (۱۲) بهرام بن شابور بن هرمز یازده سال
(۱۳) یزدجرد بن بهرام بیست و یکسال و پنج ماه (۱۴) بهرام گور بن یزدجرد بیست و سه سال
(۱۵) یزدجرد بن بهرام گور هجده سال و پنج ماه (۱۶) فیروز بن یزدجرد چهار سال
(۱۷) بلاس بن فیروز چهار سال (۱۸) قباد بن فیروز چهل و سه سال
(۱۹) جاماست بن فیروز سه سال (۲۰) کسری انوشیروان بن قباد چهل و هفت سال
(۲۱) هرمز بن کسری انوشیروان یازده سال و چهار ماه (۲۲) پرویز بن هرمز سی و هشت سال
(۲۳) شیرویه بن پرویز هشت ماه (۲۴) اردشیر بن شیرویه یک سال و شش ماه
(۲۵) کسری بن ارسلان یک سال و پنج ماه (۲۶) کسری بن قباد بن هرمز سه سال
(۲۷) پوران دخت کسری بنت پرویز یک سال و چهار ماه (۲۸) پرویز بن بهرام شش ماه
(۲۹) آزرمی دخت بنت پرویز چهار ماه (۳۰) فرخ زاد پرویز شش ماه
(۳۱) یزدجرد بن شهریار بیست سال آخر ملوک فرس است۔

آمدیم باسر حدیث ایشان چگونه بوده اند

اردشیر بابکان

نبیرهٔ ساسان بن بهمن است در روزگار اردوان خروج کرد، و اصطخر فرو گرفت
بسبب آنکه پدر مادرش بابک آنجایگه حاکم بود، و گردان که پیوسته لشکر فرس ایشان بوده اند
با وی متفق شدند بجهت آنکه ساسان در میان ایشان بود، و نیز از ظلم ملوک طوایف تباه شده
بودند و اردوان را بکشتند، و دیگر ملوک را قمع و قهر کردند، و چنین گویند که از ملوک چهارگانه که جمله
جهان را در تحت حکم خود آورده اند یکی اردشیر بوده در عدل و سیاست قاعده نهاد که پیش از وی
ننهاده بودند و او را وصایا و عهود است بغایت خوب و از آثار وی کوزهٔ اردشیر است از

پارس و اصل ان کوزه فیروزاباد است که بقدیم انرا جور گویند، و بعد از اردشیر خراب گشت، و شاه فیروز آن را عمارت کرد، و فیروز آباد نام کرد، و شهری قدیم است و در میان اخره افتاده است و آنرا سوری محکم بوده چون اسکندر بانجا رسید عاجز شد از گرفتن آن، پس رودی که از بالای آن می آید و بر سر کوه میرود و در آنجایگه انداخت و خراب کرد، و از آن آب تو آنجایگه میرفت و منفذی نمی یافت و جمع میگشت تا همچون دریا گشت اردشیر مهندسان بفرستاد تا سبب آن طلب کردند و کوه ببریدند و از ان خالی کردند، و شهر مدور بنیاد نهادند، و در آنجایگه عمارتها غریب و بناهای عالی ساختند و آن هنوز مانده است، و شهر یزدشیر که آنرا کواشیر گویند و از کرمان، و اهواز از خوزستان و جزیره از موصل از بنای اوست و خضر رود مهرقان هم وی کرده و مدت سی سال رایت بادشاهی برافراخت حکم او در اکثر ربع مسکون نفاذ یافت۔

شابور بن اردشیر

بادشاهی بود با عدل و سخاوت و رای و شجاعت مدت سی و یک سال و چند ماه بادشاهی کرده در جهان بسیار عمارت کرد، و از جمله شهر نشاپور که طهمورث بنا کرده و اسکندر آن را خراب کرده بود آبادان گردانید و در صوب آن غاری هست و صورت شابور از سنگ تراشیده، چنانکه بشکل ستونی در میان غار ایستاده است و بر سه شعب صورتی چند کرده اند، و در میان شهر ایستاده ساخته اند و بلاد شاپور از جبل جیلوی از اعمال فارس، و جند شابور از خوزستان و شارستان شاپور از ارمینان از آثار اوست۔

هرمز بن شابور

مردی بود با جمال و قوت و بها، علم و داد مدت دو سال بادشاهی کرد رامهر از خوزستان و دستکره که در میان بغداد و خوزستان بوده است وی بنا کرده است۔

بهرام بن هرمز

چون بهرام پادشاه گشت شیعهٔ مانی تکرم داشت و از خوزستان نزدیک کرد تا مانی بر وی آمد و واثق شد و اتباع او را جمله باز دست آورد آنگاه علما را حاضر کرد تا با وی بحث کردند و ملزمش گردانیدند، و کفر وی مبین گشت، و توبه بر وی و امتش عرضه کردند و قبول نکردند، پس بفرمود تا پوستش بیرون کردند و بکاه آگندند و پوست را بیاویختند و نائبیان آن را هلاک کردند، و از ایشان هرکه دعوی کرده بود بفرمود تا در زندان محبوس داشتند و مذهب وی جملگی از آن طرف کشته شد و چنین گویند که اثر آن در صین مانده است و مدت ملک او سه سال و سه ماه بود۔

بهرام بن بهرام

مردی بغایت نیکو سیرت بوده است و از آثار وی چیزی مشهور نیست و مدت پادشاهی وی هفده سال بوده است و مقام بجندشاپور داشت۔

بهرام بن بهرام

و او را انشکان شاه گویند سبب آنکه در زمان پدر پادشاه سجستان بوده، و مدت ملک او سیزده سال و نیم بوده است و درین مدت بجندشاپور بوده است۔

نرسی بن بهرام

سیرتی نیکو داشت و هم بر جای پدر مقام داشت و مدت ملک وی هفت سال و نیم بود۔

هرمز بن نرسی

مردی بود بدخلق ذلک عدل داشت و مقام او نیز بجند شابور بود و مدت ملک وی هفت سال و پنج ماه۔

شابور بن هرمز المعروف بذی الاکتاف

هرمز چون وفات یافت فرزندی نداشت اما زنش آبستن بود پس امرا و اکابر و موبدان جمع شدند و تاج از بالا سر آن زن بیاویختند و مطاوع وی گشتند تا آن زمان که شاپور در وجود آمد و بزرگ شد پس وزرا بخدمتش شدند و خطوطی که از حدود و ممالک آورده بودند بشکایت از تغلب و تعدی عرب و غیرهم عرضه داشته شابور خود با لشکری عظیم آهنگ عرب کرد و خلقی تمام از ایشان هلاک کرد

و بیشتر جاهای ایشان انباشته کرده آواره گردانید و چهار قوم از ایشان که امان خواستند آهنگ بجانبی فرستاد، بنی تغلب بجانب بحرین فرستاد بنی قیس و بنی تمیم بهجر و یمامه و بنی بکر بن وائل به عمان و حدود کرمان و بنی حنظله بجانب اهواز و بصره و بعد از آن آهنگ روم کرد و قسطنطین یونانی ملک روم را ضعیف کرد و خراج از وی بستد و بازگشت و مداین ساخت و ایوان بنا کرد و دار الملک بساخت و از آثار او فیروز شابور است که آنرا انبار گویند و طیسفون از جا. و بغداد و شادروان و سوس و نیسابور از خراسان و چند شهر از سجستان و چند شهر دیگر در هند بساخت و مدت ملک او هفتاد و دو سال بود۔

شابور بن شابور

مردی شفق بود نیکوخلق و مدت پنج سال و پنج ماه بادشاهی کرد پس روزی در زیر خیمه ادیم نشسته بود و بادی برآمد گردهی گویند که طناب گسسته شد و خیمه بروی آمد و در گذشت۔

بهرام بن شاپور بن شاپور

واو را کرمانشاه گویند سبب آنکه در زمان پدر و برادر ملک کرمان بود و همواره بخود مشغول بود و بتدبیر ملک نپرداختی و مدت ملک او یازده سال بود۔

یزدجرد اثیم بن بهرام

مردی بوده است بد اندیش و دانشمندان را ترحیب نکردی و اکابر را خوار داشتی و بادنیٰ بهانه استیصال مردم بردی، و بیست و یک سال بادشاهی کرد پس روزی اسپی بغایت نیکو بیامد، و نزدیک قصر وی ایستاد، و مردمان سعی کردند، تا آن اسپ بگیرند و میسر نشد یزدجرد از غایت حرص خود بیرون آمد و نزدیک اسپ رفت اسپ بایستاد و یزدجرد او را بگرفت و زین بخواست و بدست خود بدان نهاد چون خواست که پادم راست کند جفتهٔ بسینهٔ وی زد، و در حال او را ہلاک کرد، و ناپدید گشت، لاشک عاقبت ظالمان چنین باشد۔

بهرام بن یزدجرد الملقب بگور

یزدجرد وی را به نعمان بن منذر لخمی سپرد تا او را تربیت کند و چون یزدجرد نماند مردم از وی بستوه آمده و گفتند پسر او در میان عرب پرورش یافته است و آداب فرس نداند پس کسریٰ نامی را هم از اولاد اردشیر به بادشاهی نشاندند، بهرام نعمان منذر را با لشکر بفرستاد بطلیسفون که سریر فرس است بغارت نیدند و کشتن کردند، بزرگان فرس رسولی به منذر فرستادند تا پسر را بازگرداند منذر گفت من محکوم و حاکم آنست که بهرام فرماید، رسول بر بهرام رفت و با وی بگفت بهرام جواب داد که ملک حق منست و لابد طلب آن خواهم کرد رسول گفت صواب آنست که بهرام بسرحد آید تا بزرگان عجم او را به بینند بهرام و منذر با سی ہزار سوار بسرحد آمدند و امرا و معاریف بر بهرام آمدند و در خدمت کردند و از پدرش شکایت کردند، و ستمهای وی برشمردند

وگفتند تا بدین سبب نظر در دیگری زدیم بهرام ایشان را مصدق داشت وبعدل وشفقت وعنایت
ورعایت وعده داد، بزرگان او را دعا گفتند، وبیرون آمدند، و دو گروه گشتند ومیان ایشان
منازعت ظاهر گشت، بهرام گفت ملک میراث منست وامروز دیگری دارد من و وی بهیکدیگر را
کنید هر که چیره آید ملک ویرا بود یا تاج میان دو شیر گرسنه بنهند هر آنکس که بردارد ملک ویرا باشد
مردم دانستند که کسری نه مرد جنگ و نبرد نیست و بدوم راضی گشتند وکسری و بهرام حاضر شدند
وتاج میانه دو شیر نهادند کسری گفت تو بدعوی آمده بیشتر او بهرام پیش خرامید شیر و وید در وی
نهاد او بر پشت شیر نشست وباوی در میان شیر بیفشرد و بگرزی که داشت سرش بکوفت و هلاک
کرد پس هر آن شیر دیگر حمله کرد و یک ضرب بوی زد و پایش گرفت و بر سر آن دیگر میزد تا هلاک
گشت کسری چون بدید بر پای او بوسه داد و از وی عذر خواست وهمگنان بخدمت وی کمر بستند
وبادشاهی بر وی مقرر گردانیدند، وبعد مدتی خاقان با دویست وپنجاه هزار مرد از جیحون بگذشت
وپارسیان بغایت خوفناک شدند وهر چند که بهرام را بیگفتند التفات نمی کرد وعشوه میداد پس
هفت صد کس از اقارب خود و سیصد مرد از سپهبدان با تمامت هزار مرد مبارز برگزید
وبرادرش نرسی را نیابت داد وگفت من با این جماعت باذربائیجان خواهم رفت تا آتشگاه را
زیارت کنم و از انجا بگه بشهر ارمینیه بشکار روم چون باز گردم تدبیر کار زار کنم وبزرگان فرس نجات
نامه کردند، که بهرام بگریخت، وبا محکوسیم باید که بسکون می آئی تا مردم از تو بهتر شد، خاقان خرم
وفارغ گشت وباهنی تمام می آید، بهرام برفت وزیارت آتشخانه بکرد ودو روزه براه آرمینیه
رفت پس راه بگردانید بسوی خوارزم چون بحوالی آنجایگه رسید جامه ترکان بپوشید وبتعجیل تمام
بتاخت چون بیک منزلی خاقان رسید فرود آمد وجاسوس بفرستاد و از حال وجای خاقان
تفحص کرد پس در شبانه بر سر وی شبخون کرد وخود با دویست مرد بر سر خاقان رفت و از هر جانب
دویست مرد بداشت تا چون خاقان از لشکر بر آید نام بهرام یاد کنند وطبل باز بزنند و هر کس
که بر ایشان گذر د بکشند واو با آن جماعت خواص برآمدند و بر در خیمه خاقان رفتند وحامیان را

بکشتند و اندر خیمه رفتند و خاقان را مست خفته بر سر تخت یافتند سرش بریدند و خلقی بسیار بکشتند و بعضی را اسیر کردند و باقی بگریختند چون روز بر آمد لشکرگاه از اتراک خالی دید و غنیمت فراوان یافت در حال بشارتها باطراف فرستاد و خود آهنگ هند کرد، ملک هند چون از آمدن وی آگاه شد رسول فرستاد و با وی صلح کرد و دختر بزنی بهرام داد و دبیل و مکران بوی تسلیم کرد، بعد ازان قصد جانب یمن و حبشه کرد، و نرسی را بروم فرستاد و هر دو برادر مظفر باز گشتند پس روی بنخچیر نهاد و در زمینی شوره اُفتاد، و اسپ دران براند، فرو رفت و ناپدید شد و مدت ملک وی بیست و سه سال بود۔

یزدجرد بن بهرام

بادشاهی عادل نیکو سیرت بود و از غایت لطف و حلم که داشت او را یزدجرد نرم خواندندی و مدت ملک او هژده سال و پنج ماه بود۔

هرمز بن یزدجرد

پسر کوچکتر یزدجرد بود، بر برادر بزرگتر غلبه کرد، و ملک بقهر فرو گرفت برادرش به ملک هیاطله التجا کرد و بمدد وی بعد از مدت اندک بادشاهی باز شد و هرمز را اسیر کرد۔

پیروز بن یزدجرد

مردی خیر و دین دار بود، و در اول بادشاهی او قحط عظیم ظاهر گشت و مدت هفت سال خراج از خلق بینداخت، و بسیار مال از خزینه بهرکس داد، و از آثار وی فیروز رام ست از اعمال وی دوش فیروز از جرجان، و رام فیروز از بلاد هند و شهر نو اصفهان و شاد فیروز از آذربایجان و دیواری پنجاه فرسنگ میان ایران و توازن و کام فیروز از اعمال فارس،

ومدت ملک وی بیست وشش سال بود وسبب هلاک او آن بود که در زمین ترک از دنباله ایشان میرفت وملک ترک در راه وی خندقی ساخته بود وپنهان کرده او در آن افتاده وهلاک شد و نیز گویند بهرام میان ایران وتوران مناره ساخت وحد ترک پدید کرد تا هیچ مداخلت بایکدیگر نکنند وفیروز بفرمود و بیدان بیاورند وکرد اوها ساخت وبینداخت سبب جنگ ازین افتاد

بلاس بن فیروز

چون به بادشاهی بنشست برادرش قباد گریخت وبترکستان رفت واز خاقان مدد خواست، خاقان وی را مدد داد، وبا وی لشکر گران فرستاد چون بنشاپور رسید خبر مرگ برادرش بشنید ولشکر باز گردانید وبیامد وبپادشاهی نشست۔

قباد بن فیروز

درزمان وی مزدک ظاهر گشت واباحت بدید آورد وآنرا مذهب عدل نام کرد و عبادت از خلق برداشت، ومردمان را رخصت داد، تصرف کنند در مال وزن یکدیگر وبدین سبب زنو وبسیار بروی جمع شدند، وقباد را نیز بفریفت ومطیع خود کرد، وبقوت وی مال از منعمان می کشید وبدیگران میداد، خلق از آن مضطرب شدند واز قباد برگشتند ووی را بگرفتند وبادشاهی ببرادرش جاماسب دادند مزدک بگریخت وقباد را بهیچان رفت وخواهر قباد حیل اورا بجهانید وببلاد ترک رفت واز ایشان استمداد کرد وباز گشت وبادشاهی بازستد وباز در زمان وی شمر ذوالجناح از ملوک یمن خروج کرد، وقباد از مقاومت او عاجز آمد، و با وی صلح کرد، واورا تحفها داد ومعاونت کرد تا بگذشت وبماوراء النهر رفت وانجا بگرفت واز آثار قباد جوزه است واصل آن شهر ارجان است وحلوان وهفتاد آن از عراق وشهر آباد درجانب جرجان وجابور از دیار موصل وچند ناحت از طبرستان ومدت چهل سال بادشاهی کرد

وبآخر الامر بجانب روم شد ومظفر بازگشت وملک به پسر سپرد۔

انوشیروان بن قباد العادل

داد عهود و وصایا و عدل از اردشیر بیش نهاد و بدان کاربند شد و بوزرجمهر را وزارت
داد و بادی دیگر مدبر آن در کار مزدک مشورت کرد، و رای ایشان بر آن قرار گرفت که وی را بمکر
وحیل بر باید داشتن پس او را بخود نزدیک کرد و مغرور گردانید و بلطائف الحیل از وی تفصیل
اتباع و اعوان خواست و بهر جایگاه بنواب خط فرستاد با بروز مهرجان کسان وی که انجا یگه باشند
همه را هلاک کنند و روز مهرجان مزدک و اعیان وی را بر مایده حاضر کرد و ایشان را هلاک کرد،
و انوشیروان بدست خود مزدک را زخم زد، و بعد از مدتی عزیمت روم کرد و ملک روم بگرفت
پس باز او را بادشاهی داد بمعتبر آنکه هر چند سال بدرگاه اید و از انجا یگه بازگشت و بما وراء النهر
رفت و با خاقان صلح کرد بشرط آنکه تا فرغانه انوشیروان را باشد و دختر وی بخواست و باتفاق
بمحاربه هیاطله رفتند و ایشان را قهر کردند، و بجانبان هند و چین رفت و ایشان صلح کردند و
مال و مواضع بر خود گرفتند و چون بازگشت از دربند خبر آمده بود که قبچاق مستولی شده اند و دربند
را مختل و خراب کرده اند پس انوشیروان آهنگ ایشان کرد و ایشان را قمع کرد و دربند معمور
کرد و جمعی از لشکریان آنجا بداشت تا نگاه دارند و بفرمود تا حصنها بساختند و پلها عمارت
کردند و راهها نگاه داشتند، از دزدان و مفسدان و در ایام وی سیف ذوالیزن از ابنار
ملوک حمیر بر وی آمد برمسروق بن ابرهه که سورة الفیل در شان پدرش آمده است و مدد کرد
یمن از وی مستخلص گردانید و پیغمبر ما محمد المصطفی بن عبد الله بن عبد المطلب الهاشمی صلوات
الله علیه در آخر زمان وی در وجود آمد و در آن ساعت آتش و آتشکدها مرده گشت و دریار
ساوه خشک شد، و دوازده کنگره از ایوان انوشیروان بیفتاد انوشیروان از آن متفکر شد و سطیح
کاهن را بگفت، سطیح گفت آن حال دلیل کند بولادت نبی عربی، و استیلاء امت وی بر جمله

آتشکدہا و بعد و ہر کنگرہ کہ افتادہ است یکی از ملوک فرس بادشاہی کند پس ملک از ایشان منقطع شود، از بنا را او رویہ است کہ بشکل انطاکیہ ساختہ است بجانب مداین پیوستہ در بارگاہ وی چہار کرسی زرین بودی یکی از برای بوزرجمہر دوم برای قیصر و سیوم برای ملک چین و چہارم برای ملک قبچاق، و مدت ملک او چہل و ہفت سال و ہفت ماہ بودہ است۔

ہرمز بن انوشیروان

بادشاہی بودہ است بعدل و رای امام دوم اصل را نتوانستی دید و پیوستہ مردم دون را تربیت کردی و در زمان وی شابہ بن خاقان ترک بخراسان آمد و رسول بہرمز فرستاد کہ عزیمت روم دارم بگو تا پولہا را عمارت کنند و علوفہ در منازل و مراحل مہیا کنند، ہرمز بہرام چوبین را کہ از نژاد ملوک است، و اسفہدار لشکر بود بالشکری تمام بفرستاد، و بتعجیل بروقت ناگاہ بر سروی رسید، و چند روز در برابر یکدیگر نشستند و ہر روز از طرفین سولان می آمدند و میرفتند و بآخرالامر بہرام فرصتی یافت و چوبہ تیر بر سینہ سابہ زد و او را کشت و لشکرش بتاراج داد، بعد ازان پسرش ربود، بیامد، بالشکری تمام و بہرام با وی چون حرب کرد و بقتل آورد، مال و غنیمت بہرمز فرستاد، و عزیمت آن ساخت کہ ببلاد ترک در رود، و ہرمز را این معنی منصوب نیامد، و در حق بہرام سخنان درشت گفت، و بہرام از آن آگاہی یافت پس حیان لشکر با خود متفق گردانید بتقریر آنکہ وی بادشاہ باشد تا زمانی کہ پیر دیز بایشان رسد این حال بہرمز و پرویز رسید پرویز بگریخت و بآذربائیجان رفت و ہرمز لشکر بجنگ بہرام فرستاد واتفاقاً شکستہ شدند چون خبر ہزیمت برسید اکابر فرس ہرمز را اسیر کردند و چشمہایش کور گردانیدند و این حال در سال ہفدہم بود از مولد حضرت رسالت و در نوزدہم او را بقتل آوردند و گویند مدت ملکش سیزدہ سال و چہار ماہ بود۔
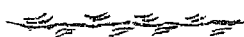
پرویز بن هرمز

چنین گویند که چون خبر حبس پدر بوی رسید، بازمداین آمد و بر تخت نشست، و تاج بر سر نهاد و از پدر عذر خواست، و پدر از وی درخواست کرد، تا کینهٔ وی باز خواهد، دران نزدیکی بهرام آهنگ وی کرد، پرویز کوچ کرد، و بآب نهروان به بهرام رسید پرویز دانست که طاقت وی نیارد کس سوی پدر فرستاد و مشورت کرد، هرمز صواب آن دید که زنان و خزاین در حصنی مضبوط گرداند و خود استمداد را روی بملک روم نهد، پرویز تبدبیر آن مشغول شد و اورا دو خال بود بندویه و بسطام و از جملهٔ زنان بودند که هرمز را گرفته بودند و از وی می ترسید با پرویز گفتند، مبادا که در غیبت ما هرمز ملجاج انچه با وی رفت بهرام بیاورد، و مملکت بوی سپارد مصلحت آنست که او را بکشیم، پرویز هیچ جواب نداد ایشان از خاموشی رضا فهم کردند، برفتند و هرمز را بزه کمان بکشتند پس پرویز با ایشان چند سوار رسید و فرات را عبور کردند و براه بیابان نیل براندند تا نزدیک دیری رسیدند و بانجایگه فرود آمدند تا ایشان آسایشی یابند که لشکر بهرام اندر رسیدند، بندویه با پرویز گفت که جامه و ساز خویشتن مرا ده و تو با دیگر سواد روم برانید که من ایشان لشکر از شما باز دارم پرویز جامه بوی داد و خود برفت بندویه جامه بپوشید و در دیر استوار کرد، و خود بر بالای دیر رفت و لشکر چون در رسیدند بندویه با آن جامه و زیب یافتند پنداشتند که پرویز است چه در آن زمان کس را یارا نبودی که زیب و زینت بادشاهان داشتی بیرون دیر فرود آمدند بندویه گفت من پرویزم و دانید که مرا ازینجایگه راه گریز نیست خواهم که امروز و امشب مرا مهلت دهند تا بعبادت و استغفار مشغول شوم انگاه بیرون آیم لشکر اجابت کردند روز دیگر نیز مهلت خواست تا شبنگاه پس بیرون آمد لشکر چون بندویه دیدند از حیل او آگاه گشتند، او را بنزد بهرام بردند بهرام کشتن او نا روا خواست چه خویش و اتباع بسیار داشت و او را محبوس کرد پس بندویه بگریخت و بآذربایجان رفت

وانجا یکه می بود تا پرویز بروم رفت و مریم دختر قیصر زن کرد و لشکری تمام بستد، و براه آذربائیجان باز گشت
و بنند و به باوی بعراق آمد و با بهرام محاربت کرد، و ظفر وی را بود، بهرام هزیمت یافت و بخراسان
رفت و انجا ثبات نیافت، و بترکستان رفت و آنجا مقام کرد، پرویز کس بزن خاقان فرستاد
با تحفه بسیار و التماس کرد تا بفرمودی آگاهی خاقان بهرام را بکشتند، و چنین گویند که ملوک شیروان
از نژاد وی آمد و پرویز بدرجه رسید در بزرگواری و جباری و تنعم و کامگاری که هیچ ملک مانند
او نبود، و قریب سی و هشت سال بادشاهی کرد و بر ملوک جهان تفوق نمود، تا آفتاب دولتش
غروب کرد و گلبرگ حشمت از تند باد نکبت فرو ریخت، و اعظم اسباب آن بود که پیغامبر ما
صلّی الله علیه وسلم بملوک اطراف نامه نوشت و ایشان را باسلام دعوت کرد چون نامه با پرویز
رسید نام پیغامبر بالای نام خود دید طیره کرد، و نامه بدرید خبر آن به پیغامبر رسید بر وی دعا کرد
و گفت مزق الله ملکه، و کما مزق کتابی، و دعا مستجاب گشت و پرویز بباذان که عامل یمن بود
نامه کرد که کس فرست تا این مرد که در تهامه دعوی پیغامبری کند باز دین قوم خود در دو والا او
را بر من فرست باذان فیروز دیلمی را با چند معروف دیگر فرستاد چون ایشان این حکایت در
حضرت رسالت عرضه داشتند رسول علیه السّلام جواب داد که پرویز دوش کشتند، شما
این حکایت از بهر که میکنید، ایشان تاریخ ضبط کردند بعد از مدتی خبر قتل وی برسید
و موافق قول رسول آمد و آن جماعت جمله مسلمانان شدند و سبب کشتن پرویز آن بود که پرویز
بدخوی بود و بزرگان را خوار داشتی و بگناه اندک عذاب سخت فرمودی و در او اخر بنیاد
مصادره و تاواجب نهاد و همگنان از وی نفور شدند و اکابر در سر با یکدیگر مواطاه کردند و شیرویه
بر وی بیرون آوردند و او را بر آن داشتند، تا پدر محبوس کرد، و از وی راضی نشدند تا بفرمود
و او را نبیره کمان هلاک کردند و مدت ملک وی سی و هشت سال بود۔

شیرویه بن پرویز

چون پدر را بکشت هفده تن از برادران و برادرزادگان را بکشت پس رنجور شد و علت طاعون بر وی ظاهر گشت و او بیشتر بزرگان فرس بران هلاک شدند و مدت ملک او هشت ماه بود۔

اردشیر بن شیرویه

چون پدرش درگذشت کسی دیگر نبود که استعداد پادشاهی داشت و او هفت ساله بود و بلیسفون بود و از آنجا یگه وی را بر تخت نشاندند بی مشورت شهریار فراهین و او اسفهداری بزرگ بود خشم گرفت و اردشیر را بگفت و به پادشاهی بنشست پوران دخت پرویز جمعی بگاشت تا او را ناگاه زخمی زوند و هلاک کردند و مدت ملک او یک سال و شش ماه بود۔

کسری بن خاقان

از نسل ارسلان بن ساسان بن بهمن است چون دیگری نیافتند او را پادشاهی دادند و یک سال و پنج ماه بیشتری ست۔

کسری بن قباد بن هرمز

پرورش او بترکستان بوده باتفاق اکابر فرس پادشاهی بوی دادند و باقی عمرش بیش از سه ماه نبود۔

پوران دخت بنت کسری پرویز

زنی عاقل عادل بوده و در زمان وی لشکر اسلام خروج کردند و مدت ملک او یکسال چهار ماه بود۔

فیروز بن خوشنوشبند

از نثراد یزدجرد اثیم است و مادرش از نثراد انوشیروان و مدت شش ماه بادشاهی کرد۔

آزرمی دخت بنت پرویز

زنی عاقله بوده است و فرخ زاد از اسپهبدان خراسان خواست که او را زن کند، او با کرد اما وعده داد که بسی بخلوت او را راه دهد فرخ بوعده برفت آزرمی دخت بفرمود تا او را بکشتند، و رستم پسر فرخ بکینه آزرمی دخت را زهر داد و مدت ملک از چهار ماه بود۔

فرخ زاد خسرو بن پرویز

دران وقت که شیرویه برادران بکشت وی خرد بود و بدان سبب خلاص یافت اما عقل و رای نداشت و مدت شش ماه بود که به بادشاهی نشسته بود که یزدجرد از فارس بیاوردند و بادشاهی بوی دادند۔

یزدجرد بن شهریار بن پرویز

چون شیرویه خویشان را بکشت دایه یزدجرد او را پنهان بفارس آورد و بزرگان فارس او را در اصطخر می پرورید پس چون شنیدند که فرخ زاد در مداین به بادشاهی نشسته است و استعداد ندارد یزدجرد را بمداین بردند و به بادشاهی بنشاندند و همه اطراف مملکت متغلبان فرو گرفته بودند، و استیلاء مسلمانان را بود، و مدت هشت سال بمداین بود چون سعد بن ابی وقاص قادسیه را بگرفت رستم بن فرخ را بجنگ وی فرستاد و تاج انوشیروان را با جوهری چند به صین فرستاد بود و بیعت و خود به نهاوند آمد چون بشنید که رستم کشته شد و لشکر هزیمت گشت و عرب فرا پیش آمد

باصفهان رفت ومدتی آنجا بگه بود ماهویه که نائب او بود دران طرف سبب خیانتی که کرده بود
می اندیشید، بس ملک هیاطله وگویند که خاقان را برسر وی آورد، بر آنکه بمعاونت می آیند تا عرب
بردارند یزدجرد چون بدانست که عذر خواهد کرد بگریخت، و در آسیائی شد، آسیابان او را بشناخت
و بر طمع جامه و زینت او را هلاک کرد، و ملک او را ملوک فرس بکلی منقطع گشت، و مسلمانان را مسلم
گشت ۔ و این واقعه در خلافت امیرالمومنین عثمان بود، و مدت ملک ایزدجرد
بیست سال بود، و مدت عمرش سی و پنج سال، هلاکت او در سنه احدی وثلثین هجری بود۔

قسم سیوم

در شرح احوال خلفاء وغیرہم

مدت ملک ایشان ششصد وچهل وپنج سال بود وایشان سه طبقه بوده اند

جمله از قریش از نسل اسماعیل بن ابراهیم علیهم السّلام وایشان با ملوک فرس بارفخشد بهم
می رسند وارفخشد را بفرس هوشنگ گویند وایران گویند۔

وبشیتر سطری از احوال پیغامبر ما علیه الصلوة والسّلام یا وکیم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
از قریش اند و مادرش از اولاد یعرب بن قحطان که بعد از سلیمان علیه السّلام ملوک یمن بوده اند
وپیغامبر علیه السّلام چون سال وی بچهل رسید باری تعالیٰ او را بوحی مشرف کرد، وبرسالتش
بجمله خلق فرستاد، وبفرمود، تا بشیتر اقارب خویش را دعوت کند، واول کسی که بروی گرویدا از مردان
ابوبکر صدیق رضی الله عنه بود واز کودکان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه واز زنان خدیجه رضی الله
عنها وبواسطهٔ دعوت ابوبکر بسیاری از اکابر صحابه مسلمان شدند، ولکن نیارستند اظهار کردن نماز
وجماعت وپیغامبر علیه السّلام دعا کرد، تا باری تعالیٰ اسلام را با بوجهل یا عمر قوی گرداند، ودر
حق عمر مستجاب گشت، عمر رضی الله عنه چون مسلمان شد، پیغامبر علیه السّلام را با جماعت در مسجد
آورد ونماز بگزاردند، قریش در خروش افتادند وقصد ها کردند، اما به سبب آنکه ابوطالب رئیس
قریش بود، وبر همکنان مقدم بود، وحمایت پیغامبر علیه السّلام وهمکنان میکرد، شکایتی نتوانستند
کرد، چون ابوطالب درگذشت وعباس مردی حلیم بود، ودفع قریش از وی نتوانست کرد، د

پیغامبر علیه السّلام و مسلمانان بانواع متاذی می شدند آهنگ هجرت فرمود، و صحابه را بتعاقب بمدینه فرستاد، و خود از پی ایشان با ابوبکر صدیق برفت، در سال سیزده از بعثت، و در مدینه اسلام ظاهر و قوی گشت و مدت ده سال آنجا یگه بزیست و آیت سیف آنجا یگه نازل شد و پیغامبر علیه السّلام بنفس خویش در بیست و هفت غزا حاضر شده بود، و در جمله مظفر آمد و در احد اگرچه بسبب غدر منافقان نکایتی رسید و حمزه عم رسول در آن شهید گشت، اما در صدمه اوّل ظفر او را بود، و شرح معجزات و غزوات و حالات او بسیار است و کتابها مطول در آن ساخته اند و چون روی در نقاب کشید، و بجوار حق رسید، سال او شصت و سه بود، روز دیگرش در حجرهٔ عائشہؓ دفن کردند، و گویند روز سیوم صلّی اللہ علیه وسلّم وعلی اله والتابعین لهم باحسان۔

طبقهٔ اول خلفاء راشدین

و ایشان شش نفر اند چهار آنند که بیعت ایشان تمام شد و مدت خلافت ایشان قرب سی سال بوده است۔

خلیفهٔ اوّل ابوبکر الصّدیق رضی اللہ عنه

چون پیغامبر صلّی اللہ علیه وسلّم از حضیض هستی باوج قدسی ارتقا فرمود انصار در دار السقیفه جمع شدند، و بسعد بن عباده اتفاق کردند که پیشوا گردانند، ابوبکر و عمر در مسجد حاضر بودند، و این خبر بایشان رسید، از محاربت و مخالفت مسلمانان اندیشیدند، برخاستند و پیش ایشان رفتند و سخن از هر باب براندند، و باخر الامر جمله بخلافهٔ ابوبکر صدیق راضی شدند و با وی بیعت کردند، و کار خلافت بروی مقرر گشت، و بزرگواری و مساعی او در اسلام ظاهر است، و اندر زمان وی دوازده طایفه از عرب مرتد گشتند و ده را او کفایت کرد، و در دیگر عمرو لشکر بجانب شام فرستاد و اغلب شام بگشود و مدت خلافت وی دو سال بود۔

خلیفه دوم امیر المومنین عمر الخطاب العدوی رضی الله عنه

وشهامت و معدلت و رای او جهانیان را متواتر گشته و یکهان را معلوم و مبرهن شده
و در جهان چون وی بادشاهی نشان نداده اند، دین محمدی بدایت و نهایت از وی قوت
یافت، و رایات اسلام در مشارق و مغارب برافراشت، و تمامت ممالک شام و روم کشود
واکاسره را قمع کرد و فارس و عراق از ایشان مستخلص گردانید، او را غلامی خالد بن ولید
ضربه زد و شهید گشت و مدت خلافت وی ده سال و نیم بود۔

خلیفه سیوم امیر المومنین عثمان رضی الله عنه

چون عمر را طعنه زدند شش کس بر خلافت معین کردند عثمان، و علی و عبد الرحمن و طلحه
و زبیر و سعد وقاص پس عثمان رضی الله عنه معین شد و پدر وی و پدر پیغامبر پسر عمان بوده اند،
و دو دختر پیغامبر در نکاح او بر دواند، ازین جهت وی را ذو النورین میگویند، و مدت خلافت
وی دوازده سال بوده است و در ایام وی خراسان و آذربایجان و طبرستان و کرمان کشوده
شد، و مصر و حدود مغرب و اکثر بلاد روم بستدند و اول فتنه که در اسلام افتاد خروج جمعی از
مسلمانان بود و شهید کردن وی۔

خلیفه چهارم امیر المومنین علی بن ابی طالب الهاشمی کرم الله وجهه

در نیم روز که امیر المومنین عثمان رضی الله عنه شهید شد بر وی بیعت کردند و اغلب
مسلمانان بر وی متفق شدند، و عائشه و طلحه و زبیر از وی جدا گشتند و بر وی قتل عثمان نسبت
کردند و بجانب بصره رفتند و علی رضی الله عنه از پی ایشان بشد و محاربت کرد، و عائشه را
باز بمدینه آورد و طلحه و زبیر کشته شدند در جنگ، و معاویه در مطاوعت ننمودن هم بدین عذر

تمسک ساخت، و میان ایشان محاربات عظیم رفت، و خلقی بی حد از طرفین کشته شدند، و باخر الامر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بکوفہ آمد و انجا گمقیم شد، و معاویہ باز بشام شد، و آن دیار جملہ بدست فرو گرفت، و دعوی خلافت کرد، پس از خوارج سہ کس اتفاق کردند، تا ہر کس بجانبی روند و علی و معاویہ و عمرو عاص را سحر گاہ بیست و ہفتم رمضان ہلاک کنند، عبد الرحمٰن ملجم لعنة اللہ بیامد و علی در نماز بود او را زخم زد و دیگر کہ بشام رفتہ بود معاویہ را زخم زد اما کار گر نبود و قضاء اللہ عمرو عاص آن روز بیرون نیامد، و برادر زادہ را فرستاد و کشتہ شد، و مدت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ چہار سال و نہ ماہ بود۔

سبط رسول اللہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

چون امیر المومنین علی شہید گشت، اہل عراق با حسن بیعت کردند، و معاویہ بمحاربت وی برخاست، و آہنگ وی کرد، حسن رضی اللہ عنہ از غدر اہل عراق اندیشہ کرد، و با وی مصالحت کرد و بجانب حجاز رفت، و چنین گویند کہ زنش وا روی زہر داد و او نماند۔

البسط الاخر الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

چون معاویہ وفات یافت اہل عراق بیعت نامہ سوی حسین فرستادند او قصد کوفہ کرد عبد اللہ بن زیاد برادر زادہ معاویہ امیر کوفہ بود، و لشکر پیش وی باز فرستاد، تا او را دستگیر کنند و در دشت کربلا بہم رسیدند و دو سہ شبانروز محاربہ و مقاتلہ رفت کہ لشکر حسین آنچہ بود بقتل آمدند، یک پسر کوچک داشت در گہوارہ میگریست حسین آواز او بشنید و دلش برجوشید و او را بخواست و در کنار گرفت ناگاہ یک حربہ زدند، و آن طفل ہلاک شد، و حسین بن علی رضی اللہ عنہ گفت انا للہ و انا الیہ راجعون و از کنار بزمین نہاد انگاہ تشنگی بر حسین رضی اللہ عنہ غلبہ کرد و بر آب فرات رفت کہ آب خورد چون

آب در دہن کردیک تیر در دہن حسین زدند خون آلود گشت آب از دہن بریخت و باز آمد و از قوت فرو ماند و در شب ہنم محرم بخسپید چون چشم در خواب رفت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید گفت یا حسین غم مخور کہ فردا تو نزد من خواہی بود، روز دیگر حسین بن علی بقتل آوردند و اہل بیت حسین را ہمہ برہنہ پا و علی بن حسین راکہ ماندہ بود، پیش یزید علیہ اللعنۃ فرستادند، سر و پای برہنہ و جامہ دریدہ و سر حسین نیز ببریدند، چون پیش وی بردند فرمود کہ ابن علی را نیز بکشند و سر حسین در طشت نہادند و پیش خود بنہاد و چوبی کہ در دست داشت بر لب حسین می مالید، اکابر کہ پیش وی حاضر بودند منع کردند کہ لبی کہ پیغامبر علیہ السلام بوسہ دادہ باشد نشاید کہ تو چوب زنی، و این پسر کو چکست چہ از دست وی برآید رہا کرد و از نسل حسین او ماندہ۔

طبقہ دوم۔ بنی امیہ

مدت ملک ایشان نود و پنج سال عدد ایشان سیزدہ نفر و ہذا اسمائہم

(۱) معاویہ بن ابی سفیان	(۲) یزید بن معاویہ
(۳) مروان بن الحکم	(۴) عبد الملک بن مروان
(۵) ولید بن عبد الملک	(۶) سلیمان بن عبد الملک
(۷) عمر بن عبد العزیز	(۸) یزید بن عبد الملک
(۹) ہشام بن عبد الملک	(۱۰) ولید بن یزید
(۱۱) یزید بن ولید	(۱۲) ابراہیم بن ولید
(۱۳) محمد بن مروان الحکم۔	

معاویہ بن ابی سفیان

از دہاۃ عرب بود و از ایام عمر رضی اللہ عنہ در جانب شام امیر بود اما استقاست

کار و استبداد در تدبیر ممالک اسلام مدت بیست سال یافت بعد از وفات علی رضی اللہ عنہ۔

یزید بن معاویہ

چون معاویہ درگذشت یزید برجای وی ایستاد و مدت چہار سال بادشاہی کرد، و در آخر عہد وی عبد اللہ بن زبیر خروج کرد، بحجاز، و چون یزید درگذشت کار وی قوی گشت و جملہ عراق با وی اتفاق کردند، و بر وی بماند، تا ایام عبد الملک بن مروان، پس او بحجاز یوسف را بفرستاد، و با وی محاربت کرد و او را بیاویخت۔

مروان بن الحکم

چون یزید درگذشت، و پسرش خالد خرد بود بنی امیہ بر مروان اتفاق کردند و شام از عبد اللہ بن زبیر نگاہ داشتند، چون نہ ماہ بگذشت زن یزید کہ زن او شدہ بود او را زہر داد و ہلاک کرد۔

عبد الملک بن مروان

چون پدرش درگذشت اہل شام با وی بیعت کردند و او حجاج بن یوسف را بمقاتلہ ابن زبیر فرستاد چون از آن فارغ شد، و بجانب عراق و فارس آورد و برادرش محمد را بفارس فرستاد و شہر شیراز او ساختہ است کہ پیش ازین در اصطخر شہرستان بودہ و مدت ملک او بیست و یکسال بود۔

ولید بن عبد الملک

نہ سال و چند ماہ بادشاہی کرد و در ایام وی بیشتر ماوراء النہر کشودہ شد۔

سلیمان بن عبدالملک

واورامفتاح الخیرخواندندی چه ولید ظالم بود، ودرایام وی باران اندک بود، وقحطی عظیم پیداشد، چون بادشاهی بسلیمان رسید عدل بیشه کرد، باری تعالی باران تمام بفرستاد وفراخی درعالم ظاهر گشت، ومدت ملک وی قریب دوسال وهشت ماه بود۔

عمر بن عبدالعزیز

بعدازخلفاء راشدین چون وی خلیفه بعلم ودیانت وتقوی نبوده وپیوسته با اهل بیت بتقریب حسبی چون نام امیرالمومنین علی شنیدی تعظیم داشتی ومردمان رااززشت وی منع کردی، ومادر وی ازاسباط امیرالمومنین عمر بوده ودرخلافت دوسال ونیم مهلت یافت۔

یزید بن عبدالملک

بادشاهی باجمال بود وایام خلافت وی چهار سال بود، ودراثناء آن مدت عبدالله بن محمد بن علی بن عبدالله بن العباس آغاز دعوت کرد، وابومسلم الخراسانی راکه ازانبار ملوک فرس است فرمود، تادرخراسان اوراد عوت کند۔

هشام بن عبدالملک

مردی صاحب رای بوده وبادشاهی او مدت نوزده سال وهفت ماه بود۔

ولید بن یزید بن عبدالملک

سال وسه ماه بادشاهی کرد آنگاه محمد بن الخالد القشیری اوراخلع کرد، وبایزید بیعت کرد۔

یزید بن ولید بن عبدالملک

مادرش شاه آفریده بود دختر فیروز بن یزدجرد بن شهریار جوانی عادل نیکو سیرت بود، ومدت ملک او شش ماه بود۔

ابراهیم بن الولید

ولی عهد برادر بود و مدت سه ماه و چند روز بادشاهی کرد پس مروان بروی خروج کرد وازوی بستد۔

مروان بن محمد بن مروان الحکم

از ایام ولید بن عبدالملک امیر حمص بود و چون باوی بیعت کردند بر قرار آنجا که بود تا اولاد عباس بروی خروج کرد، وآفتاب دولت بنی امیه غروب کرد ومدت ملک او پنج سال و دو ماه بود۔

طبقه سیوم۔ خلفا بنی العباس

عدد ایشان سی وهفت نفر مدت خلافت ایشان پانصد وبیست سال بود وهذا اسماؤهم

(۱) ابو العباس السفاح عبدالله بن محمد بن علی بن عبدالله بن العباس (۲) المنصور ابو جعفر بن محمد بن علی بن عبدالله المعروف بدوانیقی

(۳) المهدی ابو عبدالله محمد بن عبدالله (۴) الهادی ابو محمد موسی بن محمد

(۵) الرشید ابو جعفر هارون بن محمد (۶) الامین محمد بن هارون

(۷) المامون عبدالله بن هارون (۸) المعتصم بالله ابو اسحق محمد بن هرون

(۹) الواثق بالله هرون بن المعتصم (۱۰) المتوکل علی الله جعفر بن المعتصم

(۱۱) المنتصر بالله ابو العباس محمد بن المتوکل (۱۲) المستعین بالله احمد بن محمد بن المعتصم

(۱۳) المعتز بالله ابو عبدالله محمد بن المتوکل (۱۴) المهتدی بالله محمد بن هرون

(۱۵) المعتمد علی اللہ احمد بن المتوکل
(۱۶) المعتضد باللہ احمد بن طلحۃ بن المتوکل
(۱۷) المکتفی باللہ علی بن المعتضد
(۱۸) المقتدر باللہ جعفر بن المعتضد
(۱۹) القاہر باللہ محمد بن المعتضد
(۲۰) الراضی باللہ احمد بن احمد بن المقتدر
(۲۱) متقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر
(۲۲) المستکفی باللہ عبداللہ بن علی بن احمد
(۲۳) المطیع للہ ابوالقاسم عبداللہ الفضل بن المقتدر
(۲۴) الطائع للہ عبدالکریم بن المطیع
(۲۵) القادر باللہ احمد بن اسحاق ابن المقتدر
(۲۶) القایم بامر اللہ ابوجعفر عبداللہ بن القادر
(۲۷) المقتدی باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد القایم
(۲۸) المستظہر باللہ ابوالعباس بن احمد المقتدر
(۲۹) المسترشد باللہ ابومنصور بن المعتذر بن المستظہر
(۳۰) الراشد باللہ ابوجعفر بن منصور بن مسترشد
(۳۱) المقتفی بامر اللہ ابوعبداللہ محمد بن مستظہر
(۳۲) المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن المقتفی
(۳۳) المستضی بامر اللہ الحسن بن المستنجد
(۳۴) الناصر لدین اللہ ابوالعباس احمد بن المستضی
(۳۵) الظاہر بامر اللہ ابونصر محمد بن الناصر
(۳۶) المستنصر باللہ منصور بن الظاہر
(۳۷) المستعصم باللہ ابواحمد عبداللہ بن المستنصر

ابوالعباس سفاح عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ العباس

سبب خلافت ایشان آن بود کہ محمد بن علی داعیان برگماشت تا پسران او ابراہیم والوالعباس را دعوت کنند و بیشتر اہل خراسان و عراق بران ہم داستان شدند و مروانیان را اطاعت نکردند چو مروان پادشاہ شد خلق از وی بیشتر نفور گشت زید ابوسلمہ الخلال کہ از روسا کوفہ بود ابراہیم را از حجاز برخواند و او با دوازدہ تن از اقارب روی بکوفہ نہاد، اتفاقاً کسان مروان بروی رسیدند و او را بگرفتند، و بنزد مروان بردند، تا او را ہلاک کرد ابوالعباس با تمامت خویشان بکوفہ آمد، و خلق بروی جمع شدند، و روز جمعہ سیزدہم ماہ ربیع الآخر سنہ اثنی وثلثین ومایتہ باوی بیعت کردند، و نماز جمعہ از پی وی بگزاردند و دیگر ابوالعباس لشکر جمع کرد، و برادرش

منصور را بواسطہ فرستاد بمحاربت قباد بن المیسر کہ امیر عراق بود، وعم خویش عبداللہ بن علی بجانب شام بمقابلہ مروان فرستاد وبہردو مظفر گشتند ومدت خلافت او چہار سالہ وہشت ماہ بود۔

المنصور ابوجعفر عبداللہ بن محمدؐ

در اواخر ایام ابوالعباس بحج رفت وور مراجعت بفی برادرہ عہدنامہ او را نخلافت و ولی عہدی عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بوی رسید، چون پسرش مہدی بزرگ شد عیسیٰ را خلع کرد، وولی عہدی بد وداد، وابومسلم کہ صاحب دعوت ایشان بود ور خراسان بتوہم عصیان واستقلال کہ ازوی داشت او را ہلاک کرد، ومحمد ابراہیم ابنا عبداللہ بن الحسین بن علی بن ابی طالب بروی خروج کردند ولشکر فرستاد، تا ایشان را بقتل آوردند، وشہر بغداد درسنہ خمس واربعین ومایتہ بنا کرد، ومدت خلافت او بیست وردو سال بود وازایمہ کبار کہ در عصر وی بودند امام ابوحنیفہ کوفی وامام مالک مدنی وامام سفیان ثوری رضی اللہ عنہم۔

المہدی محمدؐ بن عبداللہ

چون بحج رفت ورنجور شد درراہ، چون بہیر میمون رسید بدومنزلی مکہ درگذشت ومہدی باوی بود واندر مکہ باوی بیعت کردند ودر زمان وی شخصی بجانب خراسان ظاہر شد ودعوی بادشاہی کرد وازآنجا یکہ بجانب زاولستان شد ومہدی اسپہبدان خراسان فرستاد تا او را ہلاک کردند حسین بن علی بن الحسین العلوی در مکہ دعوی خلافت کرد ومدت خلافت دہ سال وچند روز بود۔

الہادی موسیٰ بن محمدؐ

چون پدرش درگذشت او بجانب جرجان بود چون آگاہ گشت باز بغداد آمد وقریب

هفت سال در خلافت بزیست وحسین بن علی العلوی در ایام او کشته شد۔

الرشید هارون بن محمد

چنین گویند که اندران شب که هادی وفات یافت با او بیعت کردند و مامون در وجود آمد و ازین سبب آن شب را لیلة الهاشمیة گویند و اول کسی که با او بیعت کرد یحیی بن خالد البرمکی بود که از اولاد ملوک ساسان بوده است و از آن جهت وزارت بوی داد، و بعد از مدتی جعفر بن یحیی را بکشت و یحیی را محبوس کرد، و در اول روز او بسیاری از اکابر حجاز که با علوی متفق بودند بغداد آوردند، و از آن زمره امام ابوعبدالله محمد بن ادریس الشافعی بود، و دران ایام ابویوسف قاضی بود و محمد بن الحسن والی بیت المال و شافعی رضی الله عنه چند نوبت در حضور رسید با ایشان مناظره کرد و غالب آمد رشید در شان وی معتقد شد و او را خلعت داد و چند سال در بغداد درس گفت و از جمله ملازمان او امام احمد حنبل بود پس مصر رفت و در آن جا یکه جوار حق رسید و مدت خلافت هرون بیست و سه سال بود و وفات او در طوس

الامین محمد بن الهرون

رشید او را ولی عهدی داد و مامون را بسلطنت خراسان فرستاد پس چون امین بادشاه شد علی بن عیسی با لشکری تمام بحرب مامون فرستاد مامون طاهر بن الحسین که عامل وی بود فرستاد و میان ایشان مقابله رفت، و لشکر امین منهزم شد، از پی آن ببغداد رفت و امین را هلاک کرد، و مدت خلافت او چهار سال و هفت ماه بود۔

المامون بن عبدالله بن هرون الرشید

افضل و اعلم خلفاء بنی العباس بود و در فنون علوم شهرت داشت و بیشتر علم حکمی

در ایام او بازبان عربی کردند، و باسادات میلی داشت وازین قبل ولی عهدی به علی بن موسیٰ بن جعفر الرضا را داد، و بنی عباس از آن آشفته شدند و او را خلع کردند و با ابراہیم بن المہدی بیعت کردند پس مامون حسن بن سہل الساسانی را بفرستاد و ابراہیم را اسیر کرد و امام علی بیشتر وفات یافت و مدت خلافت مامون بیست سال و پنج ماه بوده است۔

المعتصم باللہ محمد بن ہرون

او را خلیفہ مثمن گویند بسبب آنکہ ہشتم خلیفہ بود از ابنار عباس وہشتم بطن وہشت سال وہشت ماه وہشت روز خلافت کرد و قاضی القضاة در ایام او احمد بن ابی داؤد، و از فقہا بزرگ اسمعیل المزنی والربیع المرادی و امام احمد نیز در حیات بود، و معتصم بسبب آنکہ میلی با عتزال داشت و معتقد نبود او را ترحیب نکردی وگاه گاه رنجانیدی۔

الواثق باللہ ہرون بن المعتصم

مردی بغایت قوی بوده چنانکہ گویند بہر دستی گوسپندی نگاه داشتی تا پوستش جدا کردندی، مدت خلافت او پنج سال و نہ ماه بود۔

المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم

موسس سنت بود فقہا و محدثان را دوست داشتی و امام احمد را ترحیب کردی و اندر خلافت او امام وفات یافت بعد از چہار سال و نہ ماه که خلافت کرد و بزبیست وصیف بن الحاجب ابو عاشر انی کشتہ شد بسبب فتح خاقان برکشید و اقطاع وصیف بوی داد۔

المستنصر باللہ محمد بن المتوکل

و با ترکان در کشتن پدر یکی بود لاجرم بعد از شش ماه بخناق در گذشت۔

المستعین باللہ احمد بن محمد المعتصم

در ایام او حسن بن زید العلوی اندر طبرستان خروج کرد و جیل و دیلم با وی یکی شدند و وی بکشودند، و مدت دو سال خلافت کرد و بس ترکان او را خلع کردند و با معتز باللہ بیعت کردند

المعتز باللہ محمد المتوکل

چہار سال و نیم خلافت کرد آنگاہ ترکان او را بگرفتند و در آفتاب نگاہ داشتند تا خود را خلع کرد، بس او را محبوس کردند، و طعام از وی باز داشتند، تا وفات یافت۔

المہتدی باللہ محمد الواثق

بغایت متشرع بود و متزہد و اغلب شب با تمام مشغول بودی و کہنہ جبہ پوشیدی، و بر گلیمی نشستی در ایام او ملاہی و محرمات مندفع شد، و کس را یاری آن نبودی کہ اظہار کنند، و بزمان او اولاد لیث صفار در سجستان خروج کردند و قریب سالی در خلافت مہلت یافت۔

المعتمد علی اللہ احمد بن المتوکل

چون با وی بیعت کردند برادر را ابو احمد طلحہ بن المتوکل بیمن و حجاز فرستاد، و بیست و سہ سال و سہ ماہ خلافت کرد، و در ایام او کار صفاریان بغایت رسید۔

المعتضد باللہ احمد بن طلحۃ بن المتوکل

مردی بغایت مہیب بود و او را سفاح ثانی گفتندی، و در اواخر ایام او امیر اسمعیل بن احمد السامانی خروج کرد، و عمرو لیث بدست او اسیر شد، و مدت خلافت او نہ سال و ہفت ماہ بود

المکتفی باللہ علی بن المعتمد بن طلحہ

در عہد او الناصر الحق الحسن بن علی الحسینی در دیار دیلمہ خروج کرد و کشتہ شد، و عماد الدولہ کہ اول ملوک دیلم ست بادی بود و قاضی ابوالعباس بن شریح قاضی شیراز بود و مقتدر را بدست بعضی از خواص کشتہ شد، و مدت ملک او پنج سال بود۔

القاہر باللہ محمد بن المعتضد

چون برادرش شہید کردند، او را نامزد خلافت کردند، و بعد از سالی و نیم او را خلع کردند و با پسر زادہ مقتدر بیعت کردند۔

الراضی باللہ احمد بن احمد بن جعفر

مدت خلافت او شش سال و دو ماہ بود و بس درگذشت۔

المتقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر

قریب چہل سال خلافت بنام وی بود و بعد ازان او را میل کشیدند۔

المستکفی باللہ عبداللہ بن علی

او را بیعت کردند و بعد از سالی و چہار ماہ معز الدولہ احمد بن بویہ او را محبوس کرد و لپسر مقتدر بنشاند۔

المطیع باللہ الفضل بن المقتدر

سی و یک سال خلافت کرد، و بعد از ترکان کہ بندہ زادگان خلفا بودند اغوغا کردند،

و بیکدیگر برآمدند و از آن فتنہا ظاہر شد، و او خود را خلع کرد، و تفویض خلافت بہ پسر کرد۔

الطایع باللہ عبدالکریم بن المفضل

ہفدہ سال و نہ ماہ خلافت کرد در فتنہ و زحمت باخر الامر بہاء الدولہ بن عضد الدولہ
او را خلع کرد و باپسر عم وی بیعت کرد۔

القادر باللہ احمد بن اسحاق بن المقتدر

در ایام او سلطان محمود سبکتگین عبدالملک سامانی را ہری کرد، و خراسان باستقلال
فرو گرفت و خلافت او چہل سال و چہار ماہ بود۔

القایم بامر اللہ ابوجعفر عبداللہ بن القادر

در ایام او طغرل تگین بن میکایل بن سلجوق خروج کرد در خراسان، و قایم بامر اللہ
او را خلعت فرستاد و رکن الدولہ لقب کرد، بعد از ان بساسیری کہ اسپہبد بغداد بود آہنگ کرد،
قایم باللہ بطغرل تگین استعانت کرد، او عمید الدولہ را کہ وزیر او بود گفت کہ جوابی مختصر کہ او را بدان
وثوقی تمام حاصل شود بنویس عمید الدولہ بنوشت قولہ تعالی کہ ارجع الیہم فلنا تینہم بجنود لا قبل لہم
بہا و لنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون و سلطان با لشکری تمام برفت و میانہ و اسطہ و کوفہ جنگ
کرد، و بساسیری ہزیمت شد، و سلطان ازان جایکہ بخدمت خلیفہ شد و او را باز بغداد آورد،
چون نزدیک شہر رسید سلطان پیادہ شد و در رکاب میرفت و خلیفہ سبا ئہ میکرد و ارکب یا رکن
الدین و ازان روز لقب سلطان از دولت بدین مبدل شد و مال بغداد در تصرف سلطان
آمد و مدت خلافت او چہل سال و ہشت ماہ بود۔

المقتدی بالله ابو القاسم عبدالله بن احمد

مدت خلافت او نوزده سال و هشت ماه بود و چنین گویند که بمفاجات درگذشت و در روز وفات او پانزده ملک بزرگ مثل ملک هند و ترک از دنیا رحلت کرد۔

المستظهر بالله ابو العباس احمد بن المقتدی

در ایام دولت او دولت آل بویه منقضی شد، و شبانکارگان در فارس مستولی شدند، و شرح از بجای خود داده آید و مدت ملک او بیست و پنج سال بود۔

المسترشد بالله ابو منصور فضل بن المستظهر

در ایام محمود بن محمد بن ملک شاه السلجوقی بغداد را حصار داد، و باخر الامر بمصالحت بازگشت و در نزدیک وفات یافت، پس مسترشد روی بعراق کرد و چون از دینور بگذشت بمسعود برادر محمود رسید و میانه ایشان محاربت قایم گشت و لشکر مسترشد هزیمت شدند و مسترشد اسیر شد و در سراپرده مسعود محبوس بود که ملاحده او را کارد زدند و در ایام او محمد بن تومرت که بعلم و تقویت مشهور بود بجانب مغرب خروج کرد و در سنه اربع و عشرین خمسمائه وفات یافت و عبدالمومن بن علی از اصحاب او بحکم وصایت او بکار او قیام نمود و تمامت ممالک مغرب بستد و چنان نماید که هنوز آن دیار در تصرف اولاد او مانده و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

الراشد بالله ابو جعفر منصور بن المسترشد

چون مسترشد اسیر گشت در بغداد با او بیعت کردند و در پی کینه خواستن سلطان مسعود

بغداد او رفت و شهر در حصار گرفت و بعد از چند ماه راشد بملک موصل بگریخت و از آن جا یکبه باذربائیجان آمد و بعد از آن قصد عراق کرد، و در راه بدست فدائیان شهید شد؛ مدت خلافت او دو ماه و چند روز بود۔

المقتفی لامر اللہ ابو عبداللہ محمد بن المستظہر

چون راشد بگریخت مسعود در بیعت و سیوم ذیقعدہ سنہ ثلثین و خمسمایہ با مقتفی بیعت کرد و مسعود باز گشت و در ایام او از سلغریان سنقر اتابک ملک شاہ ابن محمد بن محمود السلجوقی کہ در شیراز حاکم بود خروج کرد و مدت خلافت او بیست سال و چہار ماہ و نیم بود۔

المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف بن المقتفی

یازدہ سال خلافت کرد و در عہد کار آل سلجوق ضعیف شد۔

المستضی بنور اللہ الحسن بن المستنجد

در ایام وی دولت غزنویان منقطع شد و ملوک غور بر بلاد ہند و غزنہ۔ و خوارزم شاہ بر بلاد خراسان۔ و بندگان آل سلجوق۔ بر عراق مستولی شدند و مدت خلافت او نوازدہ سال بود۔

الناصر الدین اللہ ابو العباس احمد بن المستضی

مردی دلاور بود، دانا، و در ایام او دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و سلطان محمد بن تکش مستولی گشت و عزیمت بغداد کرد و شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ روحہ برسالت بروی رفت و سخن وی نشنید، و در راہ برفی عظیم در افتاد، در بسیار از لشکریان او ہلاک شدند؛ و سلطان بتبریز رسید؛ و باز گشت، و عنقریب چنگیز خان بروی خروج کرد و مدت

خلافت او چهل و پنج سال بود۔

الظاهر بامر الله ابونصر محمد بن الناصر

تند شش ماه پادشاهی کرد و درگذشت۔

المستنصر بالله منصور بن الظاهر

در زمان وی خوارزمیان مستاصل شدند، و مستولی گشت و جرماغون بغداد رفت و
با شرف الدین اقبال سرابی محاربت کرد و منهزم بازگشت و مدت خلافت او هفده سال و
هفت ماه بود۔

المستعصم بالله ابو احمد عبدالله بن المستنصر

آخر بنی العباس بود مردی عالم متورع بود، اما رائی نداشت، و مدت هفده سال خلافت
کرد آنگاه هولاکو خان بجنگ وی رفت و او را با اکثر بغداد شهید کرد، و از وی پسر مانده است
و در میان مشغول می باشد و عجمی که او را این التراکیه گویند، در مصر رفت و آخر خلفا بنی عباس
بوده است

قسم چهارم

در اخبار سلاطین و ملوک عظام

که در ایام عباسیان باستقلال در ممالک ایران بادشاهی کرده اند و ایشان هشت طایفه بوده اند۔ صفاریه، سامانیه، غزنویه، دیالمه، سلجوقیه، سلغریه، خوارزمیه، مغولیه، سلغریان اگرچه در فسحت ممالک مساوی ایشان نبوده اند اما بسبب آنکه فارس را داشته اند که دار الملک اصلی ایشان ایرانست و نیز در تشئید قواعد خیرات و تایید معاقد مبرات از همگنان برگذشته اند، خواستیم که این کتاب از آثار ایشان معطل نماند۔

طایفه اوّل صفاریان

مدت ملک ایشان پنجاه سال بوده است و عدد ایشان سه نفر بوده اند۔

(۱) یعقوب بن اللیث، (۲) عمرو بن اللیث

(۳) طاهر بن محمد بن عمرو

یعقوب بن اللیث السجستانی

او و عم او در خدمت درهم بن نصر بن رافع بن لیث می بودند در بست از شهرستان سجستان و درهم پیوسته بغزا خوارج و کفار رفتی، و ازان قبل عوام تمام متابع وی بودند

بس درہم لشکری جمع کردو بیعقوب داد تا بقتال عمار بن یاسر کہ عامل ہرات بود رود یعقوب رفت ویروی غلبہ کرد و اعمال او فرد گرفت، و آنجا یکہ وقف کرد، و مردم را دعوت و رعایت می کرد جملہ تابع وی شدند، و بدان استقلالی و شوکتی تمام بیافت و تمامت سجستان و کرمان و خراسان مستخلص کرد، معتمد علی اللہ امیر محمد بن طاہر کہ حاکم عراق بود بفرستاد، تا بوی محاربت کردند اتفاقاً او اسیر گشت و کار یعقوب ارتفاع یافت و آہنگ فارس و خورستان نمود و جملہ مسخر کرد، و بجند سابور مقام ساخت و آنجا یکہ در ۲۶۵ھ خمس وستین و مائتین وفات یافت۔

عمرو بن الليث

چون برادرش درگذشت باز جای وی ایستاد، و تمامت ملک در تصرف آورد تا حدی مستولی گشت کہ در بغداد و بنام او خطبہ کردند و پیش از آن در خطبہ خبر خلیفہ را دعا نکردندی و در منتصف ربیع الآخر ۲۸۷ھ سبع و ثمانین و مائتین اسمعیل سامانی اندر سر بلخ او را اسیر کرد و بحضرت المعتضد باللہ فرستاد، و در حبس بغداد بگرسنگی وفات یافت و چنین گویند کہ در اسفار مطبخ او را سی صد شتر زیادہ کشیدندی و یک چشم داشت و از آثار وی مسجد عتیق جامع شیراز ماندہ است۔

طاہر بن محمد بن عمرو

چون عمرو بن اللیث اسیر گشت طاہر بگریخت و بسجستان رفت و آنجا یکہ رحلت کرد و ایام دولت صفاریان سپری گشت۔

طایفہ دوم۔ سامانیان

و مدت ملک ایشان صد و دو سال و شش ماہ و عدد ایشان دہ نفر ملک ایشان از

دیار ترک تا حدود جند و فارس و عراق بود و مقام ایشان در بخارا بود و

(۱) اسمعیل بن احمد السامانی
(۲) ابونصر احمد بن اسماعیل
(۳) ابوالحسن نصیر بن احمد
(۴) نوح بن نصیر بن احمد
(۵) عبدالملک بن نوح
(۶) منصور بن نوح
(۷) نوح بن منصور
(۸) ابوالحرث منصور بن نوح
(۹) عبدالملک بن نوح
(۱۰) المستنصر اسمعیل بن نوح

الامیر ابوابراہیم اسمٰعیل بن احمد السامانی

اول سامانیان که بادشاہی کرد او بود مردی عادل و صاحب رای بود و پیوسته باخلفاء اظہار طاعت کردی، ومدت ملک او ہشت سال بود۔

الامیر ابونصر احمد بن اسماعیل

بعد از پدر بحکم وراثت و تقدم دار الخلافہ مدت شش سال و شش ماہ بود که بادشاہی کرد بعد از ان بدست جمعی از بندگان کشته شد۔

الامیر ابوالحسن نصر بن احمد

سی سال با دراستی و عدل و نشر آبادی و نصر موالی و قہر اعادی رایات بادشاہی و جہانداری برافراشت بس بلجام شہادت سیادت دنیا بسعادت عقبی ملتحم و متصل گردانید۔

الامیر نوح بن نصر

دوازده سال در جہانداری بسر برد و ایام دولتش بسر آمد۔

الامیر عبدالملک بن نوح

هفت سال و شش ماه و پانزده روز اسپ مراد در میدان جهان بتاخت و باخر الامر
از اسپ در افتاد و در گذشت۔

الامیر منصور بن نوح

مدت ملک او پانزده سال و نه ماه بود۔

الامیر نوح بن منصور

امرا خراسان بر وی عاصی شدند و او نامه نوشت بناصر الدین سبکتگین که شحنهٔ غزنه
بود تا شر ایشان از وی کفایت کرد، و قیادت جیوش خراسان بوی داد و ذلک فی سنه ۳۸۴
اربع و ثمانین و ثلثمایه و مدت ملک او بیست و یک سال و هفت ماه بود۔

ابو الحرث منصور بن نوح

بعد از یکسال و نه ماه که پادشاهی کرد بکتوزن پسر حسن او را اسیر کرد و برادرش
بیعت کرد

الامیر عبد الملک بن نوح

چون نوبت بادشاهی بوی رسید خواست که قیادت جیوش خراسان از سلطان محمود
سبکتگین صرف کند، و ازان سبب میان ایشان محاربه و مقاتله ظاهر گشت عبد الملک بهزیمت
بازبخارا شد و ملک ترک ایلک خان بروی حمله کرد، و مسلط گشت و حال اسد او در ماوراء النهر بدست

فرو گفت ۔

المنتصر اسمٰعیل بن نوح

چون عبد الملک اسیر گشت او بگریخت و بخراسان آمد و از انجایگه بجرجان دری شد و باز بخوارزم رفت و از ہیچ آفریدہ بوی وفائی بمشام او نرسید بلک از ہمگنان رنج و زحمت یافت و سلطان محمود را ھها بوی بسپرد اتفاقاً شبی در خانہ این شیخ اعرابی فرود آمد و انجایگه او را ہلاک کردند و ایام سامانیان باخر رسید ۔

طایفہ سیوم غزنویان

عدہ ایشان دوازدہ لفر مدت ملک ایشان صد و شصت و یک سال، اگرچہ ایام دولت این طایفہ در اثنار ایام دیالمہ بود، اما چون ایشان از موالی سامانیان ند و آن موالی القوم منہم نخواستم کہ ذکر این دو طایفہ از یکدیگر گسستہ شود ۔

(۱) السلطان محمود بن سبکتگین	(۲) السلطان مسعود بن محمود
(۳) السلطان محمد بن محمود	(۴) السلطان مودود بن مسعود
(۵) السلطان مسعود بن مودود	(۶) السلطان علی بن مسعود بن محمود
(۷) السلطان عبد الرشید بن محمود	(۸) السلطان ابراہیم بن مسعود بن محمود
(۹) السلطان مسعود بن ابراہیم	(۱۰) السلطان ارسلان شاہ بن مسعود
(۱۱) السلطان بہرام شاہ	(۱۲) السلطان خسرو شاہ

السلطان یمین الدولہ ابو القاسم محمود بن سبکتگین

در سنہ ۳۸۷ سبع وثمانین وثلثمایہ ناصر الدین سبکتگین وفات یافت، و قیادت جیوش

بحکم وراثت وتفویض نوح بن منصور بروی قرار یافت وچون عبدالملک ازوی منهزم شد قوتی وشوکتی تمام یافت، و بولایت خراسان و سجستان مستقل شد و از دار الخلافه بتشریف وعهد نامه محظوظ گشت و سلطان لقب یافت و بعد ازان بجهت استعانتی که از ظلم اولاد فخر الدوله دیلمی بیرسید عزیمت جرجان و عراق کرد و از ایشان استخلاص کرده و بجانب هند رفت و بسیار از قلاع و بلاد ایشان بگشود و بتکدها خراب کرد و باخر الامر اسرایل بن سلیمان بن سلجوق از ماوراء النهر بخواند و بسبب مخافتی که از کثرت ایشان داشت بقلعه کالنجار از زمین هند فرستاد و انجا بمرد و سبب خروج ایشان وضعف اولاد او و گرفتن مملکت این بود و در سنه ۴۲۰ عشرین واربعمایه وفات یافت.

السلطان مسعود بن محمود سلطان

محمود وصیت کرده بود تا سلطنت خراسان و عراق مسعود را باشد و ملک هند و غزنه محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبه هم شریک گرداند و محمد اجابت نکرد پس مسعود آهنگ غزنه کرد، و پیش از وصول او یوسف بن سبکتگین محمد را اسیر کرد، و بقلعه تکینآباد فرستاد، پس چون مسعود برسید یوسف را نیز محبوس کرد و تمامت ممالک پدر در حکم خود آورد و بانفراد در آن تصرف نمود، و در ان ایام آل سلجوق از جیحون بگذشتند و بخراسان آمدند و مسعود را باین طایفه چند نوبت محاربت افتاد و باخر الامر در سنه ۴۳۲ اثنین وثلثین واربعمائة منهزم گشت، و رو به غزنه نهاد و محمد در ان ایام استقلال یافته بود چون مسعود بغزنه رسید محمد او را بقلعه فرستاد، و پسرش احمد بن محمد از پی وی بقلعه رفت و او را هلاک کرد، در سنه ۴۳۳ ثلاث وثلثین واربعمائة.

سلطان محمد بن محمود — ۴

قریب چهارده سال بعد از پدر در ممالک ولایت غزنه پادشاهی کرد و قادری علیه بلوهی

براورش چون بقتل آورد مورد آهنگ او کرد و غالب آمد و بقصاص پدر برادر را با تمامت اولاد بقتل آورد۔

سلطان مودود بن مسعود بن محمود

چون از قصاص فارغ شد قریب هفت سال در ولایت غزنه تصرف نمود چون بسنه ۴۴۱ھ احدی واربعین واربعمائة رسید روی در نقاب خاک کشید۔

سلطان مسعود بن مودود

چون پدرش رحلت کرد او طفل بود و چند روز بادشاهی باسم او موسوم گشت پس اکابر مملکت وارکان دولت بر عمّ او اتفاق کردند و تاج شاهی بر سر وی نهادند۔

سلطان علی بن مسعود

چون نوبت بادشاهی باوی رسید عبدالرشید بن محمود که از سالها باز در قلعه محبوس بود خلاص یافت، ولشکر جمع کرد، و علی از وی منهزم شد۔

سلطان عبدالرشید بن محمود

قریب هفت سال بادشاهی کرد و در ۴۵۰ھ خمسین واربعماته وفات یافت۔

السلطان ابوالمظفر ابراهیم بن مسعود

بن محمود ایام دولت او از ۴۵۰ھ خمسین تا ۴۹۲ھ اثنین وتسعین واربعمایه متمادی گشت، و هیچ خانه خود بنا نکرد الا مسجدی یا مدرسه خاص خدای را جلّ وعلا بنا کرد۔

سلطان مسعود بن ابراهیم

مدت شانزده سال پادشاهی کرد و در سنه ۵۰۸ ثمان و خمسمائة رحلت کرد.

سلطان ارسلان شاه بن مسعود

بسبیل وراثت زمام مملکت در قبضهٔ تصرف خود گرفت، و برادرش بهرام شاه از وی بگریخت و التجا بسلطان سنجر سلجوقی کرد که پسر خال او بود، سنجر بموافقت او بغزنه آمد و با ارسلان محاربت کرد، و نصرت یافت و ارسلان هزیمت شد سنجر بهرام شاه را بر تخت نشاند، و باز بخراسان رفت پس ارسلان رجعت کرد، و بهرام شاه از وی بگریخت و باز بخدمت سنجر آمد و از وی لشکر تمام بسید و بغزنه رفت و بر ارسلان مسلط گشت و او را هلاک کرد در سنه ۵۱۲ اثنین و عشرین و خمسمائة.

سلطان بهرام شاه بن مسعود

علاؤالدین حسین بن الحسن که اول ملوک غور است بروی خروج کرد، و بغزنه رفت، و بهرام از وی بگریخت، و او برادر خود را سیف الدین در غزنه بگذاشت و مراجعت کرد پس بهرام شاه بغزنه آمد و سیف الدین را بر گاو نشاند و در شهر بگردانید و این خبر بعلاؤالدین رسید و بغایت از آن تافته شد و با لشکر انبوه عزیمت غزنه کرد، و پیش از رسیدن او بهرام شاه درگذشت

سلطان خسرو شاه بن بهرام شاه

بر جای پدر بنشست، و چون علاؤالدین برسید خسرو شاه بگریخت، و بدیار هند رفت و علاؤالدین غزنه را غارت کرد و خلقی بسیار بقتل آورد و پسران برادر غیاث الدین ابوالفتح محمد و شهاب الدین ابوالمظفر ابنا سام بن الحسن را آنجا نگه بداشت و ایشان بانواع میل خسرو شاه را

برخود بیسن کردند، وناگاه او را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند وتمامت ممالک غزنه مستخلص گردانید و در شهر دی اقامت ساخت، وخسروشاه در ۵۵۵ھ خمس وخمسین وخمسمائیة وفات یافت و امید از روزگار غزنویان منقطع گشت، و بعد از مدتی غیاث الدین درگذشت، وتمامت ممالک باستبداد و انفراد در تصرف شهاب الدین بماند تا ایام سلطان محمد بن تکش که او را ملاحده در هراة کار زدند پس سلطان شمس الدین التمش که از موالی او بود قائم مقام او گشت، و سلطنت هند او را مسلّم گشت، وتا این ایام بر اولاد او مقرر ماند، و از غوریان بیش ازین سه نفر علاء الدین وغیاث الدین وشهاب الدین نیافتیم که بادشاهی کردند والله اعلم۔

طایفهٔ چهارم۔ دیلمیان

عدد ایشان هژده نفر مدت ملک ایشان قریب صد و بیست سال بود، و انساب ایشان بدین وجه است۔

(۱) عماد الدوله ابوالحسن علی بن بویه

(۲) رکن الدوله حسن بن بویه

(۳) معز الدوله احمد بن بویه

(۴) عضد الدوله ابوشجاع فناخسرو بن حسن

(۵) عز الدوله علی بن حسن بویه

(۶) موید الدوله بویه بن حسن

(۷) عز الدوله بختیار بن احمد

(۸) فخر الدوله ابوالحسن علی بن حسن

(۹) مجد الدوله ابوطالب رستم بن فخر الدوله

(۱۰) شرف الدوله ابوالفوارس بن عضد الدوله۔

(۱۱) صمصام الدوله ابوکالنجار مرزبان بن عضد الدوله

(۱۲) بهاء الدوله ابونصر خسرو بن فیروز بن عضد الدوله

(۱۳) سلطان الدوله بن بهاء الدوله

(۱۴) مشرف الدوله حسن بن بهاء الدوله

(۱۵) عماد دین الله ابوکالنجار مرزبان بن سلطان الدوله۔

(۱۶) الملک الرحیم ابونصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک

(۱۷) الملک ابومنصور فولادستون ولد عز الملوک

(۱۸) الملک ابوعلی کیخسرو ولد عز الملوک۔

امیر عماد الدولة ابو الحسن علی بن بویه الدیلمی

بدو امر بخدمت ناصر الحق مشغول بود، و چون او شهید گشت عماد الدولة بگریخت و بخراسان آمد و بخدمت والی آنجایگه مشغول شد و جمعی از دیالمه بر وی جمع شدند والی از شوکت او ترسناک شد، خواست تا او را محبوس کند عماد الدولة از آن آگاه شد و بگریخت و بجانب اصفهان شد، والی آنجایگه ابو المظفر بن یاقوت او را بخود راه نداد، عماد الدولة چون مقصدی و ملازمی نیافت بضرورت باوی بجنگ درایستاد، و مظفر را اسیر کرد و اصفهان او را مسلم شد آن خبر بیاقوت رسید و او در شیراز بود، لشکر جمع کرد، و روی بعماد الدولة آورد و باوی محاربت کرد، و منهزم بازگشت و عماد الدولة از پی او بپارس آمد و از آن جایگه بخوزستان۔ و جمله را بگشود، و نیز مال و معامله بغداد در تصرف آورد، و در خطبه بعد آن خلیفه او را دعا کردند، و معز الدولة را آنجایگه بگماشت و رکن الدولة را بجانب اصفهان و ری فرستاد و خود اقامت در شیراز ساخت و آنجایگه وفات یافت و صابی در کتاب التاج آورده است که ایشان از نژاد بهرام جور اند، و در بدو اسلام پدران ایشان بگریختند و بگیلان رفتند و ملک او شانزده سال بود۔

رکن الدولة الحسن بن بویه

چون عماد الدولة وفات یافت او باز شیراز آمد و مدتی آنجایگه بود و پس مملکت بر پسران قسمت کرد، فارس بعضد الدولة داد و اصفهان و قم و قزوین و ابهر و زنجان بموید الدولة و پسر کوچکتر این الدولة ابو العباس را بعضد الدولة سپرد و بری شد، و از آنجایگه وفات یافت و مدت ملک او بیست و هشت سال بود،

معز الدولة ابو الحسن احمد

از طرف برادر بجانب بغداد بود حاکم، و از انجا که عزیمت مصر و شام کرد آن بلاد را مسخر کرد، و در ایام رکن الدوله نماند۔

عضد الدولة ابو شجاع فنا خسرو

نور حدیقه آل بویه است و هیچکس از ملوک جهان در علم و هنر پایه وی نیافته، و مآثر و مناقب و معادل او معروف و مشهور است و از آثار وی دار الشفا بغداد و شیراز ست و بند بر رود کر بسته است که نظیر آن در جهان نیست و به بند امیر معروفست و این امیر استادکل کرده بوده که بند ساخته و چون بند بساخت خود را در آب انداخت و از شیراز بغایت خوش بنا کرد، و امروز مزرعه است و آن را سوق الامیر گویند و چون عز الدوله بختیار بن معز الدوله کشته شد عضد الدوله بجانب بغداد رفت و اولاد او جمله بگرفت الاعمدة الدوله ابو اسحق و امیر ابو طاهر که بشام و مصر بودند و آن صواب داشتند، و بعد از ان بغداد باز اولاد وی افتاد و وفات او در بغداد بود و قبر او در مشهد کوفه است از معاصران او قاضی ابو بکر، و شیخ الشیوخ ابو عبد الله الخفیف، و قاضی ابو بکر البیضاوی و ابو علی نسوی، و مدت ملک او سی و چهار سال بود۔

موید الدوله ابو منصور بن رکن الدوله

در ایام پدر با صفهان بود چون پدرش در گذشت بری رفت، و بجای پدر هفت سال و شش ماه بزیست، و میان او و فخر الدوله و شمس المعالی قابوس که والی طبرستان و قهستان بود محاربات رفت و در جمله ظفر او را بود۔

فخر الدوله ابوالحسن علی بن رکن الدوله

بمقتضی وصیت پدر در همدان می بود پس موید الدوله بمعاضده عضد الدوله اورا انزعاج
کرد و نیشاپور رفت چون موید الدوله نماند صاحب اسمعیل بن عباد بوی نامه کرد، و بازگشت
و متصرفات خود و موید الدوله در تحت تصرف خویش آورد و سیزده سال و یازده ماه دیگر در امارت
بزیست، و از وی سه پسر ماند مجد الدوله ابوطالب رستم و شمس الدوله ابوطاهر محمد و عز الدوله ابوشجاع
و مجد الدوله بازجای وی ایستاد و سلطان محمود سبکتگین بر وی مستولی گشت و ممالک او مستخلص
گردانید.

شرف الدوله ابوالفوارس زید بن عضد الدوله

چون پدرش درگذشت او بکرمان بود چون آگاه شد بشیراز آمد و از انجا بغداد رفت
و تمامت ممالک پدر در تحت تصرف آورد، و این حال در زمان طایع بود و مدت دو سال
و شش ماه پادشاهی کرد.

صمصام الدوله ابوکالیجار المرزبان

او بن عضد الدوله و با عضد الدوله ببغداد بود و عضد الدوله اورا ولی عهد کرد بعد از
پدر مدت چهار سال و شش ماه امیر بغداد بود و بعد آن چون شرف الدوله ببغداد رفت، امارت
باز بوی گذاشت و با شرف الدوله بشیراز رفت چون شرف الدوله وفات یافت باو بیعت کردند
نه ماه پادشاهی کرد بعد ازان ابوالقاسم و ابوالنصر پسران عز الدوله بروی خروج کردند و اورا
بگرفتند و بند کردند از اسافل شیراز کشته گشت بهار الدوله ابونصر خسرو فیروز بن عضد الدوله
ولی عهد شرف الدوله بود، و تا صمصام الدوله زنده بود او در بغداد امیر بود، چون صمصام الدوله
درگذشت، بفارس آمد و قادر بالله شاهنشاه قوام الدین لقبش فرمود و مدت بیست و چهار سال

بادشاہی کرد، و بازجان درگذشت۔

سلطان الدولہ ابوشجاع بن بہاء الدولہ

ولی عہد پدر بود و مدت دوازدہ سال وچہار ماہ بادشاہی کرد، و برادرش قوام الدولہ ابوالفوارس شیرزاد در زمان وی خروج کرد، وظفر نیافت۔

مشرف الدولہ الحسن بن سلطان الدولہ

چون سلطان الدولہ از بغداد بازگشت قادر باللہ امیر ابوعلی بغداد بوی داد و مدت پنج سال و دو ماہ امیری کرد و در بغداد وفات یافت۔

عماد دین اللہ عز الملوک ابوکالنجار مرزبان بن سلطان الدولہ

چون سلطان الدولہ نماند میان او وعمش جلال الدولہ ابوطاہر فیروز خسرو منازعت افتاد قریب چہاردہ سال وکارش استقامتی نداشت، بعدازان صلح کردند، و از دارالخلافہ او را خلعت و لوا فرستادہ بودند و در صفر سنہ ثلثین واربعمایۃ در ایام او شبانکارہ اسمعیل کہ از نژاد منوچہر اند و گویند کہ از اسباط اردشیر بابکان وبیش از اسلام اسپہبدان فارس بودند، در شوکت وظہور اسلام کوفتہ گشتہ و از فارس بگریختند وبدار اجرد رفتند ومحمد بن یحیی کہ مہتر ایشان بود و آن نواحی بدست فرو گرفت و پنج نوبت زد، وکار دیالمہ محیط گشت و از ایشان انتزاع نشابست کرد و ہنوز ان کورہ از فارس اولاد او دارند۔

الملک الرحیم ابونصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک

بعد از پدر امیر بغداد بود سلطان طغرل بیگ با وی دم مصالحت و موافقت میزد تا او

آیین گشت، زهر داده شد و اسیرش کرد، و بفرمود تا او را هلاک کردند۔

ملک ابومنصور فولادستون

میان ایشان بکرات محاربات و مصالحات رفت و باخر الامر ابوسعید بغدر کشته شد
و فارس بر ابومنصور قرار گرفت، پس مادرش او را بران داشت با صاحب عدل وزیر ابومنصور
و بهرام را هلاک کرد و فضلویه شبانگاره را اسفهسلار حاجب بود و بر ابومنصور غوغا کرد، و او را بگرفت
و بقلعه باز داشت تا بمرد و فضلویه در سنه ٤٤٨ ثمان واربعین وار
بعمایه فارس فرو گرفت و بهر گوشه امیران شبانگاره مثلاً بوسعید بن محمد رامویه میگماشت
پس ملک سلجوق از عراق بفارس آمد، و میان او و شبانگاره جنگ قائم گشت، و فارس ازان
خراب گشت و فضلویه بگریخت و بخدمت سلطان الپ ارسلان شد و بوی التجا کرد و فارس از
وی بضمان بستد و باز عاصی شد و باز قلعه نشست نظام الملک او را حصار داد و اسیرش کرد
و بقلعه اصطخر محبوس فرمود واز انجا خواست گریخت حاکم قلعه آگاه شد و او را بکشت۔

الملک ابوعلی کیخسرو ابن عز الملوک

از اکابر دیالمه او مانده بود، و از سلطان الپ ارسلان بدین راضی شد که نوبند جان
بجایگی بوی دهند، سلطان نوبندگان بوی داد و هرگاه که نزد سلطان شدی جنب خودش
نیشاندی، و بر جیش کردی، و در سنه ٤٨٧ سبع وثمانین واربعمایه وفات یافت قوله تعالیٰ وتلک
الایام نداولها بین الناس۔

طایفه پنجم۔ سلجوقیه

مدت ملک ایشان قریب صد و شصت سال و عدد ایشان چهارده نفر بموجب

(۱) السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبیک محمد بن میکایل بن سلجوق۔

(۲) السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل۔

(۳) السلطان معزالدین ابوالفتح ملکشاه بن الپ ارسلان۔

(۴) السلطان رکن الدین ابوالمظفر برکیارق بن ملکشاه۔

(۵) السلطان غیاث الدین محمد بن ملکشاه

(۶) السلطان معزالدین ابوالحرث سنجر بن ملکشاه

(۷) السلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد

(۸) السلطان رکن الدین طغرل بن محمد۔

(۹) السلطان غیاث الدین ابوالفتح مسعود بن محمود بن محمد۔

(۱۰) السلطان مغیث الدین ابوالفتح ملکشاه بن محمود بن محمد۔

(۱۱) السلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود۔

(۱۲) السلطان معزالدین ابوالحارث سلیمانشاه بن محمد بن مسعود۔

(۱۳) السلطان رکن الدین ارسلان بن محمد۔

(۱۴) السلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان

السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبک محمد بن میکایل سلجوق

اول سلاطین دودمان سلجوقیان است ومقام او در همدان بوده در شهر رمضان سنه [۴۵۵] خمس وخمسین واربعمایة وفات یافت ومدت ملکش بیست وشش سال بوده است۔

السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل

مردی بغایت هیبت وتمام قد بوده است، وبهمه جهان تاختن کرده وبا فضلویه بپارس آمد وپارس بستد وبا دوازده هزار سوار وکسری بار مانوس ملک روم رسید، واو سی هزار سوار داشت، بوی زده وهزیمت کرد واو را اسیر گشت بدست غلامی رومی که بغایت حقیر بود چنانکه عا[illegible]

نام وی نمی بنشت و سعد الدولہ شحنہ بغداد گفت بنویس باشد کہ او ملک روم گیرو قضا را او گرفت
بتقریر آنکہ ہر روز ہزار دینار بدبد آنانش داد، و در آخر عہد روی بہ ماوراء النہر نہاد، و حصار قلعہ
برزم داد، و بست، و کوتوال را بیاوردند و باوی شخصی بود، سلطان از وی استفساری میکرد،
و راست نمی گفت، سلطان بفرمود تا سیاستش کنند، پس وی کارد برکشید و آہنگ سلطان
کرد و غلامان قصد کردند تا او را بگیرند، سلطان بسبب اعتمادی کہ بر تیر انداختن خویش داشت
ایشان را منع کرد، و تیر خطا کرد و آن مرد در رسید و سلطان را زخم زد، و بدان ہلاک گشت، و
مدت ملکش دوازدہ سال بود۔

معز الدین ابوالفتح ملک شاہ بن الپ ارسلان

بختی موافق و روزگاری مساعد داشت، و بیشتر ممالک عالم در تحت ولایت او بود
چنانکہ گویند کہ نظام الملک حسن کہ وزیر او و پدرش بود، در وقت مراجعت سلطان از سمرقند
اجرت ملاحان جیحون بانطاکیہ حوالت کرد، معاندان ملاحان را آموختند، تا بر نظام الملک شکایت
کنند کہ اجرت ما بر انطاکیہ حوالت کردہ است، سلطان نظام الملک را خطاب کرد، نظام الملک
گفت آن وجہ ہم نقد است، و تجار اینجا ہم وجہ میدہند تا در روم عوض بستانید، اما بدان سبب
بدان مواضع نوشت، تا در تواریخ ذکر کنند کہ سلطان را فسحت مملکت چندان بود کہ وجہ
ملاحان جیحون بر انطاکیہ روم نوشتند، سلطان را خوش آمد و مدت بیست سال کامرانی و
جہانداری بسر برد، و از صنادید ائمہ کہ در عہد وی بودہ اند، امام الحرمین ابوالمعالی عبد الملک
جوینی بود۔

سلطان رکن الدین ابوالمظفر برکیارق بن ملکشاہ

ولی عہد پدر بود، میان او و برادرانش محمود و محمد محاربات رفتہ بود، و محمود در زمان وی

بمرض آبله درگذشت، و محمد پس از وی بادشاه شد، و درین زمان که ایشان بمحافظت مشغول بودند ملاحده نیره گرفتند، و حسن صباح و اعیان برگماشت و عبدالملک بن عطاش باصفهان فرستاد، و خلقی بسیار گمراه کرد و بشاه در رفت و حامیان را بفریفت قلعه بستد و مدت ملک او دوازده سال بود۔

سلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن ملکشاہ

چون برکیارق درگذشت، سلطنت بروی مقرر گشت و آهنگ بغداد کرد، بمقابله ایاز و صدقه کراز موالی پدرش بودند و از طریق مطاوعت انحراف می نمودند و عاصی شده میان ایشان مصاف فہاسخت رفت و از بلا بر لشکرگاه ایاز دخانی بشکل اژدهائی پیدا شده از هول آن بگریختند و ایاز اسیر شد و صدقه در جنگ کشته شد، و چون انجام راجعت کرد و بحصار شاه در نست تا عبدالملک بن عطاش فرود آورد، و در تمامت اصفهان بگردانید و انگه او را ہلاک کرد و مدت او سیزده سال بود۔

سلطان معز الدین ابوالحارث سنجر بن ملکشاہ

مدت بیست سال در ایام برادران بادشاه خراسان بود و بعد از وفات محمد چهل سال سلطنت کرد، و در خراسان اقامت ساخت، و مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد خروج کرد و منہزم گشت و بعد از ان باخدمتش آمد، و از ان عذر خواست، و سلطان نیابت خویش در عراق بوی داد، و در ایام او غزان از جیحون بگذشتند و حشم سلطان از ین شان در زحمت بودند، و سلطان چند نوبت فرمود تا باز گردند، و ایشان ملتزم خراجی زیادت می گشتند و سلطان امان می داد تا اخر الامر سلطان بدان واشتند تا روی بدیشان آورد غزان زنان و اطفال پیش کردند و تضرع کنان در پیش آمدند، و تقریر کردند که از هر خانه منی نقره بدهند، سلطان خواست

که بازگرد و امرا نگداشتند، غزان چون نا امید گشتند جانرا بکوشیدند و سلطان را اسیر کردند، و
روی بخراسان و کرمان نهادند و شهرها خراب کردند و خلقی بیشمار شهید کردند، مثل محمد بن یحیی که
تلمیذ امام محمد غزالی و افضل و عالم بود بشکنجه بکشتند چون بدر بلخ رسیدند جمعی از ممالک سلطان
که با غزان در آمیخته بودند موکلان سلطان بفرستند و روزی با سلطان بسبیل شکار بر لب جیحون
می تاختند چون بجد ترمد رسیدند در کشتی نشستند و باز گشتند و بقلعه ترمد رفتند و انجا یکه در
گذشت غزان بجدود پارس آمدند، و امیران ایشان روزی بحوالی شبانگاره بشکار رفتند
و ملک شبانگاره برایشان کمین کرده بود، و ایشان را حالی دریافت و هلاک کرد۔

سلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد

چهار سال در عراق نایب سلطان سنجر بود و در گذشت۔

سلطان رکن الدین ابوطالب طغرل بن محمد

قایم مقام پدر بود، و در نیابت عم سه سال۔

سلطان غیاث الدین ابو الفتح

مسعود بن محمد بعد از وفات برادر هفده سال سلطنت عراق کرد و در ایام او وقایع
بسیار بود و غزان بر سلطان سنجر خروج کردند، و میان او و برادرانش محاربات رفته بود، و موالی
ایشان دم استقلال زدند، مثل اتابک ایلدگز در آذربایجان و اتابک جهان پهلوان در عراق
و سلغریان بر ملکشاه که برادرزاده وی بود خروج کردند سلطان مغیث الدین ابو الفتح ملکشاه
بن محمود، سلطان مسعود ملکشاه برادرش محمد را با اتابک بوزابه و تاج الدین وزیر به پارس فرستاده
بود، چون سلطان ببغداد بود بوزابه ایشان را باصفهان آورد و محمد بر تخت نشاند و پنج نوبت زد

وسلطان آہنگ ایشان کرد، و بوراہہ بدیرہ وی شد با لشکری و کشتہ شد، و سلطان زادگان باز پارس آمدند و سلغریان بر ایشان خروج کردند، و از ایشان بگریختند چون عمش نماند باز جای وی نشست و التفات بامیران نمیکرد بعد از ان چہار ماہ امرا متفق شدند، و بغیا فتش بردند، و موکل بروی گماشتند ۔

سلطان غیاث الدین ابو شجاع محمد بن محمود

چون برادرش محبوس کردند او از خوزستان بیامد و بپادشاہی نشست و ملکشاہ از شہر ہمدان بکوشک فرستاد، و از انجا بگریخت و بخوزستان رفت و انجا می بود تا محمد وفات یافت و سلیمان شاہ بر تخت نشست و بروی خروج کرد، و باصفہان آمد و انجا بگرفت ومدت پادشاہی وی ہفت سال بود ۔

سلطان مغیث الدین ابو الحارث سلیمانشاہ محمد بن مسعود

چون سلطان درگذشت امرا چند روز مشورت کردند و بر تخت نشاندند، و بروی اتفاق شدند، و کس فرستادتا او را موصل بیاوردند، و بر تخت نشاندند و ہمہ روز بعشرت مشغول گشت و از مردمان نفور بود پس از شش ماہ او را بگرفتند و بقلعہ علا الدولہ فرستادند، و ارسلان را بآذربایجان میخواندند، و بر تخت نشاندند ۔

سلطان رکن الدین ارسلان بن طغرل بن محمد

پانزدہ سال و ہفت ماہ پادشاہی کرد، و در ہمدان وفات یافت سلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان کودک بود کہ پدرش درگذشت، و نوبت سلطنت بوی رسید و اتابک محمد بن ایلدگز حاکم کلی بود، و جملگی امور در قبضہ تصرف داشت، و حاکم ملک و مربی دولت و چران او

وفات یافت کار سلطنت منہدم شد، وعقد ملک گسستہ شد، و امراء متفق شدند و بہم برآمدند و برادرش اتابک قزل ارسلان بن ایلدگز بعراق آمد، و بر تخت نشست و پنج نوبت سلطانی زد و بعد از چند روز بدست چند فدائی کشتہ شد و سلطان طغرل از خشم اتابک در رنج بود و از برای دفع ایشان مکاتبات بیاپی بسلطان خوارزمشاہ می نوشت و استعانت میخواست درمیان لشکری انبوہ بر در ری فرود آمدند، و سلطان با چند کس سعدود روی بایشان نہاد، و خود را درمیان ایشان انداخت، و خود را سوز گرفت و نام و بیت خود میخواند، و جنگ میکرد تا پیرامن ری فرو گرفتند، و او را بزاری زار بکشتند و ملک آل سلجوق درین دیار سپری گشت اما سلطنت روم ہنوز بر ایشان مقررست و این زمان در تصرف نبیرگان علاء الدولہ قلج ارسلان بن مسعود بن قلج ارسلان بن سلیمان ماندہ۔

طبقہ ششم سلغریان

عدد ایشان یازدہ نفر مدت ملک ایشان با تالیف تاریخ این کتاب صد و سی و یک سال باشد، و اسماء و انساب بدین وجہ است۔

(۱) اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود

(۲) اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود۔

(۳) اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی

(۴) اتابک مظفر الدین طغرل بن سنقر

(۵) اتابک مظفر الدین سعد بن زنگی

(۶) اتابک مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی بن مودود۔

(۷) اتابک مظفر الدین سعد بن ابوبکر بن زنگی

(۸) اتابک مظفر الدین محمد بن سعد

(۹) اتابک مظفر الدین محمد بن سلغرشاہ

(۱۰) اتابک مظفر الدین سلجوقشاہ بن سلغرشاہ

(۱۱) اتابک مظفر الدین آبش بنت سعد بن ابی بکر۔

بباید دانست کہ پارس از ایام دیالمہ و آخر ایشان تا اول روزگار سلغریان قرب ہشتاد سال در تصرف آل سلجوق بود، و در سنہ ست و خمسین و اربعمایہ سلطان الپ ارسلان بپارس

آمد و لبستد و بوزابه بگماشت و تا ۵۴۳ھ ثلاث واربعین وخمسمایه که سلغریان خروج کردند و این فضلویه مالک ایشان مقرر گردانید، و درین چند سال از حسب ایشان هفت کس حکم کردند۔

(۱) فضلویه شبانگاه که الپ ارسلان بپارس آورد، و از وی پارس بضمان بستد۔

(۲) و رکن الدوله خمارتگین، از آنگه۔

(۳) جلال الدین جاولی که استیصال شبانگاه و قمع ایشان وی کرد۔

(۴) و اتابک قراچه که مدرسه درمیان شهر شیراز ساخته و بر در همدان کشته شد۔

(۵) اتابک منکوترز چون قراچه کشته شد وی بشیراز آمد و بجوار مزار ام کلثوم مدرسه ساخته و مرقد او انجایگه است و ابونصر لالا که مدرسه لالا بنا کرده است باوی بوده است و رباط لالا که بر راه عراق ساخته اند هم وی ساخته۔

(۶) و اتابک بوزابه بعد از منکوترز با بادشاهزادگان بشهر شیراز آمد و چنانکه یاد کردیم بر در اصفهان کشته شد و زنش زاهده خاتون در شیراز مدرسه و مناره رفیع ساخت و اینچ از اعضا او دریافت بانجایگه نقل کرد، و تولیت مدرسه بقاضی حنفی مذهب داد۔

(۷) ملکشاه سلطان زاده ایست از آل سلجوقیان چون بوزابه کشته شد، یکسال وی درپارس حکم کرد، و اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود السلغری بروی خروج کرد، و ملکشاه بروی منهزم گشت و پارس بسنقر ماند، و سیزده سال بادشاهی کرد، و در شیراز از مسجد و مناره و رباط ساخته و وزیرش تاج الدین بود که وزارت سلطان مسعود بن محمد کرده بود و در وقت خروج او از جهت ملکشاه حاکم بود، و در شیراز بمحله باغ تو درخانه اتابک مدرسه و رباط خانه ساخته و

اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود السلغری

چون برادرش درگذشت او غایب بود، و شوهر خواهرش، سابق که در ولایت بیضا ربا(ط) سابقی ساخته و الپ ارسلان که از اقارب ایشان بود، در مملکت طمع کردند، چون زنگی بازگشت

حرب میان ایشان قائم گشت، و زنگی ظفر یافت، و ایشان را ہلاک کرد و مدت چہاردہ سال بادشاہی کرد، و چنین گویند کہ رباط شیخ کبیر زاویہ مختصر بود و آنرا عمارت کرد و درآن فزود، و در آن وقفہا کرد واتابک ابوبکر او را از نو بنیادی نہاد، و عمارتی رفیع و اضافتی تمام کرد، بسیار دیگر بر اوقات آن منضم گردانید، و در آن اواخر بالتماس شیخ الشیوخ معین الدین کیکی قدس روحہ بفرمود تا از جمعہ در آن اقامت کردند۔

اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود السلغری

ولی عہد پدر بود و بغایت عدلی و سیرتی نیکو داشت، و مدت بیست سال بادشاہی کرد واز آثار او خان بازرگانان ست در قریب مسجد سنقر و خواجہ امین الدین گازرونی کہ حاکم وقف وصاحب کرامات بود وزیر وی بود، آثار او قریب جامع عتیق شیراز است مدرسہ درباطی ستہ

اتابک مظفر الدین طغرل بن سلغر

بادشاہی ہنرمند ہنرپرور دہ بود، اما تا بدی نداشتہ دو سہ نوبت بر اتابک تکلہ خروج کرد واز لشکر عراق لشکر آورد و ہر نوبت چند ماہی بادشاہی کرد، و باخر الامر در شہر شیراز جنگ کردند و اسیر گشت و بقلعہ اصطخر محبوس کردند و میل کشیدند۔

اتابک مظفر الدین ابوشجاع سعد بن زنگی

بعد از تکلہ بادشاہی بر وی مقرر گشت، و اندر سخاوت و شجاعت یگانہ بود، و کرمان بستد و بہ برادرزادہ عماد الدین زیدان داد، پسر عمش عاصی شد، و رضی زوزنی قصد وی کرد، واز وی باز ستد، و ہموارہ اتابک سعد ہوای عراق زدی و اصفہان بستد و ضادید و اکابر آنجا بشیراز آورد، و در سنہ ۶۱۴ اربع عشر و ستمایہ سلطان محمد تکش بعراق آمد با لشکر بیحد، و اتابک سعد

یا قدر ہزار سوار بروی زد، وبسیاری از لشکر سلطان ہلاک کرد، واخر الامر بدان سبب کہ اسپش خطا کرد، اسیر گشت، وداوری وبزرگی او سلطان را مانع آمد، از کشتن وی، ومدتی او را باز داشت وبعد ازان دخترش ملکہ خاتون از برای سلطان جلال الدین پسر سلطان محمد تکش بخواند، واتابک بداد، وپسر را بفرستاد زنگی نام پیش سلطان او را خلعت داد وبازبپارس فرستاد، چون بیامد امرا واکابر با پسرش ابوبکر اتفاق کردہ بودند بالشکر مدیرہ پدر رفت وجنگی میانہ پدر وپسر قائم گشت چون امرا ازدور شوکت وشجاعت پدرش بدیدجملہ برگشتند، واتابک ابوبکر را دستگیر کردند وبقلعہ فرستادند، وہفت سال در بند بود، ووزیری او رکن الدین صلاح کرمانی بود وخواجہ عمید الدین ابو نصر سعد ومسجد جامع جدید ورباط کرک او ساختہ ومدت ملک او بیست ونہ سال بود، چو درنزع بود، اتابک بر تخت نشست وامرا کہ باوی متفق بودند بعضی کہ در جنگ گریختہ بودند بگریختند، وبعضی را محبوس کرد۔

اتابک مظفر الدین ابی بکر بن سعد بن زنگی

بادشاہی بود جہان آرای شرع پرور، دین دار، موید بتایید یزدانی، موفق بتوفیق ربانی اخبار عدل او در اقصای مشارق ومغارب متواتر شدہ، وآثار عقل او در اطراف مفاوز متظاہر گشتہ، وجلالت قدر او ہمگنان را مقرر، وبناہت ذکر او جہانیان را شیراز پارس را کہ از دو بیست سال باز خراب گشتہ بود بسبب محاربات شبانگارہ باآل بویہ دیلمی و سلجوقی وقدوم سلطان غیاث الدین، در ایام اتابک سعد، چون عروسی ہمین دولت وحسن معدلت او آراستہ شد، واز اقالیم زمین اکابر وافاضل مامن را احترام خدمتش بستہ داشتند وبسیاری از جزائر وسواحل چون بحرین وقطیف وقیس وا بزون وی بکشود، ودر بعضی از بلاد ہند بالقاب شیر نقش خطبہ کردند، واز آثار او آنست کہ ارباط ومعابد ومساجد ومدارس کہ در شیراز خراب گشتہ بود معمور گردانید ورباط شیخ کبیر ابو عبد اللہ خفیف عمارتی نیکو کرد، ودار الشفا

نیکو در شیراز بساخت و بسیار رباطها و بقعهای خیر در اطراف بنا کرد، و مثل رباط مظفری ببیضا، و رباط مظفری ابرقوه و رباط مظفری سر بند و رباط مظفری و بازارها و خانها بنا کرد، و بموافقت او جملهٔ اعیان مملکت و ارکان دولت قبها ساختند، و دو امیر داشت که قطب مملکت و مدار سلطنت او بودند فخرالدین ابوبکر و مقرب الدین مسعود و مآثر و محامد ایشان مشهور است و خیرات و موقوفات بسیار کرده اند، و مدت ملک اتابک ابوبکر انارالله برهانه سی سال بوده است۔

اتابک مظفرالدین سعد بن ابی بکر

چون پدرش وفات یافت و بجانب عراق بود و رنجور بود، و از خدمت هولاکو خان مراجعت نموده بود، بعد از دوازده روز که سکه و خطبه بنام وی مزین و معلا گشت درگذشت و بشیراز آوردند، و در قریب قرب دولت که پسرش مدرسه عالی ساختهٔ آنجا مدفون است۔

اتابک مظفرالدین محمد بن سعد

چون پدرش وفات یافت او کودک بود، و مادرش بی بی ترکان خاتون بسبیل نیابت بر پادشاهی نشست، و نیابت او میکرد، بعد از دو سال گلبرگ عمرش ناشگفته فرو ریخت۔

اتابک مظفرالدین محمد شاه بن سلغرشاه بن سعد بن زنگی

چون اتابک محمد بن سعد انارالله برهانه درگذشت، لشکر بروی جمع شدند و مدت هشت ماه پادشاهی کرد، و شب و روز بعیش و عشرت مشغول بود، و از ممالک غافل و بعد از ان امرا بنا بر ترکان مادر اتابک محمد بن سعد اتفاق کردند، و در روز جمعه دهم ماه رمضان سنه ۶۶۱ احدی و ستین و ستمایه در خانه اتابک محمد او را دستگیر کردند، و چون برادرش سلجوقشاه از قلعه بگریخت و بیامد او را بخدمت هولاکو خان فرستادند، و دشمنان او را قصد کردند، و هلاک کردند۔

اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه بن سعد زنگی

مردی بغایت نیکوصورت بود، و مادرش از نژاد سلاطین آل سلجوق بود، و از محمدشاه بزرگتر بود، چون اتابک محمد بن سعد بادشاه بود، وی در قلعه بود و دران نزدیکی که محمدشاه اسیر گشت وی از قلعه اصطخر بگریخت و بر وی جمعی از حشم گرد آمدند، و بدین سبب محمدشاه را باز داشتن میسر شد و در ماه رمضان بشیراز آمد، و بر تخت نشست، و مدت پنج ماه بادشاهی کرد و چو طالعی زیادت نداشت شحنه گان مغول که در شیراز می بودند بکشت و بی بی ترکان مادر اتابک محمد را هلاک کرد و خونهای ناحق ریخت بعد از ان لشکر مغول و ملوک اطراف بحکم هولاکوخان بجنگ وی آمدند و او بر لشکر خود اعتماد نداشت و بگریخت و بگرمسیرها میگردید، عاقبت در کازرون توقف ساخته، التاجو با ملوک و امرا، اطراف بحکم هولاکوخان بشیراز آمدند و شیراز را آسیبی نرسانیدند، و کارسازی کردند، و از پی او بکازرون رفتند و لشکری از جنگ گاه سلجوقشاه رها کردند و بگریختند و با او چند سوار معدود بایستاد، و محاربه تمام کرد، و ملک ایک و ملک کرمان و علاء الدوله برادر بی بی ترکان که ملک یزد بود هلاک گشتند و بعد از ان سلجوقشاه بمسجد کازرون رفت و لشکر از پی او شده و در مسجد حصار کردند، و جنگ میکردند، و خلایق بسیار از کازرون بکشتند و باخر الامر اسیر شد و بنونیدخان بردند و اتابک معظمه آبش خاتون و خواهرش سلغم خاتون در قلعه سفید رود محبوس بودند و کوتوال سوگند خورده بود که تا سلجوقشاه اجازت ندهد ایشان را خلاص نکند، چون سلجوقشاه را بسته بزیر قلعه بردند، اجازت داد، ایشان را از قلعه بزیر آوردند، پس سلجوقشاه را در نونیدخان هلاک کردند، و بادشاهی باتابک معظمه آبش خاتون دادند، و از نسل سلجوقشاه دختری مانده و زن شبانکاره است۔

اتابک معظمہ آبش خاتون بنت سعد بن ابی بکر بن سعد بن زنگی

در ۶۶۲ھ اثنین وستین وستمایۃ نوبت بادشاہی یافت، رایت شہنشاہی برافراشت ایزد تعالیٰ این مملکت را در سایہ چتر او سالہا فراوان از نکبات حوادث محروس دارا د، بمنہ و کرمہٖ وامروز از نژاد اتابک زنگی این بادشاہ جہان وخواہرش شلغم خاتون و دختر اتابک سلجوقشاہ وملک معظم جلال الدین ارقان بن محمد بن زیدان بن زنگی طول اللہ اعمارہم ماندہ واللہ اعلم۔

طایفہ ہفتم۔ خوارزمیان

وایشان را نیز خوارزمشاہیان گویند عدد ایشان ہشت نفر مدت ملک ایشان قریب صد وبیست سال۔

(۱) خوارزمشاہ محمد بن نوشتگین
(۲) خوارزمشاہ اتسز بن محمد
(۳) ارسلان بن اتسز
(۴) سلطانشاہ بن ارسلان اورا سلطان گفتند
(۵) السلطان علاء الدین تکش بن ارسلان
(۶) سلطان محمد بن تکش
(۷) السلطان جلال الدین محمد بن تکش
(۸) السلطان غیاث الدین بن محمد

خوارزمشاہ محمد بن انوشتگین

انوشتگین بندہ بلکاتگین سلجوقی بود، چون سلطان برکیارق بادشاہی خراسان سنجر بن ملکشاہ تفویض کرد، او محمد بن انوشتگین را بخوارزم فرستاد واو را خوارزمشاہ ازین سبب خوانند واین حال در ۴۹۰ھ تسعین واربعمایۃ بود، واز عدل وراستی ومرحمت پیش گرفت، وعلماء وصلحاء را تعظیم کردی، ودربارہ ہمگنان احسان وشفقت فرمودی لاجرم بادشاہی آن صوب براو واولاد او سالہا مقرر ماندہ۔

خوارزم شاه اتسز بن محمد

سالها بعد از پدر بادشاهی کرد، و ہیچ قدر از جادۂ عدل و اتباع سیرهاند و سیرت پدر انحراف نه نمود، و در ۵۵۱ھ احدی و خمسین و خمسمایه رحلت کرد۔

خوارزمشاه ارسلان بن اتسز

چون پدرش وفات یافت، او بحکم وراثت زمام مملکت در دست گرفت، و بعضی از خراسان و ماوراء النهر در تصرف آورد و بسبب ضعف سلجوقیان او را استقلال عام ظاهر گشت و در ۵۶۸ھ ثمان و ستین و خمسمایه وفات یافت۔

خوارزم شاه سلطان شاه

او کوچکتر از علاء الدین بود، اما اکابر باوی متفق بودند، و او را بر تخت نشاندند، و علاء الدین بروی خروج کرد، و سلطان شاه بگریخت و بغزنه رفت، و سلطان غیاث الدین ابو الفتح غوری او را مدد بکرد، و چون از وی مأیوس گشت بختا رفت، و از ملک ختا لشکر کشید، و بخوارزم مراجعت کرد و بنزدیک شهر فرود آمد، و علاء الدین جیحون بروی بگشود، و نزدیک شد که جمله غرق شوند، پس آگاهی یافتند و بگریختند و بنزدیک مرو شدند، و از انجا بگه باز مراجعت کردند، و علاء الدین بگریخت و بادشاهی سلطان شاه را مسلم ماند تا سلخ رمضان ۵۸۹ھ تسع و ثمانین و خمسمایه وفات یافت۔

خوارزمشاه علاء الدین تکش

بعد از وفات برادر ملک براو قرار گرفت و دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و کار او ارتفاع یافت، و تمامت خراسان مستخلص کرد۔

السلطان محمد بن تکش

دولت این دودمان در ایام او بدرجهٔ اعلی رسید و کوکب طالع او بغایت ارتفاع پیوست، بلاد ماوراء النهر مسخر کرد، و بجانب آذربایجان و عراق و حوالی بغداد نهضت کرد، و هیچ آفریده با وی طریق معاودت بسپرد، وجز مصالحت و مطاوعت با او صواب ندید، پس چون مراجعت کرد، آفتاب دولتش آهنگ غروب کرد و لشکر مغول از جانب مشرق بروی خروج کردند، و میان ایشان چند نوبت ملاقات و محاربات رفت، و بآخر الامر سلطان منهزم شد، و باذربایجان رفت و آنجا بگه وفات یافت۔

سلطان جلال الدین بن محمد

چون لشکر خوارزمیان منهزم و متفرق شدند، او بجانب هند رفت و لشکر مغول نیز آگاهی حال او معلوم نداشتند و از بسیاری لشکر طرفین کار بر ایشان شوریده شده بود، مراجعت کردند پس چون سلطان جلال الدین وقوف یافت که مغول مراجعت کردند بازگشت، و بپارس آمد نزد اتابک سعد بن زنگی و از آنجا بیک بغداد رفت و قاضی بهاء الدین کازرونی و عماد الدین عزیزانی از پیش برسالت رفته بودند، و تصالحی حاصل کردند، پس روی باخلاط نهاد و مدت چهار ماه آنجا بگه حصار برداشت و بعد از آن بکشود و قتلی بافراط بکرد، و از آنجا بگه بموقان رفت و از مغول هیچ چیزی نیافت و بلهو و عیش مشغول گشت ناگاه لشکر مغول از دور پیدا شد، و اتباع و اعوان او جمله متفرق شدند او نیز بگریخت و کماهی کار او بتحقیق معلوم نگشت، جماعتی گویند که با چندین دررا بموصل پیوست و اکراد او را نشناختند، و در لباس و زینت ایشان طمع کردند، و ایشان را بقتل آوردند و زن او ملکه خاتون بجانب شام افتاد و اتابک سعد ابوبکر مرد فرستاد، و او را باز شیراز آوردند۔

سلطان غیاث الدین بن محمد

بعد از واقعه پدر بشیراز آمد و غارت کرد، و از آن جایگه بکرمان رفت و چنین گویند که براق حاجب که اول سلاطین کرمانست و از بنیرگان ملوک ماوراالنهرست او را هلاک کرد،

طایفهٔ هشتم مغول

ایشان چنگیزخان بوده است، و خروج بر خوارزمیان در سنه ۶۱۶ سبع عشر و ستمایه کرد و اولاد اکثر بلاد ترک و ختا و تمامت ایران زمین بگشودند و ممالک و ملوک مسخر و مطیع گردانیدند، و از اولاد او که در ایران حکم کردند، و ممالک گشادند هولاکوخان بود و پادشاهی بزرگ دلیر و صاحب رای عادل، و این زمان پسر او اباقاخان پادشاه ایران و بلاد روم و عراق و تمامت ممالک است و بعدل و رافت میلی تمام دارد، و درباره مسلمانان عنایتی تمام و مدار ملک او بر امیر کبیر سوغنجاق آقاست که نائب و حاکم اوست تخصیص پارس و عراق و بغداد بدو تعلق دارد و بحقیقت سیرت پسندیده و شفقتی و لطفی هرچه تمامتر دارد، و بر زبان همگنان شکر و مدح او جاریست و صاحب عادل شمس الدین محمد بن صاحب السعید بهاءالدین محمد الجوینی که صاحب دیوان ممالکست و آبا عن جد اصفهبد خراسان بوده است و در ایام سلاطین ماضی حل و عقد امور در تصرف ایشان بوده است و امروز در کاره او سلطان ایران را انجمن است و در نیکوکاری و قواعد خیرات و رعایت اسلام و تعهد احوال فضلا و ترحیب و تعظیم علما قصب السبق از متقدمان و متاخران بوده و امروز اهل اسلام را درگاه او مقصد و معین وفقه الله لما شاء و ادام جلاله و مد ظلاله بحق النبی و آله الطاهرین فقد تمت الکتاب

بحمد الله تعالی

فہرست اسماء الرجال

فہرست اماکن وقبائل

فهرست کتب

غلط‌نامه

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۴	۱	گرزید	گردید	۲۳	۵	منتهدی	منتهی
	۲	بخوار	بخوابد	۲۴	۶	رنده	زندان
۵	۲۰	گوشد	گویند	۲۵	۱۴	واهل	وائل
۶	۱	سبتی	سبی	۲۶	۸	هران	یران
۸	۱۶	زبان	زمان		۱۲	فارغ	فارح
۹	۱۸	تفرع	تضرع	۲۸	۲۱	توازن	توران
۱۱	۴	حدلیس	حدبیس	۲۹	۱	اروآن بود	اورا بود
	۷	جاسیم	جاسیم		۱۵	بیدیگران	بدیگران
	۱۰	آنجانکه	آنجائیکه		۱۷	بازشد	بازمشد
	۱۳	حضرتاموت	حضرموت		۲۰	آیار	آباد
۱۳	۱۰	بابرج	بابیج		۲۱	ناحتة	ناحیت
۱۳	۱۳	طبقه اول	طبقه دوم	۳۰	۷	یا	تا
۱۵	۱۴	مضر	عصر		۱۲	بماریه	بماریه
۱۷	۱	ازا	ازان را		۱۷	ملوک جیر	ملوک حمیر
۱۸	۱۹	خایدزری	خایه زرین		۲۰	سادھ	ساده
۱۹	۱	کستدکان	کشندگان	۳۱	۱۱	سولان	رسولان
	″	بکشتد	بکشتند	۳۲	۱۴	بپوشید	بپوشید
۲۰	۱-۲	انطعن	انطیعن	۳۲	۱۶	یپداشتند	پنداشتند
۲۱	۱۳	بابکان	بابکان		۲۰	جبل	جیل

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۴۳	۲	یادی	یادی		۵	بسپرندن	بسپرپذند
	۵	تنعم	تنعّم		۶	بیشش	پیشش
	״	نانده	نانذا		۷	لیسی	لبی
	۱۸	نقور	نفور		۱۶	العزیز	العزیز
	۱۹	موطاه	مواطاة		۱۹	مردان	مروان
۴۴	۴	داد بیشتر	او دبیشتر	۴۲	۸	مردان	مروان
۴۵	۷	لیسی	شیبی	۴۳	۳	بیشه	پیشه
	۸	از	او		۸	تبیتی	حیی (بلا شد)
	۱۷	برید ند	پروند	۴۵	۱۶	مردانیان	مروانیان
	۲۱	نخاوند	نهاوند	۴۶	۱	تجاریت	بجاریت
۴۶	۳	آیاتی	آسیائی	״	۲	ساله	سال
	۷	ایذوجرد	یزدجرد		۱۶	اسپهدال	اسپهبدان
۴۷	۹	علیهم	علیها	۴۷	۸	المشافعی	الشافعی
۴۸	۱	متادی	متاذی		۱۲	جوار	بجوار
	۵	عذر	غدر	۴۸	۱۲	هرون	هارون
	۱۵	دارالسقیفه	دارالسقیقه	۴۹	۲۰	اسفاح	سفاح
	۱۸	بخلافه	بخلافت	۵۰	۱۸	لبسر	پسر
	۲۰	در	دو	۵۱	۱۶	النحر خبهم	النحر جهنم
۴۹	۳	و	(زاید ہے)	۵۲	۲۰	از بجای	او بجای
	۲۰	رصنه	رضے	۵۳	۱۷	ناصرالدین الله	ناصرالدین الله
۴۰	۲	پیرون	بیرون	۵۴	۲۲	المستفر	المستنصر
۴۰	۱۴	البسط	البسط		۸	منهرم	منهزم
	۲۰	الله	لله		۱۴	این	ابن

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۰	فسخت	فسحت	۷۳	۱۹	سلفریان	سلغریان
	۱۹	السنجان	السنجانی	۷۴	۵	یا	با
۵۶	۲	یردی	بردی		۱۲	با	تا
	۶	ماتن	ماءتین		۱۳	انابت	انساب
	۱۸	ولت	دولت	۷۵	۲۱	نکی	زنگی
	۱۸	ملجام	بلجام	۷۶	۱۲	تابدی	تا ابدی
۵۹	۱	گفنت	گرفنت		۱۹	زوزنی	زوزنی
۵۹	۶	اجرانی	اعرابی		۲۰	ضادید	صنادید
	۱۰	لغر	ثغر	۷۷	۱	یاقدر	با قدر
۶۱	۱۰	بسید	بسیید		″	هرار	هزار
۶۲	۱	یمن	بیش		″	اسیش	اسپش
۶۱	۳	بود حاکم	حاکم بود	۷۹	۴	جسم	حشم
	۱۳	وشتند	داشتند		″	میسر	میسر
۶۰	۱۵	بوا	لوا	۸۰	۳	انشین	افشین
۶۱	۵	الملو	البو		۵	اعادهم	اعارهم
	۱۸	رام وبه	راموبه		۲۱	لولادر	اولاد
	۱۷	بنشاندی	نشاندی	۸۱	۱۱	دو	بود
	۱	بنشت	نبشت		۱۳	بالوس	مایوس
	۱۵	فنخت	فسحت		″	نبزدیک	بنزدیک
	۱۹	یرکیارق	برکیارق	۸۲	۱۵	تصاطی	تصالحی
	۸	کر	کره	۸۳	۱۳	ماکست	مالک ست
	۱۱	نست	نشست		۱۵	تعقد	تفقد
	۲۰	عزان	غزان		۱۷	مطلبه	منطلقة
					″	مسحق	بسحق

فہرست مندرجات کتاب نظام التواریخ